e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 228 Tuesday , May 19 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۲۸) لکھنؤ، بروز منگل ۱۹-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق یکم-ذی الحجہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

پارک سرکس تشدد پر وزیراعلیٰ سبھیندو نے اٹھائے سخت قدم

کولکاتہ (یو این آئی) مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے پارک سرکس علاقے میں بھڑکنے والے تشدد کے بعد سخت اقدامات کرتے ہوئے پولیس اور انتظامیہ کے سینئر افسران کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ انہوں نے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے اور قانون ہاتھ میں لینے والوں کو کسی بھی قیمت پر نہ بخشنے کی ہدایات دی ہیں۔ اس سلسلے میں اتوار کے روز پارک سرکس سیون پوائنٹ کراسنگ پر نماز پڑھنے پر لگی روک، بے دخلی اور توڑ پھوڑ کی کارروائی میں بلڈوزر کے استعمال کو لے کر مظاہرین کے ایک گروپ اور پولیس کے درمیان پرتشدد جھڑپ کے بعد ایک خاتون سمیت 21 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ مسٹر ادھیکاری نے شہر کے مصروف ترین علاقوں میں سے ایک پارک سرکس میں کل ہونے والی جھڑپ اور پتھراؤ میں زخمی ہونے والے کولکتہ پولیس اور مرکزی مسلح پولیس فورس (سی اے پی ایف) کے جوانوں سے بات چیت کرنے کے بعد، کولکتہ پولیس کمشنر اجے نند سے سخت کارروائی کرنے کو کہا۔

انتخابات کے بعد مہنگائی بڑھا کر غریبوں کو چوٹ پہنچاتے ہیں مودی: کھرگے

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے وزیراعظم نریندر مودی پر سیدھا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ الیکشن تک مہنگائی اور قیمتوں سے جڑی حقیقی صورتحال چھپاتے ہیں اور الیکشن ختم ہوتے ہی غریبوں کو نقصان پہنچانے والے فیصلے کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے مسلسل مہنگائی بڑھ رہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ خمیازہ ملک کے غریب اور عام لوگوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ مسٹر کھرگے نے سوشل میڈیا ایکس پر پیر کو لکھا کہ اگر وزیراعظم مودی الیکشن سے پہلے پٹرول و ڈیزل سمیت دیگر ضروری اشیاء کی قیمتیں بڑھاتے تو بی جے پی کو اس کا بڑا سیاسی نقصان اٹھانا پڑتا۔ اسی وجہ سے حکومت نے الیکشن تک تمام باتوں کو ملک سے چھپا کر رکھا لیکن الیکشن ختم ہوتے ہی قیمتوں میں اضافہ کر دیا۔ کانگریس صدر نے کہا کہ بی جے پی حکومت اور مسٹر مودی میں دوراندیشی کی کمی ہے اور ان کی حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے مسلسل مہنگائی بڑھ رہی ہے، جس سے غریبوں کو وہ ضروری چیزیں بھی نہیں مل پا رہی ہیں، جن کے وہ حقدار ہیں۔

ہند-ناروے تعلقات کو گرین اسٹریٹجک پارٹنر شپ میں بدلنے کا فیصلہ

پی ایم مودی نے ناروے کے بادشاہ ہیرالڈ پنجم سے ملاقات کی، عالمی عدم استحکام اور غیر یقینی صورتحال پر تبادلہ خیال

وزیر اعظم نریندر مودی کو ناروے کا اعلیٰ ترین شہری اعزاز 'گرینڈ کراس آف دی رائل ناروے جین آرڈر آف میرٹ' عطا کیا گیا ہے۔ یہ ان کے لیے 32واں بین الاقوامی اعزاز ہے۔ اس سے قبل بھی انہیں کئی ممالک کی جانب سے اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔

اوسلو (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کے روز یہاں رائل پیلس (شاہی محل) میں ناروے کے بادشاہ ہیرالڈ پنجم سے ملاقات کی۔ ناروے کے دو روزہ سرکاری دورے پر آئے مسٹر مودی نے اس ملاقات سے قبل وہاں کے وزیر اعظم کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کیے تھے۔ شاہ ہیرالڈ پنجم نے وزیر اعظم مودی کو ملک کے اعلیٰ ترین اعزاز رائل نارویجین آرڈر آف میرٹ کے گرینڈ کراس سے سرفراز کیا۔ وزیر اعظم مودی نے انہیں ہندوستان کے عوام کی جانب سے نیک تمنائیں پیش کیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ عالمی عدم استحکام کے ماحول کے درمیان ہندوستان اور یورپ کے تعلقات ایک سنہرے دور میں داخل ہو رہے ہیں، اور اس کے تحت ہندوستان اور ناروے نے اپنے باہمی تعلقات کو گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ (سبز اسٹریٹجک شراکت داری) کے درجے تک لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ پانچ ممالک کے دورے کے چوتھے مرحلے میں ناروے کے دو روزہ دورے پر آئے وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کے روز یہاں ناروے کے وزیر اعظم یوناس گہر اسٹورے کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ آج دنیا عدم استحکام اور غیر یقینی صورتحال کے دور سے گزر رہی ہے۔ یوکرین ہو یا مشرقِ وسطیٰ، دنیا کے کئی حصوں میں تنازعات کی صورتحال برقرار ہے۔ ایسے ماحول میں ہندوستان اور یورپ اپنے تعلقات کے ایک نئے سنہرے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔

دونوں ممالک نے تجارتی اور اقتصادی شراکت داری کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں اور اس کے وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہندوستان اور ناروے نے آج کئی اہم فیصلے کیے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا، "ہم نے پائیداری (استحکام)، سمندری توانائی، ارضیات (جیولوجی) اور صحت جیسے شعبوں میں تحقیقی تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ انجینئرنگ، آرٹیفیشل انٹیلیجنس (مصنوعی ذہانت)، سائبر اور ڈیجیٹل جیسے شعبوں میں ہم اپنی یونیورسٹیوں اور اختراع پر مبنی کاروباری ماحولیاتی نظام (انوسٹمنٹ ایکو سسٹم) کو جوڑ کر اپنی شراکت داری کو مستقبل کی ضروریات کے مطابق بنائیں گے۔ ہنرمندی کے فروغ (اسکل ڈویلپمنٹ) اور صلاحیت سازی کی نقل و حرکت میں بھی ہمارا تعاون مزید وسیع ہونے جا رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے واضح کیا کہ دونوں ممالک کے تعلقات کو گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ میں تبدیل کرنا ان میں سب سے اہم فیصلہ ہے۔ اس شراکت داری کے تحت دونوں ممالک صاف توانائی (کلین انرجی) سے لے کر موسمیاتی لچک (کلائمیٹ ریزیلینس) تک، اور سمندری معیشت (بلیو اکانومی) سے لے کر ماحول دوست جہاز رانی (گرین شپنگ) تک، ہر شعبے میں ہندوستان کی وسعت، رفتار اور صلاحیت کو ناروے کی جدید ٹیکنالوجی اور سرمائے کے ساتھ جوڑیں گے، تاکہ دونوں ممالک کی کمپنیاں مل کر عالمی مسائل کے حل تلاش کر سکیں۔

'نماز پڑھنی ہے تو صرف مسجد میں پڑھئے، سڑک پر نہیں'

اگر تعداد زیادہ ہے تو کنٹرول کیوں نہیں کرتے، پیار سے مانیں گے تو ٹھیک ورنہ سخت طریقہ اپنائیں گے: یوگی آدتیہ ناتھ

اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ سڑکوں پر نماز کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ عبادت اپنے مذہبی مقامات پر یا شفٹ میں کی جائے، قانون سب کے لیے برابر ہے

لکھنؤ-(ایجنسی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ سڑکوں پر نماز کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ لوگ عبادت گاہوں یا شفٹ میں نماز ادا کریں، ورنہ حکومت سخت کارروائی کرے گی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سڑکوں پر نماز ادا کرنے کے معاملے پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں عوامی سڑکوں پر نماز نہیں ہونے دی جائے گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ لوگ اگر بات چیت اور قانون سے مان جائیں تو بہتر ہے، ورنہ حکومت سخت طریقہ اپنانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔

لکھنؤ میں ایک پروگرام کے دوران گفتگو کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ان سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ کیا اتر پردیش میں اب سڑکوں پر نماز نہیں ہوتی؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ریاست میں سڑکوں پر نماز قطعی طور پر نہیں ہونے دی جاتی۔ ان کا کہنا تھا کہ سڑکیں آمد و رفت کے لیے ہوتی ہیں، انہیں کسی بھی صورت میں بند یا متاثر نہیں ہونے دیا جا سکتا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کسی مقام پر نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو لوگ شفٹ میں نماز ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عبادت سے نہیں روک رہی لیکن قانون اور نظم و ضبط سب کے لیے یکساں ہے۔ ان کے مطابق ہر شخص کو اپنے مذہبی مقام یا مناسب جگہ پر عبادت کرنی چاہیے، نہ کہ عوامی سڑکوں پر۔

یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ حکومت کسی بھی صورت میں سڑکوں پر افراتفری یا رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ عام شہری، مریض، ملازمین، مزدور اور تاجر سڑکوں سے گزرتے ہیں، اس لیے کسی کو بھی راستہ روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے آبادی کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر لوگوں کے پاس مناسب جگہ نہیں ہے تو انہیں تعداد کو قابو میں رکھنے کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ نظام کے ساتھ چلنے کے لیے قوانین اور ضابطوں پر عمل ضروری ہے۔ عیدالاضحیٰ سے قبل یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ بیان خاص اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سال 28 مئی کو مسلمان عیدالاضحیٰ منانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ کئی شہروں میں مساجد اور عیدگاہوں میں جگہ کم پڑنے کے باعث عیدین یا بعض اوقات نماز جمعہ کے دوران کچھ لوگ مسجدوں کے باہر یا سڑکوں پر بھی نماز ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ تاہم، موجودہ حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے اس معاملہ میں انتہائی سخت رویہ اپنایا جاتا ہے اور اب باقاعدہ طور پر پولیس گشت کر کے یہ یقینی بناتی ہے کہ کوئی بھی شخص سڑک پر نماز ادا نہ کرے۔

یوگی آدتیہ ناتھ کے حالیہ بیان کو بھی اس بات کا اشارہ مانا جا رہا ہے کہ اتر پردیش حکومت عوامی سڑکوں پر نماز ادا کرنے کے معاملہ میں مزید سخت اقدامات لے سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ حکومت پہلے بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پیار سے مانیں گے تو ٹھیک، نہیں مانیں گے تو دوسرا طریقہ اپنائیں گے۔" یوگی آدتیہ ناتھ نے بریلی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں بعض لوگوں نے طاقت آزمانے کی کوشش کی تھی لیکن حکومت نے اپنی طاقت بھی دکھا دی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں قانون کی حکمرانی ہر حال میں برقرار رکھی جائے گی اور تمام قوانین سب پر یکساں طور پر نافذ ہوں گے۔

نیٹ پیپر لیک روکنے کے لیے امتحان کو کمپیوٹر پر مبنی کرانے کا مطالبہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ میں ایک نئی عرضی داخل کر 'نیٹ یو جی' امتحان کو فوری طور پر کمپیوٹر پر مبنی ٹیسٹ (سی بی ٹی) موڈ میں بدلنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ بار بار ہونے والے پیپر لیک اور سیکورٹی کی خامیوں نے موجودہ پین-پیپر سسٹم کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کا موجودہ طریقہ اب محفوظ نہیں رہا۔ عرضی کے مطابق 2024 کے تنازعہ کے بعد اسرو کے سابق چیئرمین کے رادھا کرشنن کی کمیٹی نے اصلاحات کی سفارشات پیش کی تھیں۔ اس کے باوجود 2026 کا امتحان پرانے طرز پر ہی کرایا گیا۔ اس میں پیپر کی چھپائی، اسے لانے لے جانے اور رکھنے میں بہت خطرہ ہوتا ہے۔ اس مکمل عمل میں کئی ایسے نکات ہیں جہاں سے پیپر لیک ہونے کا امکان بنا رہتا ہے۔ عرضی میں دلیل دی گئی ہے کہ مرکزی حکومت پہلے ہی 2027 سے اس امتحان کو کمپیوٹر پر مبنی کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت خود تسلیم کرتی ہے کہ ڈیجیٹل سسٹم زیادہ محفوظ ہے۔ ایسے میں اس عمل کو نافذ کرنے کے لیے 2027 تک کا انتظار کرنا صحیح نہیں ہے۔ کمپیوٹر پر مبنی امتحان میں پیپر محفوظ ڈیجیٹل کوڈ کے ذریعہ بھیجے جاتے ہیں۔ اس میں بایومیٹرک جانچ اور اے آئی پر مبنی نگرانی جیسے محفوظ انتظام ہوتے ہیں، جس سے گڑبڑی کی گنجائش کم ہو جاتی ہے۔

ای ڈی نے عاپ لیڈر دیپک سنگلا کو کیا گرفتار

نئی دہلی۔(ایجنسی) بینک فراڈ اور منی لانڈرنگ سے منسلک معاملے کو لے کر ای ڈی کی ٹیم نے دہلی اور گوا میں چھاپے ماری کے بعد عام آدمی پارٹی کے لیڈر دیپک سنگلا کو گرفتار کر لیا ہے۔ ای ڈی کے مطابق یہ کارروائی بینک فراڈ اور مشکوک رقم کے لین دین کی تحقیقات کے تحت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ آج صبح سے ہی دہلی اور گوا سمیت تقریباً 7 ٹھکانوں پر ای ڈی کی جانب سے تلاشی مہم چلائی جا رہی تھی۔ یہ کارروائی پریونشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت کی گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ای ڈی کی یہ کارروائی منی لانڈرنگ اور 100 کروڑ کے بینک فراڈ سے متعلق معاملے میں کی گئی ہے۔ کئی گھنٹوں تک چلی تلاشی اور پوچھ تاچھ کے بعد دیپک سنگلا کو گرفتار کیا گیا۔ ایجنسی نے دہلی اور گوا میں ایک ساتھ چھاپے مار کر دستاویزات، ڈیجیٹل ریکارڈ اور مالی لین دین سے وابستہ اہم شواہد اکٹھے کیے ہیں۔ ای ڈی فی الحال ضبط کیے گئے دستاویزات اور الیکٹرانک آلات کی جانچ کر رہی ہے۔ ایجنسی یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہے کہ مبینہ منی لانڈرنگ اور بینک فراڈ نیٹ ورک میں اور کون کون سے لوگ شامل ہیں اور رقم کا استعمال کن ذرائع سے کیا گیا ہے۔ دیپک سنگلا کی گرفتاری پر عاپ کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ پارٹی نے مرکزی حکومت اور بی جے پی پر مرکزی ایجنسیوں کے غلط استعمال کا الزام عائد کیا ہے۔

وی ڈی ستیسن نے کیرلم کے وزیر اعلیٰ عہدہ کا لیا حلف

64 سال بعد کسی وزیر اعلیٰ نے پوری کابینہ کے ساتھ حلف لیا، راہل اور پرینکا سمیت 3 ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ بھی موجود رہے

ترووننت پورم (ایجنسی) کانگریس کے سینئر لیڈر وی ڈی ستیسن نے کیرلم کے وزیر اعلیٰ عہدہ کا حلف ایک پُروقار تقریب میں لیا، جہاں کئی بڑی ہستیاں موجود تھیں۔ ستیسن کے علاوہ 20 دیگر اراکین اسمبلی نے وزارتی عہدہ کا حلف بھی لیا، جو ستیسن کابینہ کا حصہ بنیں گے۔ یہ حلف برداری تقریب ترووننت پورم کے سنٹرل اسٹیڈیم میں منعقد ہوئی اور وزیر اعلیٰ عہدہ کا حلف گورنر راجندر وشوناتھ آرلیکر نے دلایا۔ حلف لینے کے بعد ستیسن لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سے گلے ملے۔ اس کی ویڈیو تیزی کے ساتھ سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ اس حلف برداری تقریب میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی، کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا اور ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھوندر سکھو، کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار، وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی، کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال سمیت کئی سرکردہ لیڈران موجود رہے۔

مسٹر ستیشن کے ساتھ دیگر 20 ارکان اسمبلی (ایم ایل اے) کو بھی حلف دلایا گیا۔ مسٹر وی ڈی ستیشن کے علاوہ جن رہنماؤں کو وزیر کے عہدے کا حلف دلایا گیا، ان میں پی کے کنہالی کٹی، رمیش چنیتھلا، سنی جوزف، کے مرلی دھرن، ایم جوز، شیبو بیبی جان، سی پی جان، انوپ جیک، اے پی انیل کما، بندو کرشنا، پی سی وشنوناتھ، ایم لیجو، ٹی صدیقی، روزی ایم جان، او جے جنیش، کے اے تلسی، پی کے بشیر، ین شمس الدین، کے ایم شاجی اور وی ای عبدالغفور شامل ہیں۔ اس طرح 1982 میں کے کروناکرن حکومت کے بعد، 44 سالوں میں پہلی بار یو ڈی ایف کابینہ ایک ساتھ حلف لیتی ہوئی نظر آئی۔ یو ڈی ایف نے اس موقع کو ریاست میں لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ (ایل ڈی ایف) کے دس سالہ دورِ حکومت کے بعد "نئے سیاسی دور" کا آغاز قرار دیا۔ وزراء کی حتمی فہرست اتوار کی شام راج بھون کو سونپی گئی تھی۔ وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیشن نے خود تمام 21 وزراء کی فہرست گورنر کے حوالے کی تھی۔

کابینہ کی تشکیل کے ساتھ ہی اتحادی جماعتوں کے درمیان باری باری (روٹیشنل) وزیر کے عہدے کے نظام کو لے کر بھی بات چیت جاری رہی۔ بتایا گیا کہ کیرالہ کانگریس کے رہنما انوپ جیکب اور مانی سی کپن کے درمیان ایک وزارتی عہدہ شیئر کرنے کے حوالے سے بات چیت ہوئی تھی۔ بالآخر انوپ جیکب نے پہلے حلف لیا۔ اسی دوران، انڈین یونین مسلم لیگ نے بھی پہلی بار وزارتی عہدے کے لیے روٹیشنل نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پارٹی قیادت نے اشارہ دیا ہے کہ ڈھائی سال بعد پرکل عبداللہ کو کابینہ میں شامل کیا جائے گا۔ تاہم، اس وقت کون سا وزیر اپنا عہدہ چھوڑے گا، اس کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا ہے۔ محکموں (وزارتوں) کی تقسیم کا باضابطہ اعلان فی الحال نہیں کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق کے مرلی دھرن کو صحت اور دیواسوم کے محکمے دیے جا سکتے ہیں۔ نئی کابینہ کو خواتین کی نمائندگی کے لحاظ سے بھی تاریخی مانا جا رہا ہے۔ یو ڈی ایف کی تاریخ میں پہلی بار تین خواتین کو کابینہ کی سطح پر ذمہ داری دی گئی ہے۔

ستیسن حکومت نے حلف لیتے ہی کیے 4 بڑے اعلانات

- کے ایس آر ٹی سی بسوں میں خواتین کے لیے مفت بس سفر۔
- آشا ورکرس کے اعزازیہ میں 3,000 روپے کا اضافہ۔
- آنگن واڑی ورکرس، پری-پرائمری ٹیچر، کوکنگ اسٹاف اور ہیلپر کی تنخواہ میں 1,000 روپے کا اضافہ۔
- سینئر سٹیزن کے لیے ایک خصوصی وزارت قائم کی جائے گی۔

لکھیم پور کھیری: ٹرک اور میجک گاڑی میں خوفناک تصادم، 12 کی موت

پی ایم مودی نے حادثہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار اور امدادی رقم کا اعلان کیا

لکھیم پور کھیری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع لکھیم پور کھیری میں تھانہ ایسانگر کے علاقے میں پیلی بھیت-بستی ہائی وے پر ایک خوفناک سڑک حادثے میں 12 افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ حادثہ پیر کی صبح اس وقت پیش آیا جب ایک تیز رفتار ٹرک اور مسافروں سے بھری میجک گاڑی کے درمیان آمنے سامنے کی ٹکر ہو گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق، حادثہ اونچ گاؤں اور بھرہٹا کے درمیان پیش آیا۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ کئی مسافروں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا، جبکہ اسپتال میں علاج کے دوران مزید زخمیوں کی موت کے بعد جاں بحق ہونے والوں کی مجموعی تعداد 10 تک پہنچ گئی ہے۔ ہلاک شدگان میں بہرائچ، کھیری اور سیتاپور کے رہائشی شامل ہیں۔ ان میں موتی پور، مور تیہا اور دھور ہرا کے نوجوانوں کے علاوہ گایتری ویش (44) سیت پور کی رہائشی اور مہی پوروا کے اسکول میں معاون معلمہ (ٹیچر) تھیں۔ ان کی موت کی خبر سے محکمہ تعلیم میں صف ماتم بچھ گئی۔

دیگر ہلاک شدگان میں جے دیپ سنگھ، عدنان خان، پون، سوہن، رام گوئل، سہج رام، پپو گوتم، زلیخہ اور کیلاش ورما شامل ہیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی اعلیٰ انتظامی اور پولیس افسران نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ پولیس کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق، خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ میجک گاڑی کا ٹائر پھٹنے کی وجہ سے وہ بے قابو ہو کر ٹرک سے جا ٹکرائی۔ پولیس نے تمام لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ وہیں وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو اتر پردیش کے لکھیم پور کھیری میں پیش آئے حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور اس واقعے میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ اور زخمیوں کے لیے مالی امداد کا اعلان کیا۔

جے رام رمیش نے دھرمیندر پردھان کے خلاف تحریک استحقاق کا نوٹس دیا، پارلیمانی کمیٹی پر توہین آمیز تبصرے کا الزام

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا میں پارٹی کے چیف وہپ جے رام رمیش نے پیر کو مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے خلاف تحریک استحقاق کا نوٹس دیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ پردھان نے حال ہی میں ایک پریس کانفرنس میں اپنے تبصروں سے پارلیمنٹ کے وقار کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن کو بھیجے گئے اپنے نوٹس میں جے رام رمیش نے کہا کہ میڈیکل داخلہ امتحان 'نیٹ-یوجی' منسوخ ہونے کے بعد 15 مئی کو ایک پریس کانفرنس کے دوران پردھان نے تعلیم سے متعلق پارلیمنٹ کی مستقل کمیٹی کے خلاف کچھ توہین آمیز تبصرے کیے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کا احترام نہیں کرتے۔ کانگریس لیڈر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "میں نے پارلیمنٹ اور پارلیمانی کمیٹیوں کے وقار کو ٹھیس پہنچانے پر مرکزی وزیر تعلیم کے خلاف راجیہ سبھا میں قواعد وضوابط اور طریقۂ کار کے رول 187 کے تحت تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے۔ انہوں نے اس وزارت تعلیم کے سربراہ کے طور پر توہین آمیز تبصرے کیے ہیں جو ملک بھر میں لاکھوں نوجوانوں کے مستقبل کو برباد کر رہی ہے۔"

بی جے پی کوئی سیاسی پارٹی نہیں بلکہ ایک گینگ ہے

بھاجپا کے وزراء گاڑیوں کی تعداد کم کرنے کے معاملے پر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں: اکھلیش

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی ایک ناٹک باز پارٹی ہے۔ وہ منفی پروپیگنڈہ کرتی ہے اور سماجوادی پارٹی کو بدنام کرنے کی سازش کرتی ہے۔ بی جے پی کوئی سیاسی پارٹی نہیں بلکہ ایک گینگ ہے۔ وہ بے قصور لوگوں کو پولیس کے ذریعے پھنساتی اور ہراساں کرتی ہے۔ پیر کو سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر لکھنؤ میں ریاست کے مختلف اضلاع سے آئے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی مایوسی اور بوکھلاہٹ کا شکار ہے، اسی لیے غیر جمہوری رویہ اپنا رہی ہے۔ وہ عوام کا اعتماد کھو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی لاکھ سازشیں کر لے، اس بار ریاست کی عوام سماجوادی پارٹی کی حکومت بنانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بننا طے ہے۔ 2027 کے انتخابات میں بی جے پی کا نام ونشان تک نہیں رہے گا۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی سناتن مخالف ہے۔ میرے مندر سے جانے کے بعد بی جے پی کے لوگوں نے اسے گنگا جل سے دھلوایا تھا۔ بی جے پی حکومت میں پوجیہ شنکراچاریہ جی کی توہین کی گئی اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کرائے گئے۔ انہوں نے کہا کہ کارکنوں کو باوقار طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ ان کا برتاؤ اور زبان اچھی ہونی چاہیے۔ صبر اور نظم وضبط کے ساتھ کام کرنا ہے۔

مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ بی جے پی سوشل میڈیا کا غلط استعمال کرے گی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی بڑھتی جا رہی ہے۔ ڈیزل، پٹرول اور گیس سب مہنگے ہو گئے ہیں۔ بی جے پی حکومت نے پوری معیشت کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ بی جے پی کے وزراء گاڑیوں کی تعداد کم کرنے کے معاملے پر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ سماجوادی پارٹی کی حکومت میں سائیکل ٹریک بنایا گیا تھا، جس سے سائیکل چلانے کو فروغ مل رہا تھا، لیکن بی جے پی حکومت نے سائیکل ٹریک کو برباد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے ملک کے سامنے بحران پیدا کر دیا ہے۔ بی جے پی کا کوئی وژن نہیں ہے، وہ سماج کو آپس میں لڑاتی ہے۔ بی جے پی ترقی مخالف ہے۔

عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت نہ دیے جانے سے سپریم کورٹ برہم

عدالت عظمیٰ کو اپنے ہی فیصلے پر اعتراض! جسٹس بھوئیاں نے فیصلے میں کہا کہ چھوٹی بنچ بڑی بنچ کے وضع کردہ قانون کی پابند ہوتی ہے

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز اپنے ہی اس فیصلے پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا جس میں 2020 کے دہلی فسادات کے ملزم عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ اس وقت عدالت عظمیٰ نے نارکو ٹیرر (منشیات کی دہشت گردی) معاملے میں ملزم جموں وکشمیر کے سید افتخار اندرابی کو ضمانت دی تھی اور طلبا لیڈر خالد اور شرجیل کو ضمانت نہ دیئے جانے پر عدم اتفاق کا اظہار کیا تھا۔ یو اے پی اے اور این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعات کے تحت الزامات کا سامنا کر رہے اندرابی کو رہا کرتے وقت سپریم کورٹ نے بغیر ٹرائل طویل عرصہ تک جیل میں رہنے کو بنیاد بنایا۔ اندرابی کو جون 2020 میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ یو اے پی اے کے معاملوں میں بھی 'ضمانت اصول ہے اور جیل استثنیٰ' والا قانون نافذ ہوتا ہے۔ جنوری میں عدالت نے عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا جبکہ باقی تمام ملزمین کو رہا کر دیا گیا تھا۔ اپنے فیصلے میں جسٹس بی وی ناگرتنا اور اجول بھوئیاں کی بنچ نے عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت نہ دینے والی دوسری بنچ کے فیصلے سے اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے کے اے نجیب فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اندرابی کو جس عدالتی اصول کے تحت ضمانت دی جا رہی ہے وہ 3 ججوں کی بنچ نے طے کیا تھا۔ عمر خالد کے معاملے میں 2 ججوں کی بنچ نے اس اصول پر عمل نہیں کیا۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق سپریم کورٹ نے کہا کہ ضمانت ایک اصول ہے اور قید استثنیٰ ہے۔ یہ آرٹیکل 21 اور 22 سے ماخوذ ایک آئینی اصول ہے اور بے گناہی کا تصور قانون کی حکمرانی کے تحت چلنے والے کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد ہے۔ بنچ نے کہا کہ کے اے نجیب معاملے میں اس کا فیصلہ پابند قانون ہے اور اسے ماتحت عدالتوں، ہائی کورٹس اور یہاں تک کہ سپریم کورٹ کے ماتحت بنچ بھی اسے کمزور، نظر انداز یا درکنار نہیں کر سکتی ہیں۔ عدالت نے 2021 کے 'کے اے نجیب بمقابلہ یونین آف انڈیا' کے تاریخی فیصلے میں یہ طے کیا تھا کہ یو اے پی اے جیسے سخت انسداد دہشت گردی قوانین کے تحت بھی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ اگر مقدمے کی سماعت میں غیر معمولی تاخیر ہو اور مستقبل قریب میں ملزم کی رہائی کا امکان نہ ہو۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ گلفشاں فاطمہ بمقابلہ ریاست فیصلے میں کے اے نجیب فیصلے کی صحیح طریقے سے پیروی نہیں کی گئی۔ عدالت نے 2024 کے گروندر سنگھ بمقابلہ یونین آف انڈیا فیصلے پر بھی نااتفاقی ظاہر کی اور کہا کہ چھوٹی بینچ بڑی بینچ کے فیصلوں کو کمزور نہیں کر سکتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ گلفشاں معاملے میں بینچ کا یہ کہنا کہ کے اے نجیب کا اصول صرف غیر معمولی مقدمات میں نافذ ہوگا، صحیح تشریح نہیں ہے۔

نیٹ پیپر لیک معاملے میں 10 ویں گرفتاری

سی بی آئی نے لاتور سے کوچنگ مالک کو حراست میں لیا

لاتور (ایجنسی) پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی نے بڑی کاروائی کرتے ہوئے مہاراشٹر کے لاتور شہر سے ایک کوچنگ مالک کو گرفتار کیا ہے۔ افسران کے مطابق گرفتار ملزم کی پہچان شیوراج رگھوناتھ موٹیگاؤکر کے طور پر ہوئی ہے، جو 'رینوکائی کیمسٹری کلاسز (آر سی سی)' نام سے کوچنگ انسٹی ٹیوٹ چلاتا ہے۔ اتوار (17 مئی) کو ایجنسی کی جانب سے کی گئی تفتیش کے دوران شیوراج کے موبائل فون پر میڈیکل امتحان کا ایک لیک شدہ سوالنامہ ملا تھا۔ اس کے بعد انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ سی بی آئی نے اتوار کو ملزم کے کئی ٹھکانوں پر چھاپے ماری کی تھی۔ تحقیقات کے دوران شیوراج کے موبائل فون سے مبینہ طور پر نیٹ یو جی امتحان کا لیک سوالنامہ ملا۔ اس کے بعد ایجنسی نے اسے گرفتار کر لیا۔ تحقیقاتی ایجنسی کا الزام ہے کہ شیوراج اس منظم گروہ کا سرگرم رکن تھا، جو نیٹ یو جی 2026 امتحان کے سوالنامے لیک کرنے اور اسے پھیلانے میں شامل تھا۔ سی بی آئی کے مطابق ملزم نے دیگر ملزمان کے ساتھ مل کر نیٹ یو جی امتحان سے قبل ہی 23 اپریل 2026 کو سوالنامہ اور اس کے جوابات حاصل کر لیے تھے۔ اس کے بعد اس نے یہ پیپر کئی لوگوں تک پہنچایا۔ فی الحال سی بی آئی معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہے اور پیپر لیک نیٹ ورک سے منسلک دیگر لوگوں کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ اس معاملے میں آگے اور گرفتاریاں ہونے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی اب تک شیوراج سمیت 10 گرفتاریاں کر چکی ہیں۔ شیوراج کے علاوہ منیشا گروناتھ ماندھرے، پروفیسر پی وی کلکرنی، منگی لال بیوال، دنیش بیوال، یش یادو، شبھم کھیرنار، منیشا واگھمارے اور دھننجے لوکھنڈے کی گرفتاری ہو چکی ہے۔

صمود فلوٹیلا' پر اسرائیلی کارروائی:

آئرش صدر کی بہن ڈاکٹر مارگریٹ سمیت 6 شہری حراست میں

غزہ کے لیے امدادی بحری قافلے 'صمود فلوٹیلا' پر اسرائیلی کمانڈوز کی چڑھائی، کشتیوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا★اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے حضرت مریمؑ کے مزار کی بے حرمتی کی ویڈیو وائرل

ڈبلن، 18 مئی (یواین آئی) اسرائیل کی جانب سے غزہ جانے والے امدادی بحری قافلے 'گلوبل صمود فلوٹیلا' کو زبردستی روکنے کے بعد آئرلینڈ کی صدر کیتھرین کونولی کی سگی بہن ڈاکٹر مارگریٹ کونولی سمیت کم از کم 6 آئرش شہریوں کو اسرائیلی فورسز کی جانب سے حراست میں لیے جانے کی تشویشناک اطلاعات سامنے آئی ہیں۔فلوٹیلا کے منتظمین کے مطابق، حراست میں لیے گئے ان تمام انسانی حقوق کے کارکنوں نے اپنی ممکنہ گرفتاری سے عین قبل کچھ خصوصی ویڈیوز ریکارڈ کروائی تھیں، جنہیں اب باقاعدہ طور پر پبلک کر دیا گیا ہے۔گلوبل فلوٹیلا کی جانب سے جاری کردہ اس ویڈیو میں آئرش صدر کی بہن ڈاکٹر مارگریٹ کونولی کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکتا ہے،"اگر آپ لوگ اس وقت میری یہ ویڈیو دیکھ رہے ہیں، تو اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ مجھے اسرائیلی فورسز نے فلوٹیلا کی کشتی سے غیر قانونی طور پر 'اغوا' کر لیا ہے اور میں اس وقت کسی اسرائیلی جیل میں قید ہوں۔"ڈاکٹر مارگریٹ نے ویڈیو پیغام میں مزید کہا کہ وہ محصورینِ غزہ کے لیے بھیجے جانے والے اس انسانی امداد کے مشن کا حصہ بننے پر دلی طور پر فخر محسوس کر رہی ہیں، اور یہ اب تک کی تاریخ کا سب سے بڑا فلوٹیلا ہے جو غزہ کی بحری ناکہ بندی توڑنے کے لیے روانہ ہوا تھا۔واضح رہے کہ آئرش صدر کیتھرین کونولی کی بہن ڈاکٹر مارگریٹ کونولی خالصتاً انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ادویات اور ضروری سامان لے جانے والے اس بین الاقوامی قافلے میں شامل تھیں۔

☆غزہ کا بحری محاصرہ توڑنے کے لیے مختلف ممالک کے انسانی حقوق کے کارکنوں پر مشتمل امدادی قافلے 'صمود فلوٹیلا' کے منتظمین نے تصدیق کی ہے کہ اسرائیلی افواج نے آج پیر کے روز کارواں میں شامل متعدد کشتیوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔ یہ بحری قافلہ گزشتہ ہفتے ہی محصورینِ غزہ کے لیے اہم امدادی سامان لے کر ترکیہ کی بندرگاہ سے روانہ ہوا تھا۔فلوٹیلا کے منتظمین نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ 'ایکس' پر جاری کردہ ایک ہنگامی پوسٹ میں بتایا کہ اسرائیلی عسکری جہازوں نے اس وقت ہمارے فلوٹیلا کو گھیرے میں لے کر روک رکھا ہے، اور اسرائیلی فوج کے مسلح دستے دن دہاڑے ہمارے پہلے بحری جہاز پر زبردستی سوار ہو رہے ہیں۔ بحری قافلے کی ٹریکنگ کرنے والی ویب سائٹ کے مطابق، اسرائیلی کمانڈوز کی یہ کارروائی جزیرہ قبرص کے ساحلوں کے سامنے کھلے سمندر میں پیش آئی۔دوسری جانب، اسرائیلی وزارتِ خارجہ نے بھی 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعے اپنے مؤقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ کی پٹی پر عائد قانونی بحری ناکہ بندی کی کسی بھی قسم کی خلاف ورزی کرنے کی قطعی اجازت نہیں دے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل اس اشتعال انگیزی میں حصہ لینے والے تمام شرکاء سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنا راستہ تبدیل کریں اور واپس لوٹ جائیں۔ اسرائیلی وزارتِ خارجہ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس بحری مہم کا اصل مقصد حماس کی خدمت کرنا، حماس کی جانب سے غیر مسلح ہونے سے انکار کی حقیقت سے دنیا کی توجہ ہٹانا اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے امن منصوبے (صدی کی ڈیل) کی پیش رفت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنا ہے۔واضح رہے کہ یہ بحری آپریشن ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب گزشتہ جمعرات کو 'گلوبل صمود فلوٹیلا' کے بینر تلے لگ بھگ 50 بحری جہاز جنوب مغربی ترکیہ سے غزہ کے لیے روانہ ہوئے تھے۔اکتوبر 2023 میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ چھڑنے کے بعد سے خوراک، پانی، ادویات اور ایندھن کی شدید ترین قلت کا سامنا کرنے والے محصورینِ غزہ کی ناکہ بندی توڑنے کے لیے ایک سال کے دوران اس فلوٹیلا کی یہ تیسری بڑی کوشش ہے۔اس کے برعکس، اسرائیلی حکام غزہ کے اندر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی قلت کے تمام دعووں کو یکسر مسترد کرتے ہیں اور ان کا مسلسل یہ اصرار ہے کہ غزہ اس وقت انسانی امداد سے ڈوب رہا ہے۔یاد رہے کہ اس سے قبل اسرائیل نے گزشتہ 30 اپریل کو بھی غزہ کی طرف بڑھنے والے دوسرے امدادی فلوٹیلا کو یونان کے قریب بین الاقوامی سمندری حدود میں روک دیا تھا۔اس وقت اسرائیلی فورسز نے زیادہ تر سرگرم کارکنوں کو زبردستی یورپ واپس بھیج دیا تھا جبکہ دو افراد کو تقریباً ایک ہفتے تک اپنی تحویل میں رکھنے کے بعد ملک بدر کر دیا تھا۔اس وقت انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے اصرار کیا تھا کہ ان کارکنوں کی گرفتاری سراسر غیر قانونی تھی اور انہیں اسرائیلی حراست کے دوران شدید بدسلوکی کا نشانہ بنایا گیا، تاہم تل ابیب نے ان الزامات کی ہمیشہ تردید کی ہے۔

☆مقبوضہ مشرقی بیت المقدس (یروشلم) میں نکالے گئے سالانہ 'فلیگ مارچ' کے دوران کٹر پسند اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے حضرت مریمؑ کے مزارِ اقدس کی شدید بے حرمتی کرنے کی ایک ویڈیو منظرِ عام پر آئی ہے، جس کے بعد دنیا بھر کے سوشل میڈیا صارفین کی جانب سے شدید اور غصیلا ردِعمل سامنے آ رہا ہے۔سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر تیزی سے وائرل ہونے والی اس ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سالانہ 'فلیگ مارچ' میں شریک انتہا پسند اسرائیلی آبادکار باب الجدید کے علاقے میں واقع 'چرچ آف دی شیفرڈز آف سیویئر' کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ اس دوران وہ وہاں موجود حضرت مریم کے مزار اور مقدس عیسائی علامات کی جانب انتہائی توہین آمیز طریقے سے مسلسل تھوک رہے ہیں۔اس واقعے کی ویڈیو سامنے آتے ہی سوشل میڈیا پر غم و غصے کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور صارفین صیہونی آبادکاروں کے اس رویے کی سخت الفاظ میں مذمت کر رہے ہیں۔ انٹرنیٹ صارفین کی ایک بڑی تعداد کا کہنا ہے کہ اس طرح مذہبی اور مقدس مقامات پر تھوکنا سراسر نفرت انگیزی کو ہوا دینے اور دیگر مذاہب کے جذبات کو مجروح کرنے کے برابر ہے۔کچھ صارفین نے اس واقعے پر طنز اور مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ یہ حقیقت پسندانہ ویڈیو ان عالمی عناصر اور فرادیوں کو لازمی دکھائی جانی چاہیے جو خود کو فخر سے 'عیسائی صیہونی' (کرسچن زایونسٹ) کہتے ہیں۔ دیگر صارفین نے اس تلخ حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ انتہا پسند صیہونی روزانہ کی بنیاد پر مقبوضہ شہر میں مقامی عیسائیوں اور ان کی عبادت گاہوں پر تھوک کر ان کی توہین کرتے ہیں، اب یہاں سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کھلی بدتمیزی کے باوجود بڑی عیسائی طاقتیں اور مغربی ممالک آخر کس بنیاد پر اسرائیل کی اندھی حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جنگ بندی میں توسیع کے باوجود جنوبی لبنان پر اسرائیلی بمباری

حزب اللہ کے 30 ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ

بیروت، 18 مئی (یواین آئی) لبنان اور اسرائیل کے مابین دو روز قبل جنگ بندی میں توسیع کے باقاعدہ اعلان کے باوجود اسرائیلی فورسز کی جانب سے جنوبی لبنان کے مختلف شہروں اور دیہاتوں پر سلسلہ وار فضائی حملے کیے گئے ہیں۔ معروف نیوز چینل العربیہ کی نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، پیر کے روز کیے جانے والے ان تازہ فضائی حملوں میں خاص طور پر تبنین، مجدل سلم اور الزہرانی کے علاقوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

دوسری جانب، اسرائیلی فوج کے پریس آفس نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ اس نے گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران کارروائی کرتے ہوئے حزب اللہ کے 30 مختلف ٹھکانوں کو ہدف بنایا ہے۔ اسرائیلی عسکری بیان کے مطابق، ان فضائی آپریشنز میں حزب اللہ کے وہ جنگجو بھی مارے گئے ہیں جو جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجیوں پر حملوں میں ملوث تھے۔واضح رہے کہ جنوبی لبنان اور مشرقی بعلبک کے بعض حصوں پر اتوار اور پیر کی درمیانی رات بھی شدید اسرائیلی بمباری کی گئی تھی، جبکہ اسی دوران جنگ بندی میں توسیع کا فیصلہ گزشتہ رات نصف شب سے نافذ العمل ہو چکا تھا۔اس کے باوجود، صور کے فضائی علاقے میں اسرائیلی ڈرون طیاروں کی پروازیں مسلسل جاری رہیں، جس کے باعث مقامی شہریوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگوں نے اپنے گھروں کو واپس لوٹنے کا ارادہ ترک کر دیا۔لبنان کے سرکاری میڈیا کے مطابق، ہر بار جنگ بندی کے نفاذ کے باوجود ایسے ناگہانی حملوں کے خدشات برقرار رہنے کی وجہ سے ہی بے گھر ہونے والے لاکھوں افراد کی اپنے آبائی علاقوں میں واپسی کا عمل بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔یاد رہے کہ گزشتہ جمعہ کو واشنگٹن کی جانب سے یہ باقاعدہ اعلان کیا گیا تھا کہ لبنان اور اسرائیل کے مابین جنگ بندی کی مدت میں مزید 45 دنوں کی توسیع کر دی گئی ہے۔ یہ اہم فیصلہ دونوں فریقین کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے تیسرے دور کی کامیابی کے بعد سامنے آیا تھا۔ سفارتی مہم کے تحت یہ شیڈول بھی طے کیا گیا ہے کہ آنے والی 29 مئی کو امریکی محکمۂ دفاع (پینٹاگون) میں دونوں ممالک کے عسکری وفود کے مابین سیکیورٹی مذاکرات کا باقاعدہ آغاز ہوگا، جبکہ سیز فائر سے متعلق سیاسی نوعیت کے مذاکرات 2 اور 3 جون کو دوبارہ شروع کیے جائیں گے۔

یہ تمام تر صورتحال اس وقت سے رفتہ رفتہ آگے بڑھی ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے گزشتہ 16 اپریل کی نصف شب سے لبنان اور اسرائیل کے درمیان ابتدائی طور پر 10 روزہ جنگ بندی کا اعلان کیا تھا، جس کی مدت میں بعد میں مرحلہ وار اضافہ کیا جاتا رہا۔تاہم، ان تمام سفارتی کوششوں کے باوجود جنوبی لبنان اور بعلبک کے محاذ پر حملوں کا سلسلہ تھم نہیں سکا ہے، جبکہ دوسری طرف سے حزب اللہ کی جانب سے بھی شمالی اسرائیل اور جنوبی سرحدی پٹی پر اسرائیلی تنصیبات کے خلاف جوابی کارروائیاں برابر جاری ہیں۔

یواے ای سمیت خطے کے کسی ملک سے دشمنی نہیں، پاکستان کی ثالثی میں بات چیت جاری ہے، ایرانی وزارتِ خارجہ

تہران، 18 مئی (یواین آئی) ترجمان ایرانی وزارتِ خارجہ اسماعیل بقائی نے واضح کیا ہے کہ متحدہ عرب امارات سمیت خطے کے کسی بھی ملک کے ساتھ ایران کی کوئی دشمنی نہیں ہے۔تہران میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسماعیل بقائی نے بتایا کہ پاکستانی ثالثی کے ذریعے بات چیت کا عمل آگے بڑھ رہا ہے، اور حالیہ ایرانی تجویز پر ایران اور امریکہ دونوں کی جانب سے اپنے اپنے کمنٹس دیے جا چکے ہیں۔انہوں نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن کے ساتھ ہونے والے ان مذاکرات میں ایران کے بنیادی مطالبات میں بیرونی ممالک میں منجمد کیے گئے ایرانی فنڈز کی فوری واگزاری اور ملک پر عائد اقتصادی پابندیاں اٹھانا شامل ہیں۔ترجمان وزارتِ خارجہ نے سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ایران اپنے دشمن کو جواب دینا بخوبی جانتا ہے، اور اب امریکہ بھی یہ حقیقت تسلیم کر چکا ہے کہ وہ کھلی دھمکیوں اور اقتصادی دباؤ کے ذریعے ایران کو اپنے جائز حقوق کے حصول سے باز نہیں رکھ سکتا۔انہوں نے اصرار کیا کہ موجودہ مرحلے پر ایران کی تمام تر توجہ جنگ کے مکمل خاتمے پر مرکوز ہے۔اسماعیل بقائی نے مزید انکشاف کیا کہ ایرانی اور عمانی تکنیکی ٹیموں نے گزشتہ ہفتے ہی عمان میں ایک اہم ملاقات کی ہے، جس کے دوران دونوں ٹیموں نے آبنائے ہرمز میں محفوظ بحری آمد و رفت کے طریقہ کار پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ان کا کہنا تھا کہ آبنائے ہرمز میکنزم کو فعال بنانے کے لیے تہران اس وقت عمان سمیت تمام متعلقہ فریقین کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔

آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی آزادی کیلئے خلیجی ممالک متحرک

سلامتی کونسل میں نئی قرارداد لانے کی کوششیں تیز☆یواے ای اسرائیلی سازشوں سے دور رہے، بحری ناکہ بندی ختم نہ ہوئی تو بحیرۂ عمان امریکی فوج کا قبرستان بن سکتا ہے: محسن رضائی

ریاض، 18 مئی (یواین آئی) خلیجی ممالک نے آبنائے ہرمز میں بحری جہاز رانی کی آزادی کو یقینی بنانے اور بین الاقوامی آبی گزرگاہوں کے تحفظ سے متعلق ایک نئی قرارداد کا مسودہ سلامتی کونسل میں دوبارہ پیش کرنے کے لیے اپنی سفارتی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، خلیجی ریاستیں روس اور چین کو اس امریکی-خلیجی مجوزہ مسودے پر ویٹو پاور استعمال نہ کرنے اور اسے منظور کرنے پر راضی کرنے کے لیے بھی بھرپور کوششیں کر رہی ہیں۔اس مسودے میں ایران سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بحری جہازوں پر حملے فوری روکے، بحری گزرگاہوں میں رکاوٹیں ڈالنے سے گریز کرے اور جہاز رانی کی آزادی کو متاثر کرنے والی ہر کوشش کا سدِ باب کرے۔ ریاض میں "العربیہ ڈاٹ نیٹ" سے گفتگو کرتے ہوئے ایک خلیجی عہدیدار نے بتایا کہ ایران کو اس وقت خلیج تعاون کونسل کے ممالک کا اعتماد بحال کرنے کے بوجھ کا سامنا ہے۔خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) میں سیاسی اور مذاکراتی امور کے اسسٹنٹ سکریٹری جنرل ڈاکٹر عبدالعزیز العویشق نے انکشاف کیا ہے کہ آبنائے ہرمز کو کھولنے کے حوالے سے امریکہ اور خلیجی ملکوں کی سابقہ قرارداد پر "روسی-چینی ویٹو" کے بعد، اب اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اندر خلیجی ممالک کی جانب سے نئے سرے سے لابنگ شروع کی گئی ہے۔اس مہم کا مقصد ایک ایسا مسودہ منظور کرانا ہے جو جہاز رانی کے حقوق اور آزادیوں کو نقصان پہنچانے والے اقدامات کا مؤثر سدِ باب کرے، اور آبنائے ہرمز اور باب المندب میں بحری آمد و رفت میں رکاوٹ بننے والے عوامل کو روک سکے۔دوسری جانب، ایرانی پاسدارانِ انقلاب کی بحریہ اب کچھ بحری جہازوں کو ان مخصوص قانونی پروٹوکولز کے تحت آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دے رہی ہے جو ایران نے خود وضع کیے ہیں۔ واضح رہے کہ ایران نے اپنے خلاف ہونے والی عسکری مہم کو روکنے کی کوشش میں، اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ جنگ کے آغاز سے ہی اس اہم ترین بحری گزرگاہ کو عملی طور پر بند کر رکھا تھا۔اس کے برعکس، خلیجی ممالک بین الاقوامی قوانین کے مطابق بحری جہاز رانی کی سلامتی برقرار رکھنے اور عالمی تجارت کے محفوظ و مسلسل بہاؤ کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دے رہے ہیں، اور بنیادی اشیاء، طبی سامان اور انسانی امداد کی ترسیل رکنے سے پیدا ہونے والے شدید انسانی و اقتصادی اثرات کے بارے میں مسلسل خبردار کر رہے ہیں۔ریاض میں "العربیہ ڈاٹ نیٹ" سے خصوصی ملاقات کے دوران ڈاکٹر عبدالعزیز العویشق نے کہا کہ ایران نے امریکہ کے ساتھ اپنے مذاکرات میں آبنائے ہرمز کو بطور دباؤ استعمال کر کے ایک بڑی سیاسی غلطی کی ہے، کیونکہ یہ بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔انہوں نے یاد دلایا کہ دنیا بھر میں تیل کی کل کھپت کا پانچواں حصہ اسی آبنائے سے گزرتا ہے، جبکہ ایرانی طریقہ کار اس وقت یہاں سے گزرنے والی ٹریفک کو اپنے کنٹرول میں لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ڈاکٹر العویشق نے اصرار کیا کہ اس آبنائے کو ہر صورت ایک کھلا اور محفوظ بین الاقوامی بحری راستہ رہنا چاہیے۔اسسٹنٹ سکریٹری جنرل نے مزید کہا کہ آبنائے ہرمز کی بندش کے معاملے کو امریکہ اور ایران کے درمیان جاری مذاکرات کی صورتحال سے الگ کر کے دیکھا جانا چاہیے۔خلیج تعاون کونسل کے ممالک اس وقت روسی اور چینی ویٹو کی وجہ سے پہلی بار مسودہ منظور ہونے میں ناکامی کے بعد، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک بار پھر سفارتی کوششوں کی قیادت کر رہے ہیں۔انہوں نے اعتراف کیا کہ ماسکو اور بیجنگ کو ویٹو استعمال نہ کرنے پر قائل کرنا ایک مشکل چیلنج ہے، تاہم ہمیں کامیابی کی امید ہے۔ان کا کہنا تھا کہ ہم اب بھی قرارداد کے مسودے میں استعمال ہونے والی عبارات پر بحث کے مرحلے میں ہیں تاکہ اس اصولی موقف کو تسلیم کرایا جا سکے کہ آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کو کسی بھی قسم کے تشدد، غیر قانونی ٹیکسوں کے نفاذ یا کسی دوسرے یکطرفہ طریقے کے تابع نہیں ہونا چاہیے۔

☆امریکہ کی جانب سے ممکنہ زمینی حملے کے خطرے کے پیشِ نظر، ایران کے سرکاری ٹیلی ویژن پر شہریوں کو ذہنی اور دفاعی طور پر تیار کرنے کے لیے خصوصی پروگراموں کی نشریات شروع کر دی گئی ہیں۔ان ٹی وی پروگراموں کے مختلف کلپس سوشل میڈیا پر بھی تیزی سے وائرل ہو رہے ہیں، جن میں پروگرام پیش کرنے والے میزبانوں کو خود کلاشنکوف جیسے ہلکے ہتھیار چلانے کی باقاعدہ تربیت لیتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔یہ دفاعی تیاریاں صرف سرکاری میڈیا تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ملک کے مختلف شہروں کی مساجد میں بھی عام شہریوں کو سول دفاع (سول ڈیفنس) کی تربیت فراہم کرنے کے باقاعدہ سلسلے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی متعدد دیگر ویڈیوز میں بھی ایرانی شہریوں کو جوش و خروش کے ساتھ ہلکے ہتھیاروں کو استعمال کرنے کی مشقیں کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال کا مقابلہ کیا جا سکے۔واضح رہے کہ ایران اور امریکہ کے مابین جاری سفارتی مذاکرات اس وقت ایران میں یورینیم کی افزودگی کے معاملے اور آبنائے ہرمز پر قائم امریکی بحری ناکہ بندی کے باعث شدید تعطل کا شکار ہیں۔ان پیچیدہ حالات میں دونوں ممالک کے درمیان نافذ العمل جنگ بندی کے مکمل خاتمے اور خطے کی صورتحال مزید کشیدہ ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

سعودی محقق ڈاکٹر ماجد العواد نے پائیدار صاف توانائی میں بین الاقوامی ایوارڈ جیت لیا

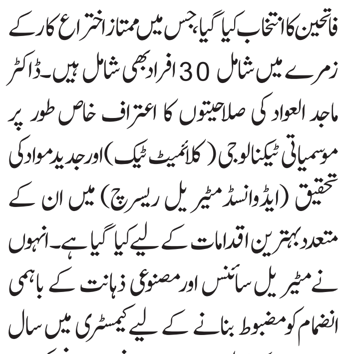

ریاض، 18 مئی (یواین آئی) سعودی پریس ایجنسی (ایس پی اے) نے مطلع کیا ہے کہ 'کنگ عبدالعزیز سٹی فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی' (کے اے سی ایس ٹی) کے ایک ممتاز سعودی محقق نے پائیدار صاف توانائی کے شعبے میں جدید ترین اور اختراعی حل فراہم کرنے پر ایک بڑا بین الاقوامی ایوارڈ اپنے نام کر لیا ہے۔کے اے سی ایس ٹی میں کلین انرجی ایپلی کیشنز کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ماجد العواد نے یہ 'ممتاز اختراع کار ایوارڈ' (ڈسٹنگویشڈ انوویٹر ایوارڈ) 'گلوبل انوویشن انسٹی ٹیوٹ' کی جانب سے حاصل کیا ہے، جو سماجی فوائد کی حامل مؤثر ایجادات اور اختراعات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔اس انعام کو دنیا بھر میں جدت طرازی کے شعبے میں ایک نمایاں اور معتبر عالمی امتیاز شمار کیا جاتا ہے۔ایوارڈ کے سال 2025 کے ایڈیشن میں دنیا کے 26 ممالک سے کل 476,1 درخواست دہندگان نے مقابلہ کیا تھا، جن میں سے 10 مختلف زمروں (کیٹیگریز) میں صرف 100 فاتحین کا انتخاب کیا گیا، جس میں ممتاز اختراع کار کے زمرے میں شامل 30 افراد بھی شامل ہیں۔ڈاکٹر ماجد العواد کی صلاحیتوں کا اعتراف خاص طور پر موسمیاتی ٹیکنالوجی (کلائمیٹ ٹیک) اور جدید مواد کی تحقیق (ایڈوانسڈ میٹریل ریسرچ) میں ان کے متعدد بہترین اقدامات کے لیے کیا گیا ہے۔انہوں نے میٹریل سائنس اور مصنوعی ذہانت کے باہمی انضمام کو مضبوط بنانے کے لیے کیمسٹری میں سال 2025 کے نوبل انعام یافتہ پروفیسر عمر یاغی کی زیرِ نگرانی ڈیزائن کردہ ایک منفرد اقدام "جین اے آئی برائے میٹریل ڈسکوری ہیکاتھون" کو شروع کرنے میں بھی کلیدی تعاون پیش کیا ہے۔یہ باوقار انعام صرف ان مایہ ناز محققین کو دیا جاتا ہے جن کی اختراعات نے گزشتہ دو سالوں کے دوران محض ایک تصور (آئیڈیا) سے نکل کر عملی نفاذ تک کی منزلیں طے کی ہوں اور معاشرے پر پائیدار مثبت اثرات مرتب کیے ہوں۔اس تاریخی کامیابی پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر ماجد العواد نے کہا،"یہ ایوارڈ توانائی اور پائیداری کے شعبوں میں اختراعی حل کو مزید فروغ دینے کے لیے ہماری حوصلہ افزائی کرے گا۔یہ کامیابی دراصل تحقیق و ترقی (آر اینڈ ڈی) کے لیے کے اے سی ایس ٹی کے فراہم کردہ معاون ماحول اور عالمی سطح پر سائنسی و تکنیکی شراکت داری کو مضبوط بنانے کی مخلصانہ کوششوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

امارات کے نیوکلیئر پلانٹ پر ڈرون حملے کی سلطنتِ عمان کی جانب سے شدید مذمت

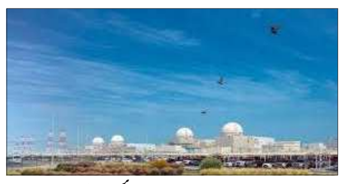

مسقط، 18 مئی (یواین آئی) سلطنتِ عمان نے متحدہ عرب امارات کے دارالحکومت ابوظبی میں واقع براکہ نیوکلیئر پاور پلانٹ پر ہونے والے ڈرون حملے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے اور اس کارروائی کو پورے خطے کے امن، سلامتی اور استحکام کے لیے ایک انتہائی خطرناک قدم قرار دیا ہے۔عمانی وزارتِ خارجہ کی جانب سے جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، مسقط انتظامیہ نے برادر ملک متحدہ عرب امارات کے ساتھ مکمل یکجہتی اور باہمی تعاون کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کیا ہے۔ سلطنتِ عمان نے واضح کیا ہے کہ وہ امارات کی سلامتی، ملکی خودمختاری اور اس کی سرزمین کے تحفظ کے لیے ابوظبی حکومت کی جانب سے اٹھائے جانے والے تمام ضروری اقدامات کی بھرپور حمایت کرتی ہے۔عمانی حکام نے اپنے موقف پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے جارحانہ اور صورتحال کو مزید بگاڑ کی طرف لے جانے والے اقدامات کسی بھی صورت قابلِ قبول نہیں ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ مشرقِ وسطیٰ کے موجودہ مسائل اور بحرانوں کے مستقل حل کے لیے صرف پرامن مذاکرات اور سفارت کاری ہی واحد اور مؤثر راستہ ہیں۔

امریکی دباؤ کے باوجود پاکستان اور عمان کے ذریعے ایران کی سفارتی کوششیں تیز

تہران، 18 مئی (یواین آئی) حالیہ دنوں میں امریکی دھمکیوں میں اضافے اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے دوبارہ عسکری کارروائیوں کی طرف لوٹنے کے امکانات کے مابین، ایران نے تصدیق کی ہے کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کا عمل پاکستانی وساطت سے بدستور آگے بڑھ رہا ہے۔ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے آج پیر کے روز بریفنگ کے دوران بتایا کہ واشنگٹن کی طرف سے ہماری حالیہ تجویز مسترد کیے جانے کے باوجود، ہمیں پاکستانی ثالث کے ذریعے امریکی موقف کا ایک نیا مجموعہ موصول ہوا ہے۔اسماعیل بقائی نے زور دے کر کہا کہ ان مذاکرات میں تہران کے بنیادی مطالبات میں بیرونِ ملک منجمد کیے گئے ایرانی فنڈز کی مکمل بحالی اور مغربی پابندیوں کا فوری خاتمہ شامل ہے۔واضح رہے کہ گزشتہ فروری کے اواخر سے آبنائے ہرمز میں بحری جہاز رانی کی نقل و حرکت تقریباً مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔اس حوالے سے بقائی نے اعلان کیا کہ ان کا ملک اس تزویراتی اہمیت کی حامل آبی گزرگاہ سے جہازوں کے گزرنے کا ایک نیا طریقہ کار وضع کرنے کے لیے سلطنتِ عمان کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے، اور اس سلسلے میں ایران اور عمان کے ماہرین کے مابین ایک اہم اجلاس بھی منعقد ہو چکا ہے۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے اعادہ کیا کہ امریکہ اور اسرائیل خطے کے امن کے لیے اصل خطرہ ہیں، جبکہ ایران کی اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس سے قبل متعدد ایرانی حکام بھی یہ اشارہ دے چکے ہیں کہ وہ ایرانی افواج کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے ہرمز سے منظم طریقے سے بحری ٹریفک گزارنے کا طریقہ کار وضع کرنے کے مؤقف پر قائم ہیں۔یاد رہے کہ ایران کی جس حالیہ تجویز کو واشنگٹن نے مسترد کیا، اس میں تہران پر عائد تمام پابندیاں ہٹانے، منجمد اثاثوں کی واگزاری اور یورینیم افزودگی کے ایرانی حق کو تسلیم کرنے کی شرائط شامل تھیں، چاہے اس کے لیے افزودگی کو چند سالوں کے لیے معطل ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔اس نکتے پر ایرانی فریق کی جانب سے لچک دکھانے کا تاثر ملا ہے۔تاہم، تہران نے اعلیٰ افزودہ یورینیم کو امریکہ منتقل کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے اور اس بات پر اصرار کیا ہے کہ ہرمز کی صورتحال اب اس نہج پر واپس نہیں جائے گی جیسی گزشتہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ چھڑنے سے پہلے تھی۔ ایران نے اپنی سرزمین پر ہونے والے حملوں کے نقصان کا معاوضہ دینے کا مطالبہ بھی اٹھایا ہے۔اس کے برعکس، واشنگٹن نے ایرانی حدود میں بمباری سے ہونے والے کسی بھی نقصان کا معاوضہ ادا کرنے سے قطعاً انکار کر دیا ہے اور ایران کے اندر موجود 400 کلوگرام اعلیٰ افزودہ یورینیم کو لازمی طور پر امریکہ منتقل کرنے پر اصرار کیا ہے۔امریکی فریق نے یہ شرط بھی رکھی ہے کہ ایران کے اندر جوہری تنصیبات کا صرف ایک سیٹ چلانے کی اجازت ہوگی، جبکہ اس کے ساتھ ہی امریکہ نے بیرونِ ملک منجمد ایرانی فنڈز میں سے 25 فیصد سے زیادہ رقم رہا کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

ٹرمپ کا چین کے ساتھ سربراہی اجلاس: سالانہ 17 ارب ڈالر کی زرعی مصنوعات کی خریداری کا وعدہ

واشنگٹن، 18 مئی (یواین آئی): امریکہ اور چین نے ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کیے ہیں جس کے تحت چین نے اگلے تین سالوں تک ہر سال کم از کم 17 ارب امریکی ڈالر مالیت کی امریکی زرعی مصنوعات خریدنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ یہ خریداری اکتوبر 2025 میں سویابین کی خریداری کے حوالے سے کیے گئے گذشتہ وعدوں کے علاوہ ہوگی۔تجارتی شعبے سے ہٹ کر، اس معاہدے کے تحت دو نئے دوطرفہ ادارے امریکہ-چین ٹریڈ بورڈ ☒ اور امریکہ-چین انویسٹمنٹ بورڈ ☒ بھی قائم کیے جا رہے ہیں۔ ان اداروں کا مقصد صدر ٹرمپ کے دورۂ چین کے بعد دونوں ممالک کے درمیان معاشی ہم آہنگی کو مزید مضبوط کرنا ہے۔اس کے علاوہ دونوں فریقین نے ایران، شمالی کوریا اور آبنائے ہرمز سمیت اہم جیو پولیٹیکل (جغرافیائی و سیاسی) معاملات پر بھی یکساں موقف اپنانے کے اشارے دیے ہیں۔دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے کی اس وسیع تر کوشش کے تحت چین نے 200 امریکی بوئنگ طیاروں کے ابتدائی آرڈر کی منظوری بھی دی ہے، جو کہ 2017 کے بعد بیجنگ کی جانب سے اس نوعیت کا پہلا بڑا فیصلہ ہے۔وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ اس معاہدے سے امریکہ میں اعلیٰ مہارت والی مینوفیکچرنگ ملازمتوں کو فروغ ملے گا اور ہوا بازی کے شعبے میں طویل مدتی تجارتی تعلقات مضبوط ہوں گے۔ یہ اہم پیش رفت دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والے ان مذاکرات کے بعد سامنے آئی ہے جس میں انہوں نے عالمی اقتصادی استحکام کو بہتر بنانے اور باہمی سرمایہ کاری کو فروغ دینے پر اتفاق کیا تھا۔واشنگٹن نے ان مذاکرات کو اسٹریٹجک اور اقتصادی لحاظ سے انتہائی جامع قرار دیا ہے، جبکہ وائٹ ہاؤس اسے 2017 کے بعد کا سب سے اہم امریکہ-چین معاہدہ تسلیم کر رہا ہے۔اس تاریخی معاہدے کے بنیادی ستون کے طور پر قائم کیے جانے والے امریکہ-چین ٹریڈ بورڈ ☒ اور امریکہ-چین انویسٹمنٹ بورڈ ☒ غیر حساس اشیاء کی دوطرفہ تجارت کی نگرانی کریں گے اور سرمایہ کاری سے جڑے مسائل کے حل کے لیے ایک ادارہ جاتی ڈھانچہ فراہم کریں گے۔وائٹ ہاؤس کے مطابق، چین نے یٹریم، اسکینڈیم، نیوڈیمیم اور انڈیم جیسی نایاب معدنیات کی سپلائی چین کے حوالے سے امریکہ کے تحفظات دور کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ چین ان نایاب دھاتوں کی پیداوار اور پروسیسنگ کے آلات و ٹیکنالوجی پر عائد پابندیوں اور حدود میں نرمی لانے پر بھی کام کرے گا۔زرعی شعبے کی بات کی جائے تو چین نے بیف (گائے کے گوشت) تیار کرنے والی 400 سے زائد امریکی کمپنیوں کی میعاد ختم ہونے والی فہرستوں کی تجدید کی ہے اور نئی کمپنیوں کو منظوری دے کر امریکی بیف کے لیے اپنی مارکیٹ کے دروازے دوبارہ کھول دیے ہیں۔اس کے جواب میں امریکی محکمہ زراعت نے بھی برڈ فلو سے پاک تصدیق شدہ امریکی ریاستوں سے مرغی کے گوشت (پولٹری) کی درآمد دوبارہ شروع کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔وائٹ ہاؤس نے مزید بتایا کہ دونوں ممالک نے عالمی سطح کے بڑے جیو پولیٹیکل امور پر بھی باہمی تعاون کی توثیق کی ہے، جس میں ایران کی جانب سے جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی مخالفت اور شمالی کوریا کو جوہری ہتھیاروں سے پاک کرنے کی حمایت شامل ہے۔

’حکم تھا 72 کا اور منہدم کر دیے 240 چیمبر‘

لکھنؤ سول کورٹ میں بلڈوزر کارروائی کے بعد وکیلوں کا الزام

لکھنؤ:18 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں اتوار کو وکیلوں کے غیر قانونی چیمبر پر ہوئی بلڈوزر کارروائی نے تنازعہ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ انتظامیہ کی کارروائی کے دوران بھاری پولیس فورس تعینات رہی اور مخالفت کر رہے وکلاء پر لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد بار ایسوسی ایشن اور وکلاء میں بھی شدید ناراضگی دیکھنے کو ملی ہے۔ وکلاء نے اسے ’جمہوری حقوق کو کچلنا‘ قرار دیتے ہوئے ایک بڑی تحریک کی وارننگ دی ہے۔ دراصل ہائی کورٹ نے کچھ غیر قانونی چیمبروں کو ہٹانے کا حکم دیا تھا، جس کے بعد میونسپل کارپوریشن کی ٹیم کے ساتھ بڑی تعداد میں پولیس فورس پہنچی اور چیمبر توڑنے کی کارروائی شروع ہوئی۔ حالانکہ اس دوران وکلاء نے مخالفت بھی کی، جس کے بعد پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا۔ وکلاء کا الزام ہے کہ ہائی کورٹ نے صرف 72 چیمبر کو ہٹانے کا حکم دیا تھا، لیکن انتظامیہ نے حکم کی آڑ میں تقریباً 240 چیمبروں پر کارروائی کر دی۔ ان کا کہنا ہے کہ جن چیمبروں کو نشان زد کیا گیا تھا، ان میں کئی وکلا کے چیمبر شامل نہیں تھے، باوجود اس کے اسے بھی منہدم کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ بلڈوزر کارروائی کے دوران کئی وکلاء کی طبیعت بھی بگڑ گئی۔ کچھ وکلاء زمین پر بیٹھ کر مخالفت کرتے رہے تو کچھ نے کارروائی روکنے کا مطالبہ کرتے ہوئے انتظامی افسران سے بحث کی۔ موقع پر بھاری پولیس فورس تعینات رہی اور پورے علاقے کو چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ وکلاء کا کہنا ہے وہ گزشتہ تقریباً 30 سالوں سے وہیں بیٹھ کر وکالت کر رہے ہیں اور اچانک اس طرح کی کارروائی ان کے روزگار پر براہ راست حملہ ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے انتظامیہ پر منمانی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اگر انہیں وہاں سے ہٹایا جا رہا ہے تو پہلے ان کے لیے متبادل انتظام کیا جانا چاہیے تھا۔ احتجاج کر رہے وکلاء نے وارننگ دی ہے کہ اگر انتظامیہ نے کارروائی نہیں روکی اور مناسب حل نہیں نکالا تو ریاست بھر میں ایک تحریک شروع کی جائے گی۔ جبکہ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ہائی کورٹ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تجاوزات ہٹانے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس معاملہ میں ڈی سی پی ویسٹ کملیش

69 ہزار اساتذہ بھرتی معاملہ:

کانگریس کا بی جے پی پر دلت اور پسماندہ مخالف ہونے کا الزام

لکھنؤ۔ لکھنؤ کی شدید گرمی کے درمیان 69 ہزار معاون اساتذہ بھرتی معاملہ ایک بار پھر سیاسی بحث کا مرکز بن گیا ہے۔ کانگریس نے اتر پردیش کی بی جے پی حکومت پر دلت اور پسماندہ طبقوں کے ساتھ ناانصافی کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے ریزرویشن کے اصولوں کو نظر انداز کر کے ہزاروں نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کیا ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں کئی امیدوار سڑکوں پر لیٹ کر آگے بڑھتے اور احتجاج کرتے نظر آئے، جس کے بعد یہ معاملہ مزید گرم ہو گیا۔ احتجاج کرنے والے امیدواروں کا کہنا ہے کہ وہ برسوں سے انصاف کے لیے در بدر بھٹک رہے ہیں لیکن ان کی کوئی سنوائی نہیں ہو رہی۔ کئی نوجوانوں نے الزام لگایا کہ چونکہ وہ دلت اور پسماندہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے ان کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا۔ امیدواروں کے مطابق انہوں نے امتحان اور تمام مراحل مکمل کیے مگر تقرری اب تک نہیں ہو سکی۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پر ویڈیو جاری کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے 69 ہزار اساتذہ بھرتی میں ریزرویشن گھوٹالہ کیا، جس کے سبب دلت، پسماندہ اور دیگر محفوظ طبقات کے ہزاروں امیدوار متاثر ہوئے۔ پارٹی نے کہا کہ یہ نوجوان گزشتہ کئی برسوں سے نوکری کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں لیکن حکومت ان کے مطالبات پر توجہ دینے کے بجائے معاملے کو ٹالتی رہی ہے۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ یہی بی جے پی حکومت کا اصل چہرہ ہے جو پسماندہ طبقات کو ان کا حق نہیں دینا چاہتی۔ یہ پورا تنازعہ دسمبر 2018 میں نکلی 69 ہزار معاون اساتذہ کی بھرتی سے جڑا ہے۔ امتحان جنوری 2019 میں ہوا تھا جبکہ نتیجہ 2020 میں جاری کیا گیا۔ اسی دوران امیدواروں نے الزام لگایا کہ بھرتی میں ریزرویشن قوانین کی خلاف ورزی کی گئی۔ ان کے مطابق دیگر پسماندہ طبقات کو 27 فیصد ریزرویشن کے بجائے صرف 3.86 فیصد حصہ دیا گیا، جبکہ درج فہرست ذات کے امیدواروں کو بھی مقررہ کوٹے سے کم نشستیں ملیں۔ امیدواروں کا کہنا ہے کہ اس بے ضابطگی کے باعث تقریباً 19 ہزار نشستوں پر غلط طریقے سے تقرریاں کی گئیں، جس سے ہزاروں اہل امیدوار محروم رہ گئے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی دو رکنی بنچ نے اگست 2024 میں پرانی میرٹ فہرست کو منسوخ کرتے ہوئے حکومت کو نئی فہرست جاری کرنے کا حکم دیا تھا، تاہم ریاستی حکومت نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ اس معاملے کو اب تقریباً سات سال گزر چکے ہیں، لیکن متاثرہ امیدوار اب بھی تقرری کے انتظار میں ہیں۔

نائب وزیر اعلیٰ نے پریاگ راج میں پراد چندر مولیشور مہادیو مندر میں درشن پوجن کیا

لکھنؤ:18 مئی۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے اتوار کو پریاگ راج میں سوامی بھجنانند مرتیونجے دھام واقع پراد چندر مولیشور مہادیو مندر کا دورہ کیا اور رسومات کے مطابق بھگوان بھولی ناتھ کی پوجا کی۔ اس موقع پر انہوں نے ریاست اور پورے ملک کے لوگوں کے لیے خوشی، امن، خوشحالی اور بھلائی کے لیے دعا کی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھگوان شیو کے آشیرواد سے ہر ایک کی زندگی خوشیوں، امن اور خوشحالی سے بھر جائے اور پوری دنیا خوشحال ہو، یہی ان کی دعا ہے۔ اس کے بعد نائب وزیر اعلیٰ مسٹر موریہ نے مہامنڈلیشور کو اعزاز سے نوازا۔ انہوں نے سوامی شردانند جی مہاراج کی یادگار تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی روحانی اور سماجی خدمات کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ سنتوں اور باباؤں کا آشیرواد سماج کو ایک مثبت سمت فراہم کرتا ہے اور ہندوستانی ثقافت اور سناتن روایات کے تحفظ میں ان کا اہم کردار ہے۔

سنی انٹر کالج میں تعزیتی جلسہ

لکھنؤ۔ سنی انٹر کالج میں کالج کے استاد محمد خالد صدیقی کی والدہ کے انتقال پر شکیل احمد (پرنسپل) کی سرپرستی میں ایک تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت کالج کے مینیجر محمد سعد صدیقی ایڈوکیٹ نے کی۔ آغاز نعیم بخش کی تلاوت کلام پاک سے ہوا بعدہ ایصال ثواب کے لیے مجموعی طور پر کالج کے سینیئر ٹیچر محبوب عالم نے رقت آمیز دعا کرائی۔ جلسہ میں طلبہ و طالبات کے علاوہ آفس اسٹاف، اساتذہ کرام اور معلمات کی موجودگی تھی۔ اس موقع پر مینیجر سعد صدیقی ایڈوکیٹ نے بتایا کہ مرحومہ کی عمر تقریباً 80 برس تھی مرحومہ بڑی ہی نیک، ملنسار، علمی و دینی گھرانے سے تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ وہ ایک مشہور عالم دین حضرت مولانا رفیق القاسمی کی شریک حیات بھی تھیں جو سنی کالج کے سابق استاد ہیں۔ مرحومہ کی تدفین گزشتہ روز سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپہ قبرستان میں ہوئی۔ یہاں یہ بات بھی ہم سب کے لیے افسوسناک ہے کہ خالد صدیقی اس وقت حج بیت اللہ کے لیے گئے ہوئے ہیں اور وہ اپنی والدہ کا مرضی رب کی خاطر آخری دیدار نہیں کر سکے۔ اللہ تبارک وتعالی مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل دے آمین۔

کیا اتر پردیش میں دوبارہ سرگرم ہوں گے آکاش آنند

سوشل میڈیا پر ان کے بدلے ہوئے تیوروں سے بڑھی ہلچل

لکھنؤ:18 مئی (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کے قومی کنوینر آکاش آنند ایک بار پھر اتر پردیش کی سیاست میں چرچے کا مرکز بن گئے ہیں۔ ایک طویل عرصے سے، آکاش آنند، جو سوشل میڈیا پر صرف بی ایس پی سپریمو مایاوتی کی پوسٹس کو ری پوسٹ کرتے تھے، اب مرکزی حکومت کے بارے میں جارحانہ تبصرے کر رہے ہیں۔ NEET پیپر لیک سے لے کر پٹرول اور ڈیزل تک کے مسائل پر ان کی سرگرمی نے سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اگلے سال یوپی اسمبلی کے انتخابات قریب آنے کے ساتھ، اب یہ قیاس آرائیاں زور پکڑ رہی ہیں کہ بی ایس پی قیادت ایک بار پھر آکاش آنند کو تنظیم اور انتخابی مہم میں اہم ذمہ داری دے سکتی ہے۔ حال ہی میں، آکاش آنند سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر کافی سرگرم ہیں۔ اس سے پہلے، وہ زیادہ تر مایاوتی کے عہدوں کو دوبارہ پوسٹ کرتے تھے، لیکن گزشتہ ہفتے، انہوں نے براہ راست مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے NEET پیپر لیک اور پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کے بارے میں حکومت سے سخت سوال کیا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی اپیل کا بھی جارحانہ انداز میں جواب دیا۔ سیاسی ماہرین اسے بی ایس پی کی بدلی ہوئی حکمت عملی اور آکاش آنند کے ممکنہ فعال کردار سے جوڑ رہے ہیں۔ اتر پردیش میں اگلے سال اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں، بی ایس پی تنظیم اپنی نوجوان قیادت کو آگے لانے کی تیاری کرتی نظر آ رہی ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق آکاش آنند کو انتخابات سے قبل انتخابی مہم، عوامی رابطہ اور نوجوانوں میں پارٹی کی گرفت مضبوط کرنے کی ذمہ داری دی جا سکتی ہے۔ بی ایس پی طویل عرصے سے ریاست میں اپنی حمایت کی بنیاد کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایسے میں پارٹی قیادت آکاش آنند کو ایک نمایاں نوجوان چہرے کے طور پر بحال کر سکتی ہے۔ بی ایس پی نے 2019 میں آکاش آنند کو نیشنل کوآرڈینیٹر کے طور پر مقرر کیا۔ اس کے بعد وہ پارٹی کے بڑے پروگراموں اور انتخابی حکمت عملیوں میں سرگرم عمل ہو گئے۔ تاہم، 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران بی جے پی حکومت کے خلاف ان کے جارحانہ بیانات پارٹی کے لیے مشکلات کا باعث بنے۔ بعد ازاں انہیں عہدے سے ہٹا دیا گیا، یہ فیصلہ اس وقت سیاسی حلقوں میں کافی زیر بحث تھا۔ انہیں ہٹائے جانے کے بعد آکاش آنند نے عوامی طور پر معافی مانگ لی۔ تقریباً ایک ماہ بعد، وہ پارٹی میں واپس آئے اور انہیں دوبارہ قومی رابطہ کار کا عہدہ سونپا گیا۔ اس کے بعد کچھ عرصے تک وہ نسبتاً خاموش رہے، لیکن اب مرکزی حکومت پر ان کی کھلے عام تنقید اور سوشل میڈیا پر ان کی فعال موجودگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ بی ایس پی انہیں ایک بار پھر زیادہ نمایاں کردار میں ڈال سکتی ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ بی ایس پی اب نوجوان ووٹروں تک پہنچنے کی حکمت عملی پر کام کر رہی ہے۔ آکاش آنند کی سوشل میڈیا پر ایکٹیویٹ کو بھی اسی حکمت عملی کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ یوپی کی سیاست میں نوجوان قیادت اور ڈیجیٹل مہم کا اثر مسلسل بڑھ رہا ہے۔ نتیجتاً، بی ایس پی بھی آنے والے انتخابات میں ایک نئے انداز میں اپنی موجودگی کا احساس دلانے کی تیاری کر رہی ہے۔

ہماری خاکساری کو نظر انداز مت کرنا☆جہاں ہم بیٹھ جائیں گے وہیں محفل سجا دیں گے

ادبی تنظیم کاروانِ رہبر کے تحت شعری نشست کا انعقاد

لکھنؤ پریس ریلیز۔ شاعر سمیع سدھار تنگری کے بیسٹ فرنیچر ہب آئی آئی ایم روڈ نزد مہارشی یونیورسٹی کے افتتاح کے موقع پر ادبی تنظیم کاروانِ رہبر کے زیر اہتمام ایک شعری نشست کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت معروف شاعر و ادیب معید رہبر لکھنوی نے کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر حشیم فاروقی نے انجام دیے اس موقع پر کاروان رہبر کی پوری ٹیم نے سمیع سدھار تنگری کو ان کے نئے فرنیچر شوروم کے افتتاح کی مبارکباد پیش کی منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

ہماری خاکساری کو نظر انداز مت کرنا
جہاں ہم بیٹھ جائیں گے وہیں محفل سجا دیں گے
معید رہبر لکھنوی

آپ کی گر نظر نہیں ہوتی
زندگی خوب تر نہیں ہوتی
سمیع سدھار تنگری

سارے احسان فراموش یہی سوچتے ہیں
شکریہ کہنے سے احسان اتر جاتا ہے

ڈاکٹر حشیم فاروقی

ہم نے سبق یہ سیکھ لیا ہے دیکھ کے کچھ دیوانوں کو
عشق کریں یا آگ لگا دیں ہم ارمانوں کو
طلحہ لکھنوی

آج کی شب بڑی قیامت ہے
واقعی سونے جا رہا ہوں میں
درد فیض خان

اپنا حصہ نکال لو آ کر
خود کو نیلام کر رہا ہوں میں
احمد آفتاب

زندگی شاخ پہ بیٹھی ہوئی اک چڑیا سی
موت نے آ کے اسے وقت کا پنجرہ لکھا
اسد لکھنوی

شرکاء میں وشال، قاضی عادل، اشرف، حذیفہ اور سلیمان وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

مولانا قائم مہدی بارہ بنکوی کی مجلس ترحیم

لکھنؤ۔۱۸ر مئی۔ معروف ذاکر اہلبیت اور ہر دل عزیز شخصیت مولانا سید قائم مہدی بارہ بنکوی جن کی رحلت ابھی چند روز قبل واقع ہوئی ہے۔ انکی روح کو ایصال ثواب کی غرض سے اہل محلہ انگوری باغ، کشمیری محلہ لکھنؤ کی جانب سے ایک مجلس عزاء فیروزی مسجد کشمیری محلہ میں منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری حیدر عباس صاحب نے کیا اور عابد رضا صاحب نے پیش خوانی کا شرف حاصل کیا بعدہٗ خطیب اہلبیت عالیجناب مولانا ابن عباس صاحب قبلہ زید پوری نے مجلس کو خطاب کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ موت عام انسان کو آتی ہے، مگر ایک عالم دین اپنے علم و خدمات دین و مذہب کی بدولت ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ بظاہر اس کا جسم ان دنیا میں نہیں رہتا مگر اس کی شخصیت باقی رہتی ہے جو دنیا کے لئے مشعل راہ بنی رہتی ہے۔ اس کے ثبوت میں انھوں نے ایران کے رہبر معظم بلکہ ساری دنیا نے شیعت کے رہبر اعظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی دلدوز و باعظمت شہادت کا ذکر کیا۔ اہل ایران کی قربانیاں بیان کیں۔ اجمالاً مولانا قائم مہدی صاحب کے صفات حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے مصائب کربلا اس دلدوز انداز میں بیان کئے گئے لوگوں نے آواز سے بلند گریہ کیا۔ آخر میں بانیان مجلس بہادر حسین صاحب، عابد رضا صاحب، ڈاکٹر ندیم، شاہد صاحب، ندیم نقوی، وغیرہ نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس میں چائے اور تبرک تقسیم کیا گیا۔

مشاعرہ-کوی سمّیلن ساجھی وراثت کا آئینہ دار ہیں: طارق صدیقی

لکھنؤ:18 مئی (پی این ایس) وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر میں واقع اتر پردیش اردو اکادمی کے آڈیٹوریم میں اتوار کی شام ایک تاریخی اور شاندار کوی سمّیلن اور مشاعرے ’اڑان‘ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ یہ خصوصی ثقافتی شام ’شاعروں کا آشیانہ ادب کلچر اینڈ ویلفیئر سوسائٹی‘ کے زیر اہتمام مرحوم شاعر عادل لکھنوی کے نام کل ہند مشاعرہ و کوی سمّیلن کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز مہمانانِ خصوصی، تنظیم کے بانی صدر سعید ہاشمی اور ستیہم روشن نے تمام مہمانوں کا استقبال کر کے اور شال اڑھا کر کیا۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر طارق صدیقی نے شمع روشن کر کے کیا۔ فرقان قریشی نے ربن کاٹ کر افتتاح کیا، جبکہ صدارت حاجی اعجاز چاندی والے نے کی۔ اس شاندار مشاعرے کی نظامت کاکوری سے آئے ناظم عاصم کاکوری نے اپنے انتہائی منفرد انداز میں کی۔ مشاعرے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ہونہار بچوں کو ’سرٹیفکیٹ آف اپریسی ایشن‘ دے کر نوازا بھی گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر طارق صدیقی نے کہا کہ آج کوئی بھی ہونہار طالب علم مالی تنگی کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہ سکتا۔ ضرورت صرف پختہ عزم اور مثبت سوچ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم ہی معاشرے اور ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پروگرام میں مقامی رکن اسمبلی روی داس محرترا، سماجوادی پارٹی کی ترجمان سمیہ رانا، عبیداللہ ناصر نے شرکت کی۔

مشاعرے کی اہم کڑیاں: شعراء کا منتخب کلام محفل میں پڑھے گئے ملک کے نامور شعراء اور شاعرات کے کچھ بے حد مقبول اشعار درج ذیل ہیں، جنہیں سامعین کی بھرپور داد اور تالیاں ملیں:

نوجوان شاعرہ شگفتہ انجم لکھنوی نے پڑھا:
انا والے ہیں غیرت کا کبھی سودا نہیں کرتے،
پڑوسی ہو اگر بھوکا تو ہم کھایا نہیں کرتے۔
بڑی شہرت ہے بیٹے کی ہے رئیسوں سے تعلق ہے،
ضعیفہ ماں کا چشمہ ٹوٹا ہے دیکھا نہیں کرتے۔

سوربھ جیسوال (طنز و مزاح):
بھرسٹہ چار، مہنگائی، بے روزگاری سب چھوڑو،
سنو من کی بات ہو رہی ہے۔

افضل الہ آبادی نے پڑھا:
ادھورے پن سے محبت سی ہو گئی ہے مجھے،
مجھے یہ ڈر ہے مکمل کہیں نہ ہو جاؤں۔
گیت رادھا کو سناتا ہے چلا جاتا ہے،
بانسری کوئی بجاتا ہے چلا جاتا ہے۔

گلِ صبا:
سانپوں سے ڈسے جانے کا افسوس نہیں ہے،
افسوس ہے یہ سانپ بھی پالے تھے ہمارے۔

رخسار بلرامپوری نے پڑھا:
دوست داری ہے کہاں کیسی وفاداری اب،
جب یہاں بھائی کا دشمن ہی سگا بھائی ہے۔

موہن منتظر صاحب:
دور ہو جاتی ہے ہاتھوں کی تھکن پل بھر میں،
پیر والد کے دبانے میں مزہ آتا ہے۔

ڈاکٹر زبیر انصاری:
مشکلوں کو درمیاں اپنوں کے رکھ کر دیکھیے،
مشکلیں کم ہو نہ ہو اپنے تو کم ہو جائیں گے۔

محترمہ پرتیبھا یادو:
وقت آتا ہے جب برے سے برا،
ساتھ سایہ بھی چھوڑ جاتا ہے۔

عثمان مینائی:
نام کے ساتھ یہ مصرع بھی دکانوں پہ لکھو،
رزق اللہ عطا کرتا ہے سرکار نہیں۔
تلوے کسی وزیر کے گندے نہیں رہے،
چینل نے چاٹ چاٹ کے سب صاف کر دیے۔

اس کے علاوہ فاروق عادل، فراز احمد، انوج کپور، آسیف منفرد وغیرہ نے خوبصورت کلام سنا کر داد حاصل کی۔ پروگرام کے اختتام پر تنظیم کے منتظمین اور عہدیداروں نے آئے ہوئے تمام شعراء، دانشوروں اور معزز مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں خصوصی طور پر ڈاکٹر فیصل خان، عبیداللہ ناصر، توقیر صدیقی، سرفراز زاہد، قاری شمس الضحیٰ پیہانوی، نصرت عتیق، سہنا عباس، نسیم غازی، محمد عمران، ڈاکٹر ریاض انصاری، ڈاکٹر فہیم صدیقی، ندیم الدین وغیرہ موجود رہے۔ اس باوقار محفل میں آنے والے تمام مہمانوں کا کنوینر سعید ہاشمی نے شکریہ ادا کیا۔ ساتھ ہی اس باوقار محفل میں سماج اور ادب کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی معاون تنظیموں اور شخصیات (جیسے موکولا ونگز، لکشیا، شاویز زری، عمار وحید، ہمام وحید، شہلا حق، فرح ناز، نیہا پروین، اسرار احمد، علی نعیم رازی، قمر الزماں ندوی، سہیل خان، حافظ عامر احمد) کا اہم تعاون رہا۔

قانون ساز کونسل کے چیئرمین کی گورنر سے ملاقات

لکھنؤ: 18 مئی۔ اتر پردیش قانون ساز کونسل کے چیئرمین جناب کنور مانویندر سنگھ جی نے آج عزت مآب گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل جی سے ملاقات کی۔ انہوں نے 09 فروری 2026 کو ریاستی مقننہ کے دونوں ایوانوں سے ان کے خطاب کے لیے قانون ساز کونسل کی طرف سے منظور کردہ شکریہ کی تجویز انہیں پیش کیا۔ قابل ذکر ہے کہ 16 فروری 2026 کو اتر پردیش قانون ساز کونسل کے اجلاس میں گورنر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک منظور کی گئی تھی۔ چیئرمین جناب کنور مانویندر سنگھ نے مذکورہ تحریک کی ایک کاپی گورنر کو پیش کی اور ایوان کی جانب سے اظہار تشکر کیا۔ شکریہ کی تحریک میں کہا گیا ہے کہ ”یہ ایوان 09 فروری 2026 کو ریاستی مقننہ کے دونوں ایوانوں کے ایک ساتھ جمع ہونے سے پہلے اپنے خطاب کے لئے معزز گورنر کا شکریہ ادا کرتا ہے۔“ اس موقع پر چیئرمین نے کہا کہ گورنر کا خطاب ریاستی حکومت کی ترقی پر مبنی پالیسیوں، عوامی بہبود کی اسکیموں اور گڈ گورننس کے عزم کا ایک جامع نظریہ پیش کرتا ہے، جو ریاست کی ترقی اور خوشحالی کے لیے رہنما ہے۔

لکھنؤ میں دل دہلا دینے والی واردات: ڈھابہ مالک کو گولی مار کر قتل

لکھنؤ۔ اتوار کو لکھنؤ کمشنریٹ کے شمالی زون کے تحت مڑیاں و تھانہ علاقے میں ایک انتہائی سنسنی خیز واردات سامنے آئی ہے۔ بھٹولی تراہے کے پاس موٹر سائیکل سوار نامعلوم بدمعاشوں نے ایک ڈھابہ مالک کے سر میں گولی مار کر قتل کر دیا۔ اس دلیرانہ واردات کے بعد پورے علاقے میں ہلچل مچ گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق پولیس کو فون کے ذریعے اطلاع ملی کہ بھٹولی تراہے کے پاس ایک شخص کو گولی ماری گئی ہے۔ اطلاع ملتے ہی مڑیاں و تھانہ پولیس فوراً موقع پر پہنچی اور زخمی کو علاج کے لیے اسپتال بھجوا دیا۔ جانچ میں سامنے آیا کہ گاؤں تر ہیا، تھانہ سیر پور، ضلع لکھنؤ کے رہنے والے ہنومان پرساد یادو کے 28 سالہ بیٹے وجے یادو، جو ’یادو ڈھابہ اینڈ فیملی ریسٹورنٹ‘ کے مالک تھے، اپنے ہوٹل پر موجود تھے۔ اسی دوران موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آئے دو نامعلوم بدمعاشوں نے ان کے سر میں گولی ماری اور موقع سے فرار ہو گئے۔ لہولہان حالت میں زخمی وجے یادو کو فوری طور پر علاج کے لیے کے جی ایم یو اسپتال لے جایا گیا، جہاں علاج کے دوران ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ اس معاملے میں موصولہ تحریر کی بنیاد پر مڑیاں و تھانے میں قتل، جان بوجھ کر سنگین چوٹ پہنچانے، مجرمانہ دھمکی اور مجرمانہ فعل کے ارادے سے متعلق قانونی دفعات کے تحت تین نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

لکھنؤ میں قائم ہوگا 1010 بستروں کا جدید ترین ایمرجنسی سنٹر، یوگی کابینہ نے دی منظوری

لکھنو:18 مئی (پی این ایس) یوگی کابینہ کی میٹنگ، اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات کو مزید مضبوط بنانے کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی زیر صدارت کابینہ کی میٹنگ میں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کے نئے کیمپس میں 010,1 بستروں پر مشتمل ملٹی اسپیشلٹی ایمرجنسی سنٹر کی تعمیر کو منظوری دی گئی۔ یہ نیا کیمپس شہید پتھ پر واقع گومتی نگر ایکسٹینشن سیکٹر 7 میں تیار کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ سریش کمار کھنہ نے کہا کہ اس پروجیکٹ پر 855 کروڑ 434 ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ اس منصوبے کے تحت جدید ترین ایمرجنسی ہسپتال کے ساتھ ایک نیا او پی ڈی بلاک اور 200 نشستوں پر مشتمل ٹیچنگ بلاک تعمیر کیا جائے گا۔ نئے او پی ڈی بلاک کو مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور بہتر علاج کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا جائے گا، مریضوں کو زیادہ منظم اور جدید صحت کی دیکھ بھال فراہم کی جائے گی۔ اس پراجیکٹ کے فوائد صرف مریضوں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ طبی تعلیم سے بھی خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ مجوزہ تدریسی بلاک میڈیکل طلباء کو جدید ٹیکنالوجی اور بہتر وسائل سے لیس سیکھنے کا ماحول فراہم کرے گا، اس طرح طبی تعلیم کا معیار بہتر ہوگا۔ حکام کے مطابق، صحت کا نیا انفراسٹرکچر مکمل ہونے کے بعد، نازک مریضوں کو تیز رفتار، خصوصی علاج مل جائے گا۔ علاج کے لیے ریاست کے مختلف اضلاع سے دارالحکومت آ نے والے مریضوں کو بھی بہتر سہولیات تک رسائی حاصل ہوگی۔

ریاست کے لوک فن اور قبائلی ثقافت کے تحفظ، فروغ اور فروغ کے لیے میٹنگ کا انعقاد

لکھنؤ:18 مئی۔ 16 مئی کو انسٹی ٹیوٹ کے دفتر میں اتر پردیش انسٹی ٹیوٹ آف فوک اینڈ ٹرائبل کلچر، لکھنؤ کے زیر انتظام ’سرجن‘ سمر ورکشاپ پروگرام کے تحت ریاست کے تمام اضلاع میں مختلف ثقافتی ورکشاپ کے انعقاد کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ریاست بھر میں لوک فن اور قبائلی ثقافت کے تحفظ، فروغ اور اس کی ترویج پر وسیع تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ اطلاع فوک ٹرائبل انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر جناب اتل دویدی نے دی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ریاست کے مختلف اضلاع میں مقامی اسکولوں اور کالجوں کے ذریعے لوک گائیکی، لوک رقص، لوک آلات، لوک پینٹنگ، کٹھ پتلی اور قبائلی رقص پر ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے گا، تاکہ نئی نسل کو ریاست کے شاندار ثقافتی ورثے سے جوڑا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ انسٹی ٹیوٹ کو ورکشاپس کے لیے ریاست بھر کے ٹرینرز سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ادارے کی کمیٹی نے موصول ہونے والی درخواستوں پر تبادلہ کیا۔ کوالیفائیڈ ٹرینرز کے انتخاب اور ورکشاپس کے موثر انعقاد کے حوالے سے تجاویز پیش کی گئیں۔ میٹنگ میں انسٹی ٹیوٹ کے نامزد ممبران کمود سنگھ، سریش کشواہا، ڈاکٹر برج بھن مار اوی، خزانچی دھرمیندر یادو، اور ڈائریکٹر اتل دویدی موجود تھے۔ تمام اراکین نے ضلعی سطح پر زیادہ سے زیادہ شرکت کو یقینی بنانے اور ثقافتی سرگرمیوں کو وسیع پیمانے پر منعقد کرنے پر زور دیا۔ دویدی نے کہا کہ ریاست بھر میں معیاری ثقافتی تربیتی پروگرام انسٹی ٹیوٹ کے منتخب کردہ انسٹرکٹروں کے ذریعے منعقد کیے جائیں گے جن میں لوک ثقافت کے مختلف پہلوؤں پر ورکشاپس بھی شامل ہیں۔ معذور اور خصوصی ضروریات کے بچوں کے لیے بھی ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے گا۔ ریاست کی کم مقبول انواع پر بھی تربیت فراہم کی جائے گی۔ یہ ورکشاپ 15 مئی سے 15 جولائی تک جاری رہے گی۔ تربیت مفت ہے۔

جانور کو خرید کر قربانی دیں یا پال کر دونوں صحیح ہے

دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں عید الاضحی ہیلپ لائن پر دئے گئے سوالوں کے جواب

لکھنؤ:18 مئی (پی این ایس) دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ میں ہر سال کی طرح امسال بھی عیدالاضحیٰ ہیلپ لائن کی شروعات کی گئی ہے۔ اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ویب سائٹ کے ذریعہ ۱۸ مئی ۲۰۲۶ء سے ۳۰ مئی ۲۰۲۶ء تک دوپہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک قربانی، حج و عمرہ اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات دریافت کر سکتے ہیں۔ جن کے جوابات امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی ناظم دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل کی صدارت میں علمائے کرام پر مشتمل ایک پینل دیتا ہے۔

سوال: قربانی کس پر واجب ہے؟
جواب: قربانی ہر اس مسلمان، عاقل، بالغ اور مقیم پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہو۔

سوال: ذی الحجہ کے پہلے عشرے کی کیا فضیلت ہے اور اس میں کیا کرنا چاہیے؟
جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان دس دنوں میں اللہ تعالیٰ کو نیک اعمال جتنے پسند ہیں اتنے دوسرے دنوں میں نہیں۔ اس میں تلاوت قرآن کریم، نوافل دعا اور روزے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

سوال: بعض جگہوں میں مشہور ہے کہ جانور کو خرید کر ہی قربانی دے سکتے ہیں پالتو کو نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟
جواب: یہ صحیح نہیں ہے۔ جانور کو خرید کر قربانی دیں یا پال کر دونوں صحیح ہے۔

سوال: اگر بکرا مکمل ایک سال کا ہے لیکن اس کے دانت نہیں نکلے تو کیا اس کی قربانی درست ہے؟
جواب: درست ہے۔ بس ایک سال کا ہونا شرط ہے۔ دانت نکلنا ضروری نہیں تاہم احتیاط اس میں ہے کہ دانت دیکھ لیے جائیں تاکہ کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

سوال: میں نے پچھلے سال اپنے نام سے قربانی کرائی تھی تو کیا امسال اپنے بڑے بھائی کی طرف سے کروا سکتے ہیں؟
جواب: جس پر قربانی واجب ہے اسے ہر سال اپنی طرف سے ایک قربانی کرنی ہوگی اگر وسعت ہے تو دوسری قربانی کسی اور کے نام سے کروا سکتا ہے۔

ٹرمپ کے چینی دورے کے دوررس اثرات

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے گزشتہ 13/مئی سے 15/مئی تک چین کا تین روزہ دورہ کیا۔اور دونوں سربراہ ان کے دوران اطلاع کے مطابق نو گھنٹے تک طویل گفتگو ہوئی۔اور مشترکہ پریس کانفرنس میں دونوں سربراہان نے اس ملاقات کو مفید اور مثبت بتایا نیز آگے ساتھ مل کر کئی ترقیاتی منصوبوں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پر کام کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی۔دورہ چین کے فوراً بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے تائیوان کو خبردار کیا ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے آزادی کے اعلان کی طرف نہ بڑھے۔یہ بیان انہوں نے شی جن پنگ سے بیجنگ میں ملاقات کے بعد دیا،جو ان کے دوروزہ دورۂ چین کا حصہ تھا اور جس میں دونوں رہنماؤں کے درمیان کشیدگی کم کرنے پر بات چیت ہوئی۔میڈیا کو دئے گئے ایک انٹرویو میں ٹرمپ نے کہا کہ،''میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی آزادی کا اعلان کرے۔''انہوں نے مزید کہا،''ہم نہیں چاہتے کہ کوئی یہ سمجھے کہ چونکہ امریکا ہماری حمایت کرتا ہے اس لیے وہ آزادی کا اعلان کرسکتا ہے۔''ٹرمپ نے واضح کیا کہ تائیوان کو امریکی اسلحہ فروخت کرنے سے متعلق ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ان کا کہنا تھا،''میں چاہتا ہوں کہ تائیوان کشیدگی کم کرے اور میں چاہتا ہوں کہ چین بھی کشیدگی کم کرے۔''ٹرمپ کے اس بیان کے بعد چینی صدر شی جن پنگ نے بھی بیان جاری کیا اور خبردار کیا کہ تائیوان کا مسئلہ چین اور امریکا کے تعلقات میں سب سے اہم معاملہ ہے اور اگر اسے غلط انداز میں سنبھالا گیا تو دونوں طاقتیں ''تنازع'' کی طرف جاسکتی ہیں۔

بتادیں کہ چین تائیوان کو اپنی ایک علیحدہ صوبائی اکائی قرار دیتا ہے اور اسے دوبارہ اپنے ساتھ شامل کرنا قومی ٹارگٹ سمجھتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ طاقت کے استعمال کے امکان کو بھی مسترد نہیں کرتا۔حالانکہ امریکی تھنک ٹینک نیو امریکن سیکیورٹی کے ماہر جیکب اسٹوکس کے مطابق ٹرمپ کے اس دورے کا مقصد زیادہ تر تعلقات کو مستحکم دکھانا تھا،نہ کہ فوری اور ٹھوس نتائج حاصل کرنا۔اسی دوران چینی وزارت خارجہ کے حوالے سے سرکاری میڈیا نے بتایا کہ شی جن پنگ آئندہ کچھ ماہ کے دوران واشنگٹن کا دورہ کریں گے،جسے دونوں ممالک کے تعلقات کیلئے اہم امتحان قرار دیا جارہا ہے۔بوئنگ نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ چین نے 200 طیاروں کی خریداری کے ابتدائی معاہدے پر اتفاق کیا ہے۔امریکی صدر ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ شی جن پنگ نے آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے میں مدد کی پیشکش کی ہے اور ایران کو فوجی ساز وسامان فراہم نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی،حالانکہ چینی سرکاری بیانات میں ان تفصیلات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اس لئے اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس طرح کے بیانات ٹرمپ نے اپنی عادت کے مطابق دیا ہے۔جس طرح انھوں نے کہا تھا کہ ایران انھیں صدر بنانا چاہتا ہے۔چینی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں مشرق وسطیٰ میں فوری اور مکمل جنگ بندی اور بحری راستوں کو جلد کھولنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔واپسی کے دوران صحافیوں سے گفتگو میں ٹرمپ نے جاسوسی اور سائبر سرگرمیوں سے متعلق سوال پر کہا،''دونوں ممالک ایک دوسرے کی نگرانی کرتے ہیں،یہ معمول کی بات ہے،ہم بھی ان کی جاسوسی کرتے ہیں۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ تائیوان کو 12 ارب ڈالر مالیت کے ہتھیاروں کی فراہمی کا معاملہ فی الحال روک دیا گیا ہے۔امریکی صدر نے ایک انٹرویو میں اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ تائیوان کو دیے جانے والے تقریباً 12 ارب ڈالر کے ہتھیاروں کی سپلائی فی الحال مؤخر کردی گئی ہے۔مسٹر ٹرمپ نے اسے چین کے ساتھ مذاکرات اور سودے بازی کے لیے ایک ''بہت اچھا ذریعہ'' قرار دیا۔مسٹر ٹرمپ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ''میں اسے روک رہا ہوں اور یہ چین پر منحصر ہے۔سچ کہوں تو،یہ ہمارے لیے مذاکرات کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔اس میں بہت سارے ہتھیار شامل ہیں۔اس میں 12 ارب امریکی ڈالر کے بہت سارے ہتھیار ہیں۔''اس کے ساتھ ہی صدر ٹرمپ نے کہا کہ چین میں ان کی بات چیت سے تائیوان کے حوالے سے امریکی پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ''کچھ بھی نہیں بدلا ہے۔''انہوں نے چین اور تائیوان دونوں سے کشیدگی کم کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ''تائیوان اور چین دونوں کے لیے کچھ پرسکون رہنا دانشمندی ہوگی۔

امریکی صدر نے اس سے قبل کہا تھا کہ انہیں تائیوان کے معاملے پر امریکہ اور چین کے درمیان اختلافات کے مکمل جنگ میں تبدیل ہونے کا کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔قابلِ ذکر ہے کہ مسٹر ٹرمپ 13 سے 15 مئی تک چین کے سرکاری دورے پر تھے،جہاں انہوں نے چینی صدر شی جنپنگ سے متعدد مسائل پر بات چیت کی،جن میں تائیوان کا معاملہ بھی شامل تھا۔چینی وزیر خارجہ وانگ ای نے واضح طور سے کہا ہے کہا گر چین اور امریکہ کے درمیان ٹکراؤ ہوتا ہے تو پوری دنیا کے لیے ایک بڑی آفت ثابت ہوسکتا ہے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ دونوں ملکوں کا باہمی تعاون ایسے عظیم نتائج بھی لاسکتا ہے،جس سے پوری دنیا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔مزید برآں،وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا ہے کہ چین اور امریکہ،دنیا کی دو بڑی معیشتیں ہونے کے ناطے،ایک دوسرے کے بغیر کام نہیں کرسکتے۔اس لئے چین اور امریکہ کے درمیان تعلقات مستحکم اور قابو میں ہونے چاہئیں۔انہوں نے کہا کہ پاک چین-امریکہ تعلقات کے جہاز کو چلانے میں شی اور ٹرمپ کی قیادت بین الاقوامی صورتحال کے ارتقا پر دوررس اثرات مرتب کرے گی۔

75 سال کا خواب 75 دنوں کی تعبیر

ڈاکٹر سلیم خان

ایران کے عوام نے اپنی خود مختاری کا استعمال کرکے محمد مصدق کو وزیر اعظم بنایا اور موصوف نے مغربی استعماریت سے نجات کا ایک سہانا خواب دیکھا۔ان سے قبل ایران کا تیل برطانوی کنٹرول میں تھا اور اس کی تجارت میں سے ایران کو بہت کم منافع ملتا تھا۔وزیر اعظم محمد مصدق نے 1951ء میں ایرانی پارلیمنٹ (مجلس) کے ذریعے ''اینگلو-ایرانی آئل کمپنی'' یعنی (موجودہ BP) کو قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا۔اس میں کیا غلط تھا؟ اپنے قدرتی ذخائر کو دوسروں کے چنگل سے چھڑا کر اپنے اختیار میں لینا کیا کوئی جرم ہے؟ نہیں لیکن چونکہ یہ اقدام برطانوی مفادات کو نقصان پہنچانے والا تھا اور ایرانی تیل کی صنعت اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی اس لیے برطانیہ نے شدید احتجاج کیا اور ایران پر اقتصادی پابندیاں لگادیں تاکہ ایران کی معیشت کمزور کیا جاسکے یعنی امریکہ جو کچھ اب کررہا ہے ماضی میں وہی غلیظ حرکت برطانیہ بھی کرچکا ہے۔نام نہاد مہذب یعنی مغربی استعمار کی یہ قدیم روایت ہے۔اس زمانے میں چونکہ امریکی حکومت (سی آئی اے) کو یہ خطرہ لاحق ہوگیا کہ مصدق کی حکومت کمزور ہوکر کہیں سوویت یونین (کمیونزم) کے قریب نہ چلی جائے۔اس لیے ایک سیاسی و عسکری سازش رچی گئی۔اس میں امریکی (CIA) اور برطانوی (MI6) جیسی بدنام زمانہ خفیہ ایجنسیوں نے ایرانی فوج کے کچھ عناصر،سیاستدانوں اور شاہی دربار کے ساتھ مل کر ایک منتخبہ عوامی حکومت کو اقتدار سے ہٹا کر ملوکیت نافذ کردی۔

یہ کمال منافقت ہے کہ افغانستان میں یہ لوگ جمہوری حکومت قائم کرنے کے بہانے طالبان کو اقتدار سے بے دخل کردیتے ہیں جبکہ ایران میں اپنے کٹھ پتلی بادشاہ کو اقتدار پر فائز کرنے کی خاطر عوامی حکومت کا تختہ پلٹ دیا جاتا ہے۔شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کو اقتدار سونپنے کی خاطر محمد مصدق سے اقتدار چھین لیا گیا۔اس طرح آزادی کی نیلم پری کے نقاب میں چھپا ہوا دیو استبداد ساری دنیا کے سامنے نمودار ہوگیا۔1951 کے خواب کو 15 سے 19 اگست 1953ء کے درمیان سی آئی اے کی مدد سے برپا کی جانے والی منظم بغاوت کے ذریعہ چکنا چور کردیا گیا۔محمد مصدق کی حکومت گرا دی گئی اور انہیں گرفتار کرکے تاحیات قید کردیا گیا یہاں تک کہ ان وفات گھر کے اندر نظر بندی کی حالت میں ہوئی۔مذکورہ بالا بغاوت نے ایران میں شاہ کی مطلق العنان حکومت کو مضبوطی سے قائم کیا اور عوام کی رائے سے منتخب ہونے والے وزیر اعظم محمد مصدق کو 1953ء میں اقتدار سے محض تیل کی صنعت کو قومیانے اور مغربی طاقتوں،بالخصوص برطانیہ اور امریکہ کے مفادات کو چیلنج کرنے کے سبب ہٹایا گیا تھا۔اس واقعے کو تاریخ میں آپریشن ایجیکس (Operation Ajax) کے نام سے جانا جاتا ہے اور مغرب کے سفاک حکمراں اس پر نادم ہونے کے بجائے فخر کرتے ہیں۔دنیا تو اسے بھول گئی مگر ایرانی نہیں بھولے کیونکہ بقول شہید سید علی خامنہ ای ایرانی قوم اپنے اوپر ہونے والے مظالم کو نہیں بھولتی بلکہ اس سے سبق سیکھتی ہے۔

محمد مصدق کے خواب کو شرمندۂ تعبیر ہونے سے روکنے کی خاطر مغرب نے اپنی ساری طاقت جھونک دی لیکن ایران کے غیور عوام اس سے کبھی بھی دستبردار نہیں ہوئے۔یہاں تک کہ 75/دنوں سے جاری اس جنگ نے ساری دنیا میں ایرانی غلبہ کی منادی کردی۔اس خواب کے عملی تعبیر کا آغاز 1979/کے اسلامی انقلاب سے ہوا اور تکمیل علامہ سید علی خامنہ ای کی شہادت پر ہوا۔اس دوران شہادتوں اور قربانیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری وساری رہا یہاں تک اللہ کی رحمت جوش میں آئی اور بالآخر نصرت خداوندی نے حق کو غالب اور باطل کو مغلوب کردیا۔اس جنگ کی ابتداء تو ایران نہیں کی لیکن اس کا اختتام تو اسی کی شرائط پر ہوگا اور ایسا اسی فریق کے ساتھ ہوتا ہے جو معرکہ سر کرلیتا ہے۔اس جنگ میں امریکہ کو تو شکست سے دوچار ہونا پڑا لیکن اسرائیل کا سیاسی اور سفارتی وجود ہی ختم ہوگیا۔دنیا میں ایسے کئی ممالک موجود تو ہیں لیکن ان کو کوئی نہیں پوچھتا،ان ممالک کی فہرست میں اسرائیل جیسی جوہری طاقت کا شمار کسی معجزے سے کم نہیں ہے لیکن ساری دنیا یہ دیکھ رہی ہے فی الحال اسرائیل اور اس کا وزیر اعظم دنیا کا سب سے ناپسندیدہ شخص ہے اور دیگر اقوام کے علاوہ خود یہودی اس پر لعنت ملامت کررہے ہیں۔

یہودیوں کی مخالفت کا آغاز ویسے تو یوروپ اور امریکہ سے ہوا مگر وہ چنگاری اسرائیل کے اندر بھی پہنچ گئی اور ان مخالفین نے صہیونیت سے دستبرداری اور نیتن یاہو سے ناراضی کا اظہار کرنے کے لیے کھلے عام اسرائیل کا پرچم جلا کر اسے یوٹیوب پر ڈال دیا تاکہ سند رہے۔اسرائیل کے خلاف عالمی ناراضی کا سبب ایران سے جنگ نہیں بلکہ غزہ پر مظالم ہے۔جنگ سے ایک ہفتہ قبل امریکہ اور یورپ سمیت 58 ممالک میں اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت قرار دیا جاچکا تھا۔مجموعی طور پر 61 فیصد شہریوں نے نیتن یاہو کی مخالفت کی،جو 2019 کے مقابلے میں 20 فیصد زیادہ ہے۔سروے کرنے والے معروف ادارے گیلپ کے مطابق لوگوں نے نیتن یاہو کے فلسطینیوں کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں کردار پر تنقید کی۔ان ممالک ایران سرفہرست تھا جہاں 98 فیصد شہریوں نے انہیں ناپسندیدہ قرار دیا،جبکہ یورپی ممالک میں بھی مخالفت کی شرح زیادہ رہی۔برطانیہ میں 52 فیصد اور امریکہ جیسے اسرائیلی حلیف میں بھی 42 فیصد افراد نے نیتن یاہو کو ناپسندیدہ بتایا تھا۔

پاکستان میں بھی 49 فیصد لوگوں اسرائیلی وزیر اعظم کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا۔اس کے برعکس آذربائیجان اور کینیا میں 58 فیصد جبکہ بھارت میں 50 فیصد افراد نے نیتن یاہو کی حمایت کی۔اسی خمار میں مودی جی سروے کے تین چار دن بعد اسرائیل پہنچ گئے اور اپنی بھد پٹوالی۔7/اکتوبر 2023 کے بعد اسرائیل فلسطین جنگ میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے فلسطینیوں کی جو نسل کشی کی اس کے سبب دنیا بھر لوگ اس سے نفرت کرنے لگے۔یہی وجہ ہے کہ جب ایران زبردست بمباری کرکے اس کی چولیں ہلادی تو کسی آنکھ میں آنسو کا ایک قطرہ بھی نہیں چھلکا۔لوگ تو چاہتے تھے کہ کوئی اس کا ہاتھ پکڑے اور سزا دے۔اپنی غلطیوں پر نادم ہونے کے بجائے بنیامین نتن یاہو نے نہایت ڈھٹائی سے سی بی ایس پر الزام تراشی شروع کردی۔اس کا کہنا ہے کہ کئی ممالک جعلی پتوں (ایڈریس) کے ذریعے منظم انداز میں سوشل میڈیا کو متاثر کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور اِس حکمت عملی کا مقصد امریکی عوام میں اسرائیل کی حمایت کو کمزور کرنا اور امریکہ،اسرائیل اتحاد کو نقصان پہنچانا ہے۔

اس کی مثال دیتے ہوئے اسرائیلی وزیر اعظم نے دعویٰ کیا کہ 'آپ اس نوعیت کا ٹیکسٹ میسج سُنتے ہیں کہ میں ٹیکساس (امریکہ) سے تعلق رکھتا ہوں۔میں نے ہمیشہ اسرائیل کو سپورٹ کیا،لیکن اب میں اُن (اسرائیل) کے اقدامات سے سخت ناخوش ہوں اور اسرائیل کے خلاف ہورہا ہوں۔'اس نے کہا ایسے پیغام پاکستان میں گڑھے جاتے ہیں۔نیتن یاہو نے تسلیم کیا کہ سوشل میڈیا کے پھیلاؤ سے امریکہ کے اندر اسرائیل کی حمایت میں گراوٹ آئی ہے۔مختلف ممالک نے اپنے مفاد کی خاطر،یہ امریکی عوام میں امریکہ،اسرائیل اتحاد کو توڑنے کی کوشش کی اور اس حکمتِ عملی کو نہایت چالاکی سے بروئے کار لایا گیا لیکن یہودی تو مکاری اور چالاکی میں کون جیت سکتا تھا۔اپنی شیخی بگھارتے ہوئے انہوں نے جمہوریت کا سہارا لیا لیکن دنیا جاتی ہے اسرائیل میں بدترین سینسر شپ ہے۔وہی سب سے زیادہ صحافیوں کا قاتل ہے۔وہ اسرائیل اور امریکہ کے درمیان دراڑ سے اس لیے پریشان ہیں کیونکہ انہیں ہر سال 3.8 ارب ڈالر کی فوجی امداد ملتی ہے۔انہوں دعویٰ تو کیا کہ وہ اسے صفر پر لانا چاہتے ہیں لیکن یہ ناممکن ہے۔

غزہ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہنے والے ایران کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ایران کے اندر دسمبر میں مغربی ممالک نے اپنے دلالوں کی مدد سے اسی طرح کا ہنگامہ برپا کیا کہ جیسے صدر مُرسی کے خلاف ہوا تھا لیکن ان احمقوں کو جب اپنے ناپاک عزائم میں کامیابی نہیں ملی تو انہوں مساجد پر حملہ شروع کردیا اور عام لوگوں کے علاوہ بڑی تعداد میں پولیس والوں کو نہ صرف زخمی بلکہ شہید بھی کردیا۔اس طرح ان کے ناپاک ارادے بے نقاب ہوگئے اور عوام کے اندر حکومت کے حوالے سے جو بے چینی تھی وہ بھی ختم ہوگئے اور یہ کہا جاسکتا ہے وہ سازش ناکام ہوگئی۔اس کے بعد جب جنگ کا آغاز ہوا تو ایران اسرائیل چھکے چھڑادیئے اور امریکہ کو بھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔آج دنیا سارے دانشور تصدیق کررہے ہیں کہ امریکہ کے خلاف یہ جنگ ایران جیت چکا ہے اور صدر ٹرمپ کوئی ایسا راستہ ڈھونڈنے پر مجبور ہیں کہ جس کے ذریعہ اپنا کھویا ہوا وقار کسی نہ کسی حد تک بچاسکیں۔کاش کے ٹرمپ نے عاصم واسطی کے ان اشعار پر عمل کیا ہوتا ؎

جنگ میں پیش نظر فتح کی دشواری رکھ
چند اک لشکری تیموری و تاتاری رکھ
تجھ سے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ امید نہ باندھ
خواب کے ساتھ مگر آنکھ میں بیداری رکھ

تاملناڈو میں سی جوزف وجے کے چرچے

رویش کمار

آج کل سارے ملک میں جہاں مغربی بنگال میں ممتا بنرجی جیسی طاقتور لیڈر اور ان کی پارٹی ٹی ایم سی کی شکست کے چرچے ہیں،وہیں سی جوزف وجے کے بھی بہت زیادہ چرچے ہیں۔تاملناڈو کی سیاست کے جوزف وجے نئے سپر اسٹار ہیں۔کیرالا اور آندھرا پردیش میں عیسائی چیف منسٹر ہوئے ہیں،لیکن تاملناڈو میں پہلی بار ایسا ہوگا جب کوئی عیسائی مذہب کا ماننے والا چیف منسٹر بنے گا۔وجے کے والد عیسائی ہیں۔اور ماں ہندو کہتے ہیں کہ کسی ایک مذہب میں ان کی پرورش نہیں ہوئی۔مندر،مسجد،درگاہ،گرجا گھر سب میں جاتے رہے۔مذہبی ہم آہنگی کی شبیہ بنانے پر انہوں نے بہت کام کیا۔عام طور پر کہا جاتا ہے کہ لیڈر بننے کیلئے ذات کی بنیاد ہونی چاہئے۔مذہب کی بنیاد ہونی چاہئے۔وجے نے ان دونوں باتوں کو غلط ثابت کردکھایا۔ٹاملناڈو کے عوام نے بھی کہا جاسکتا کہ اس نے ایک ایسے لیڈر پر یقین کیا جو اپنی ذات یا مذہب کی طاقت کی بنیاد پر ان کے درمیان نہیں آرہا۔عوام کو پتہ تھا کہ وجے کی کوئی ذات یا مذہبی بنیاد نہیں ہے پھر بھی عوام وجے کے ساتھ گئی۔اس بات کیلئے عوام کی تعریف کی جانی چاہئے۔جنوب کی سیاست میں یہ بہت بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔وجے نے اپنے جلسوں میں کئی بار کہا کہ وہ بی جے پی کے ساتھ نہیں جائیں گے۔اس طرح سے ٹاملناڈو نے ایک ایسی پارٹی اور ایک ایسے لیڈر کا انتخاب کیا ہے جس نے کھل کر کہا کہ وہ بی جے پی کے ساتھ نہیں جائے گا۔وجے نے ڈی ایم کے کو سیاسی حریف بتایا مگر بی جے پی کو سیاسی دشمن بتایا۔وجے بی جے پی کو دشمن بتاتے ہوئے کہتے رہے کہ بی جے پی دراوڑین جذبات کے خلاف کام کرنے والی پارٹی ہے۔تخریبی سیاست کرتی ہے۔لوگوں کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرتی ہے۔وجے نے کئی بار کہا کہ بی جے پی کی سیاست تملناڈو کی مذہبی ہم آہنگی کی روایات کے خلاف ہے۔یہی نہیں بی جے پی پھانسی وادی پارٹی ہے۔اس لئے اس کے ساتھ کبھی اتحاد نہیں کریں گے۔ایسا کرنا TVK کے اصولوں اور عزت نفس کے خلاف ہوگا۔یعنی بی جے پی سے وہ اس حد تک دوری بنا رہے تھے۔ایسا کرکے ایک طرف وجے نے اپنے آپ کو پرانی دراوڑین پارٹیوں سے الگ کیا اور باہری پارٹی کی شکل میں دیکھی جانے والی بی جے پی کے خلاف بھی ایک موثر آواز بن گئے۔لوگ DMK اور AIADMK کے درمیان چن چن کرا کتا گئے تھے،اس لئے وجے نے خود کو ایک نئے عہد کی شکل میں پیش کیا۔وجے کی کامیابی میں آپ کو ایک نئی پارٹی کا کمال ہی نہیں دکھائی دے گا بلکہ بی جے پی کو لے کر صاف صاف لائن دکھائی دے گی کہ وہ بی جے پی کے بارے میں کس طرح سے سوچ رہے ہیں،ہم نے آپ کو بتادیا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ وجے جب نمبر نہ آئیں تو بی جے پی کے ساتھ اتحاد کرلیں اور حکومت بنالیں تب ہمیں ان کی انتخابی مہم کے دوران بی جے پی کے خلاف کہی گئیں،ان باتوں کی جانکاری نہیں تھی۔ریسرچ کے دوران پتہ چلا کہ انہوں نے بی جے پی کے خلاف کھل کر موقف اختیار کیا ہے۔تملناڈو کے اسمبلی انتخابات میں وجے کی جیت بی جے پی کیلئے اچھی خبر نہیں،وہاں ڈی ایم کے ہار گئی مگر اس کی جگہ بی جے پی سے لڑنے والی ایک اور پارٹی آگئی۔وجے اپنی تقاریر میں کہا کرتے تھے ڈی ایم کے اور بی جے پی کے درمیان اندرونی طور پر سمجھوتہ ہے۔الیکشن میں شکست کے بعد اسٹالن،بی جے پی کے پیروں میں گڑگڑائیں گے۔آپ چاروں طرف دیکھ رہے ہیں۔ملک بھر میں بی جے پی کے مخالفین ختم ہوتے جارہے ہیں اور بی جے پی سے لڑ نہیں پارہے ہیں۔تملناڈو میں بی جے پی کی مخالفت کرتے ہوئے ایک نئی پارٹی اقتدار تک پہنچ گئی۔آج کی سیاست میں جہاں مغربی بنگال میں کہا جارہا ہے کہ بی جے پی کی جیت اسی لئے ہوئی کیونکہ وہاں ہندو بنام مسلمان کے درمیان تقسیم بڑے پیمانے پر ہوئی۔تملناڈو میں ایک ایسا لیڈر بالکل نیا لیڈر منظر عام پر آتا ہے جو کھل کر کہہ رہا ہے کہ مندر،درگاہ،گرجا گھر سب جگہ جاتے ہیں۔تملناڈو میں عیسائی طبقہ آبادی کا صرف 6 تا 7 فیصد ہی ہے۔قریب 40 لاکھ عیسائی آبادی والی ریاست کے 67.5 کروڑ رائے دہندوں میں وجے جس طبقہ سے آتے ہیں،اس عیسائی مذہب کے ماننے والوں کی آبادی 40 لاکھ بتائی جاتی ہے اور 40 لاکھ آبادی والے لیڈر کی پارٹی کو کوئی جمی جمائی پارٹی 2 یا 4 سیٹیں سے زیادہ نہ دیں لیکن وجے نے 2024ء میں TVK کا قیام عمل میں آیا۔ریاست کی تمام 234 سیٹوں پر امیدوار کھڑے کردیئے۔وجے نے دسویں جماعت فاطمہ میٹر پکلیوٹ مشن ہائر سیکنڈری اسکول سے کی۔اس کے بعد چینئی کے لوئلہ کالج میں ویژول کمیونیکیشن کورس میں داخلہ لیا لیکن درمیان میں تعلیم ترک کردی اور اداکار بننے کی راہ پر چل پڑے۔10 سال کی عمر سے ہی وجے اداکاری کرنے لگے تھے۔ان کے والد ایک فلم پروڈیوسر تھے اور اس ماحول میں ان کی پرورش ہوئی۔انہوں نے بطور چائیلڈ آرٹسٹ اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا۔بعد میں فلموں میں کام کرتے ہوئے تملناڈو کے کامیاب ترین فلم اسٹار بن گئے۔وجے کی ایک فلم ہے ''سرکار''۔اس فلم کی کہانی یہ ہے کہ ایک این آر آئی تملناڈو آتا ہے اور پاتا ہے کہ اس کا ووٹ کسی اور نے ڈال دیا ہے۔وہاں وہ کردار وجوہات کی تلاش کرتا ہے اور اس کے پیچھے کی بدعنوانی کو اجاگر کرنے لگتا ہے۔انتخابی دھاندلیوں پر بنی فلم سپر ہٹ ہوتی ہے۔آج کے دور میں جبکہ الیکشن کمیشن پر مغربی بنگال میں تنقیدیں ہورہی ہیں۔اس کے ایک ایک اقدام پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ایسے میں تملناڈو سے ایک ایسا فلم اسٹار الیکشن جیت جاتا ہے جس کی ایک کامیاب فلم انتخابی دھاندلی پر بنی۔'سرکار' ایک کامیاب فلم مانی جاتی ہے۔سی جوزف وجے کی فلمیں زیادہ تر کامیاب رہیں۔وجے نے اپنی فلموں میں ان ہی کرداروں کو چنا جو کبھی بدعنوان نہیں ہوتا ہے۔دیانت داری کے راستے پر چلتا ہے۔اس دور میں جب برائی کو برانڈ مان لیا گیا ہے،وجے کا کردار اچھائی پر چلتے ہوئے برانڈ بن جاتا ہے۔

بنگال میں تشدد

اب چلتے ہیں مغربی بنگال،اس ریاست میں تشدد کون برپا کررہا ہے اور کون اس تشدد کی تائید میں کھڑا ہے۔4 مئی کے بعد سے تشدد کا دور وہاں کیسے شروع ہوا جبکہ وہاں لاکھوں پیرا ملٹری فورسیس کے جوان اب بھی تعینات ہیں۔پھر یہ تشدد کیسے ہوا اور اس کی چھوٹ کیوں دی گئی۔اگر ان جوانوں کی تعیناتی تشدد روکنے کیلئے کی گئی تھی تو تشدد کی جوابدہی کون طئے کرے گا۔ایک ریاست میں 5.2 لاکھ مرکزی فورسیس تعینات ہیں اور تب بھی اس طرح سے کھلا تشدد ہورہا ہے،اس کا ذکر ہم نے پہلے کیا کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ جوابدہی طئے نہیں ہوگی۔جو لوگ تشدد میں ملوث ہیں ان تمام کے ویڈیوز ہیں۔اگر وہ بی جے پی کے نہیں ہیں تو کیا ان تمام کے خلاف کارروائی کی جائے گی،اس کا بھی جواب آپ جانتے ہیں۔میرے پاس تشدد کے ایسے ویڈیوز نہیں ہیں،اس لئے ہم آپ کو نہیں دکھا سکتے۔ویسے بھی تشدد کے ویڈیوز دیکھنا انسان کی ذہنی صحت کیلئے ٹھیک نہیں ہوتا۔بی جے پی اتنی بار انتخابات جیت چکی ہے،اس طرح کا تشدد کہیں نہیں ہوا جس طرح بنگال میں ہوا۔لوگ فوری اس کا تعلق مغربی بنگال کی سیاسی تاریخ سے جوڑ دیں گے لیکن اس کی تاریخ تو کبھی نہیں رہی کہ 2.5 لاکھ پیرا ملٹری فورسیس کے جوان تعینات رہیں اور پھر بھی بنگال میں تشدد برپا ہوگیا اور کیوں ہوا۔بنگال میں جو تشدد ہوا ہے وہ ماضی کی سیاست کا اثر نہیں بلکہ وہاں کا تشدد پچھلے دس برسوں کی نفرت اور پر تشدد سیاست کی ایک توسیع ہے۔اتنی سی بات سمجھ لینی چاہئے۔تشدد صرف بی جے پی اور ٹی ایم سی کے درمیان نہیں ہورہا ہے۔صرف سیاسی جماعتوں کے درمیان یہ تشدد نہیں۔یہ کہا جارہا ہے کہ تشدد میں ترنمول کے کارکن بی جے پی کا جھنڈا لے ترنمول کانگریس کے دفتروں پر حملے کررہے ہیں۔تشدد کی اتنی چھوٹ مل گئی کہ لوگ لباس بدل کر خود کے ہی دفتر پر حملہ کررہے ہیں یا بنگال میں ترنمول کانگریس کے کارکن اپنی پارٹی اور لیڈروں سے اتنا ناراض تھے کہ بی جے پی کی کامیابی کے ساتھ ہی اپنی پارٹی کے دفتروں کو جلانے آگئے۔بی جے پی کا جھنڈا لے کر۔بی جے پی کے ترجمان دیو جیت سرکار نے مضبوطی سے یہ بات کہی ہے کہ کئی مقامات پر بی جے پی کے کارکنوں پر ترنمول کانگریس کے کارکنوں نے حملہ کیا ہے۔یہ کیسے ہوگیا۔حکومت بدلتے ہی پولیس نئی حکومت کیلئے سائرن بجانے لگ جاتی ہے۔5.2 لاکھ مرکزی فورسیس وہاں تعینات ہیں تب بھی اقتدار جانے کے بعد ترنمول کانگریس کے لیڈر بی جے پی کارکنوں اور لیڈران پر حملے کررہے ہیں۔دیپ جیت سرکار نے اعلان کیا کوئی خود سے اپنے آپ کو بی جے پی کا کارکن نہیں بتا سکتا۔بی جے پی لیڈر شیامک نے کہا کہ اگر بی جے پی کے کسی کارکن نے تشدد کیا تو اسے پارٹی سے نکال دیا جائے گا کیونکہ بی جے پی تشدد کی سیاست کو ختم کرنا چاہتی ہے گی۔☆☆☆

جمہوریت کی اُکھڑتی ہوئی اوپری سطح

انتظامیہ نے ہمارے سماج کو اس حد تک بے رحم بنا دیا ہے کہ اوپری 10 فیصد لوگ صرف اپنی آسائشوں اور مراعات کی فکر کرتے ہیں، جبکہ باقی 90 فیصد لوگوں کو جیسے تیسے گزارا کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے

ابھے شکلا

یہ وقت تھوڑا مشکل ہے،تو آیئے اس ہفتہ کا آغاز ایک مشکل سوال سے کرتے ہیں،نیچے دی گئی خبروں میں کیا یکسانیت ہے؟

پچھلے ماہ نوئیڈا میں فیکٹری مزدوروں اور گھریلو کامگاروں کی جانب سے کم از کم اجرت بڑھانے کے مطالبے کو لے کر کیا گیا وسیع احتجاج،جو کئی بار پُرتشدد بھی ہوگیا۔

ایک ہائی کورٹ جج کا اُس معاملے سے خود کو الگ کرنے سے انکار کرنا،جس میں اُس معاملے کے ایک فریق کے لیے اُس جج کے بچے کام کرتے ہیں۔ساتھ ہی مبینہ طور پر اُس جج نے اُس فریق سے جڑی تنظیموں کے ذریعے منعقد پروگراموں میں بھی شرکت کی تھی۔

مغربی بنگال کے ایک ضلع میں ایسے ہزاروں ووٹروں کے ذریعے عدالتی افسران کا گھیراؤ جن کے نام ووٹر لسٹ سے کاٹ دیے گئے تھے۔

مغربی بنگال میں تقریباً 30 لاکھ ووٹرز کا نام ہٹا دیے جانا۔یہ وہ ووٹر تھے جنہوں نے پچھلے انتخابات میں ووٹ ڈالا تھا اور جن کے پاس تمام ضروری دستاویزات تھے۔ایسا ایک مبہم،الگورتھم پر مبنی 'منطقی بے ضابطگی' کی وجہ سے ہوا،جس کا التزام نہ تو کسی قانون میں ہے اور نہ ہی کسی دوسرے صوبے میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

ان 30 لاکھ بدقسمت لوگوں کی زیر التوا اپیلوں پر فیصلہ کیے بغیر ہی انتخابات کروا دینا،اور ووٹ دینے کے اُن کے آئینی حق کے تئیں سپریم کورٹ کی شدید بے حسی،یہ کہنا کہ وہ اگلے انتخابات میں ووٹ دے سکتے ہیں!

اڈیشہ کی ایک عدالت کی جانب سے قبائلی اور دلت ملزمین (جن پر الزام تو تھے،لیکن جنہیں قصوروار قرار نہیں دیا گیا تھا) پر ایک ذات پات پر مبنی ضمانتی شرط تھوپنا (کہ انہیں 2 مہینے تک ہر صبح پولیس تھانوں کی صفائی کرنی ہوگی) جس نے اُن کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچائی اور قانون کا مذاق بنا دیا۔

راگھو چڈھا کی قیادت میں عام آدمی پارٹی کے 7 راجیہ سبھا اراکین کا بی جے پی میں شامل ہونا۔

اڈیشہ کے ایک غریب قبائلی کو اپنی مردہ بہن کی لاش بینک تک لے جانے پر مجبور ہونا پڑا،تاکہ وہ اُس کی موت کو ثابت کرسکے اور اُس کے کھاتے میں جمع معمولی رقم،اُس کے وارث کے طور پر اُسے مل سکے۔اس واقعے نے کے وائی سی (نو یور کسٹمر) کو 'نو یور کارپس' میں بدل دیا۔ایک عدالت کی جانب سے ایک سیاسی پارٹی کے لیڈروں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کے مقدمات کو اس بنیاد پر خارج کردینا کہ اُن کے بیانات نہ تو نفرت پھیلانے والے تھے اور نہ ہی تشدد بھڑکانے والے۔ان میں سے ایک تقریر میں وہ بدنام نعرہ بھی شامل تھا:'دیش کے غداروں کو،گولی مارو سالوں کو'۔دوسری ایک وزیر اعلیٰ کی ویڈیو تھی،جس میں وہ ایک مسلم شخص کی تصویر والے نشانے پر رائفل تانتے دکھائی دے رہے تھے۔

اوپر جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے،وہ سیاق،موضوع،اہمیت اور مقام کے لحاظ سے ضرور مختلف ہیں،لیکن اُن سب میں ایک بات مشترک ہے...اُس چیز کا پوری طرح بکھر جانا جو کسی ترقی یافتہ ملک کو 'ترقی یافتہ' بناتی ہے۔یعنی نظم ونسق،عمومی قانون،سماجی اقدار،ہمدردی،قانون کی حکمرانی،حکومت یا اُس کے اداروں پر اعتماد،مساوات کا تصور اور غیر جانبدارانہ انصاف۔

ان سب کو ایک ساتھ دیکھنے پر،یہ ایک ایسی چیز کے ٹوٹنے کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو ان سب سے کہیں زیادہ قیمتی ہے،یعنی خود جمہوریت۔یہ ڈاکٹر امبیڈکر کے اُن دور اندیش اور تنبیہ آمیز الفاظ کو درست ثابت کرتی ہیں کہ ہندوستان میں جمہوریت زمین کی اوپری سطح جیسا ایک نہایت پتلا غلاف محض ہے،جسے آسانی سے اڑا دیا جاسکتا ہے اور اسے کبھی بھی معمولی نہیں سمجھا جانا چاہیے۔آج کل ملک میں ایک 'شیطانی ہوا' چل رہی ہے،جو امبیڈکر کی بچھائی ہوئی اوپری سطح کو ہٹا کر اُس اقتدار کی ہوس،لالچ،مذہبی انتہا پسندی،ذات پات اور تشدد کو ننگا کر رہی ہے،جو ہمیشہ سے ہمارے سماج میں زندہ رہی۔ہم نے امید کی تھی کہ جمہوری طور پر منتخب ترقی پسند حکومتیں وقت کے ساتھ ہماری تہذیب کی ان برائیوں کو آہستہ آہستہ ختم کردیں گی اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گی؛لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس۔

انتظامیہ نے ہمارے سماج کو اس حد تک بے رحم بنا دیا ہے کہ اوپری 10 فیصد لوگ صرف اپنی آسائشوں اور مراعات کی فکر کرتے ہیں، جبکہ باقی 90 فیصد لوگوں کو جیسے تیسے گزارا کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔

ایک کے بعد ایک حکومتوں نے (اور خاص طور پر پچھلے بارہ برسوں سے اقتدار میں رہنے والی حکومت نے) ان کمزوریوں اور شگافوں کو اور بھی وسیع کیا ہے۔انہیں قومی (اور یہاں تک کہ بین الاقوامی) پالیسیوں کی بنیاد بنا دیا گیا ہے۔انہیں قوانین اور تعلیمی نصاب میں شامل کیا جارہا ہے۔یہ اب سرکاری پالیسیوں کے ایسے اوزار بن گئے ہیں جن کے استعمال پر کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی،اور اب تو انتخابات بھی انہی مسائل کے ایجنڈے پر لڑے جارہے ہیں۔راگھو چڈھا کا وفاداری بدلنا اسی شدید زوال کی تصدیق کرتا ہے،کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لبرل پرورش اور لندن کی تعلیم بھی ہندوستانی سیاست کی بے ایمانی اور موقع پرستی سے بچانے میں کوئی ڈھال نہیں بن سکتی۔ساتھ ہی یہ سیاست دانوں کے تئیں عام لوگوں کے بڑھتے ہوئے عدم اعتماد کو بھی درست ثابت کرتا ہے۔

انتظامیہ نے ہمارے سماج کو اس حد تک بے رحم بنا دیا ہے کہ اوپری 10 فیصد لوگ صرف اپنی آسائشوں اور مراعات کی فکر کرتے ہیں،جبکہ باقی 90 فیصد لوگوں کو جیسے تیسے گزارا کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ہم دنیا کے سب سے زیادہ غیر مساوی ملکوں میں سے ایک ہیں،اور ہمیں اس بات پر فخر بھی ہے۔اس 'چڑیل کے کڑاہے' سے جمہوریت جیسی چیز کے نکلنے کی تو گنجائش ہی نہیں ہے۔ہم نے سادہ لوحی میں یہ امید کی تھی کہ جب انتظامیہ بے لگام ہوجائے گی،تو کم از کم ہماری عدلیہ اُسے قابو میں کرے گی اور قانون کی حکمرانی کو محفوظ رکھے گی۔لیکن ہماری وہ امید جھوٹی ثابت ہوئی اور اب خاک میں مل چکی ہے،جیسا کہ اوپر بیان کیے گئے کچھ واقعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔آج ہم ایمرجنسی کے دنوں والے اے ڈی ایم،جبل پور والے دور سے بھی نیچے گر چکے ہیں۔تب کم از کم آئینی طور پر جائز ایمرجنسی تو نافذ تھی۔آج تو ہمارے پاس حکومت کی طاقت حاصل کرنے کی مطلق العنان ننگی دوڑ کو چھپانے کے لیے وہ دکھاوا بھی باقی نہیں بچا۔

آج ہر دن ہمیں ہزاروں عدالتی ضربیں جھیلنی پڑ رہی ہیں،چاہے وہ ضمانت نہ دینا ہو،مجسٹریٹس کی ناک کے نیچے انتخابات کو چوری ہونے دینا ہو،کسی خاص نظریے کے مطابق 'نفرت' کی تعریف بدلنا ہو،جواب دہی کے کسی بھی تصور کو مسترد کردینا ہو،یا پھر عدالتی اقدار کی کسی بھی بحالی سے منہ موڑ لینا ہو۔صرف آئین ہی کسی جمہوریت کی تشکیل نہیں کرسکتا،نہ ہی یہ یقینی بنا سکتا ہے کہ جمہوریت زندہ رہے۔ایسا ہونے کے لیے اوپری مٹی کی دیکھ بھال انتہائی احتیاط سے کرنی ہوگی۔اس میں غذائیت ڈالنی ہوگی اور انہیں محفوظ رکھنا ہوگا۔ساتھ ہی نقصان دہ جراثیم اور جڑی بوٹیوں کو اُس سے دور رکھنا ہوگا۔اس کے مالی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو علم اور حساسیت سے بھرپور ہوں،ایسے لوگ جو اپنے کام سے محبت کرتے ہوں،نہ کہ ایسے کرائے کے ٹٹو ہوں جو صرف زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کی فکر میں رہتے ہوں۔

افسوس کی بات ہے کہ آج ہماری زمین کے اس ٹکڑے پر کرائے کے لوگوں اور موقع پرستوں کا قبضہ ہے۔اوپری مٹی کا جو کچھ بھی حصہ بچا ہے،وہ بھی جلد ہی اڑ جائے گا۔پیچھے رہ جائے گا ایک ایسا 'تہذیبی صحرا'،جس کی ان اقتدار کے بھوکے اور لالچی لوگوں اور اُن کے کرائے کے ٹٹوؤں کے علاوہ کسی اور کے لیے کوئی قدر نہیں ہوگی۔وہ ایک بنجر زمین پر حکومت کریں گے،لیکن جیسا کہ ملٹن کی تخلیق 'پیراڈائز لاسٹ' میں شیطان نے سوچا تھا:'جنت میں نوکری کرنے سے تو بہتر ہے کہ جہنم میں حکومت کی جائے۔'☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک،پبلشر،پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی-وزیر حسن روڈ،لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی،لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر:ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ہندوستان میں خواتین بطور تبدیلی کی ایجنٹ: ایک سماجیاتی جائزہ

پروفیسر عذرا عابدی
صدر، شعبۂ سماجیات
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، بھارت

ہندوستانی سماج میں خواتین کا کردار محض خاندان اور گھر کی چار دیواری تک محدود نہیں رہا بلکہ انہوں نے سماجی، تعلیمی، سیاسی اور ثقافتی تبدیلیوں میں ہمیشہ ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج جب خواتین کو "تبدیلی کی ایجنٹ" کہا جاتا ہے تو یہ صرف ایک جذباتی یا نظریاتی دعویٰ نہیں بلکہ ایک سماجی حقیقت بھی ہے، جسے تنقیدی اور سماجیاتی نقطۂ نظر سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں خواتین کس حد تک واقعی تبدیلی کی مؤثر ایجنٹ بن پائی ہیں، اور وہ کون سی رکاوٹیں ہیں جو ان کے کردار کو محدود کرتی ہیں؟

ایک سماجیاتی حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانی خواتین کو ایک یکساں گروہ کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ ذات، طبقہ، مذہب، زبان، علاقہ، تعلیم اور معاشی حیثیت کے فرق کے باعث خواتین کے تجربات اور مواقع بھی مختلف ہوتے ہیں۔ دیہی علاقوں کی عورت کے مسائل شہری تعلیم یافتہ عورت سے مختلف ہیں، جبکہ اقلیتی برادریوں، خصوصاً مسلم خواتین، دلت خواتین اور قبائلی خواتین کو اکثر کئی سطحوں پر محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سماجیات میں اس صورت حال کو بین الجہتی محرومی (intersectionality) کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے، جہاں جنس کے ساتھ طبقہ، مذہب اور سماجی حیثیت مل کر عدم مساوات کو مزید گہرا کر دیتے ہیں۔

تعلیم کسی بھی سماجی تبدیلی کی بنیاد سمجھی جاتی ہے، اور خواتین کی ترقی میں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں ہندوستان میں خواتین کی تعلیم کے میدان میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ آج لڑکیاں نہ صرف اسکول اور کالج تک پہنچ رہی ہیں بلکہ اعلیٰ تعلیم، تحقیق، سائنس، طب، قانون، انتظامیہ اور میڈیا جیسے شعبوں میں بھی اپنی موجودگی مضبوط بنا رہی ہیں۔ تاہم یہ تصویر مکمل طور پر یکساں نہیں۔ دیہی علاقوں، پسماندہ طبقات اور معاشی طور پر کمزور خاندانوں میں اب بھی کئی لڑکیاں غربت، کم عمری کی شادی، سماجی دباؤ اور صنفی امتیاز کی وجہ سے تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔

یہاں حکومتِ ہند کی بعض حالیہ کوششیں قابلِ ذکر ہیں۔ "بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ" مہم نے لڑکیوں کی تعلیم اور صنفی برابری کے بارے میں سماجی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح قومی تعلیمی پالیسی (NEP) نے تعلیم میں صنفی شمولیت، مساوی رسائی اور ہنرمندی پر زور دیا ہے۔ مختلف اسکالرشپس، اسکل ڈیولپمنٹ پروگرامز، ڈیجیٹل تعلیم اور خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے حکومتی اقدامات نے نئی راہیں کھولی ہیں۔ تاہم ایک سماجیاتی تجزیہ یہ بھی بتاتا ہے کہ صرف پالیسیوں کا اعلان کافی نہیں ہوتا، بلکہ ان کے مؤثر نفاذ اور سماجی قبولیت کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے، کیونکہ کئی مرتبہ بہترین منصوبے زمینی سطح پر مطلوبہ نتائج نہیں دے پاتے۔

معاشی خودمختاری خواتین کے بطور تبدیلی کی ایجنٹ کردار کو مضبوط بنانے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ ہندوستان میں خواتین کی بڑی تعداد آج تعلیم، صحت، بینکنگ، کاروبار، میڈیا، سیاست، تدریس اور انتظامیہ جیسے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے۔ حکومتِ ہند نے خواتین کی معاشی شمولیت کو بڑھانے کے لیے خود امدادی گروپس (Self Help Groups)، چھوٹے قرضوں، ہنرمندی کے پروگرامز اور خودروزگاری کی مختلف اسکیموں کو فروغ دیا ہے، جس کے نتیجے میں دیہی خواتین کی ایک بڑی تعداد معاشی سرگرمیوں سے جڑی ہے۔ اس کے باوجود ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ خواتین کی بڑی تعداد غیر رسمی شعبوں میں کم اجرت، غیر محفوظ ماحول اور محدود معاشی اختیارات کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ جب خواتین معاشی طور پر خودمختار نہیں ہوتیں تو ان کی فیصلہ سازی کی صلاحیت بھی محدود ہو جاتی ہے۔

سیاسی نمائندگی بھی سماجی تبدیلی کا ایک اہم اشاریہ ہے۔ مقامی سطح پر پنچایتی راج نظام میں خواتین کی شرکت نے مثبت نتائج پیدا کیے ہیں۔ کئی خواتین نے مقامی حکومت میں رہتے ہوئے صحت، صفائی، تعلیم اور فلاحی اقدامات میں مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ حالیہ برسوں میں "ناری شکتی وندن ادھینیم" جیسے اقدامات نے خواتین کی سیاسی نمائندگی کے مسئلے کو نئی بحث کا موضوع بنایا ہے۔ اگرچہ یہ قدم امید افزا ہیں، لیکن زمینی حقیقت یہ ہے کہ فیصلہ سازی کے اعلیٰ فورمز پر خواتین کی نمائندگی اب بھی محدود ہے، اور صنفی مساوات کے لیے مزید سنجیدہ اقدامات کی ضرورت باقی ہے۔

اگر ہندوستانی مسلم خواتین کی صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو ایک پیچیدہ مگر امید افزا تصویر سامنے آتی ہے۔ مختلف رپورٹس، خصوصاً سچر کمیٹی رپورٹ نے واضح کیا کہ مسلم خواتین تعلیمی، معاشی اور سماجی میدان میں کئی طرح کی پسماندگی کا سامنا کرتی ہیں۔ مذہبی شناخت، صنفی عدم مساوات اور معاشی کمزوری اکثر ان کے لیے دوہری اور سہ رخی محرومی پیدا کرتی ہے۔ تاہم حالیہ برسوں میں مسلم خواتین کی ایک تعلیم یافتہ اور بااعتماد نسل سامنے آئی ہے، جو تدریس، تحقیق، سول سوسائٹی، قانون، صحافت اور سماجی خدمات کے میدان میں اپنی شناخت قائم کر رہی ہے۔ یہ تبدیلی خاموش ضرور ہے، مگر اس کے اثرات گہرے اور دیرپا ہیں۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ خواتین کی تبدیلی کا کردار صرف رسمی اداروں تک محدود نہیں ہوتا۔ گھر کے اندر بچوں کی تربیت، تعلیم کی اہمیت اجاگر کرنا، سماجی اقدار کی منتقلی، صحت و صفائی کا شعور اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینا ایسے عوامل ہیں جنہیں عموماً نظرانداز کر دیا جاتا ہے، حالانکہ یہی عمل طویل مدتی سماجی تبدیلی کی بنیاد بنتے ہیں۔ اس لحاظ سے خواتین کو ایک "خاموش مگر طاقتور" تبدیلی کی ایجنٹ قرار دینا بے جا نہیں ہوگا۔

تاہم ایک نسائی اور تنقیدی سماجیاتی نقطۂ نظر یہ بھی واضح کرتا ہے کہ خواتین کے راستے میں موجود رکاوٹوں کو محض روایت یا قسمت کا نام دے کر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ پدرشاہی نظام، صنفی تعصّبات، غیر مساوی مواقع، گھریلو تشدد، سماجی نگرانی اور بعض اوقات مذہب و ثقافت کی محدود تعبیرات خواتین کی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ خواتین کے مسائل کو صرف "خواتین کا مسئلہ" سمجھنے کے بجائے انہیں سماجی انصاف، جمہوری مساوات اور قومی ترقی کے تناظر میں دیکھا جائے۔

خوش آئند بات یہ ہے کہ ہندوستان میں خواتین کی ایک بڑی تعداد اب خاموش تماشائی کے بجائے سماجی تبدیلی کی فعال شراکت دار بنتی جا رہی ہے۔ تعلیمی اداروں، عدالتوں، سماجی تحریکوں، میڈیا، ادب، تحقیق اور سول سوسائٹی کے ذریعے خواتین اپنی آواز بلند کر رہی ہیں اور زیادہ مساوی اور حساس سماج کی تعمیر میں کردار ادا کر رہی ہیں۔

اختتامیہ کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں خواتین کا بطور تبدیلی کی ایجنٹ کردار ایک پیچیدہ مگر امید افزا حقیقت ہے۔ اگرچہ چیلنجز اب بھی موجود ہیں، لیکن تعلیم، معاشی خودمختاری، حکومتی اقدامات، سیاسی نمائندگی اور بڑھتے ہوئے سماجی شعور نے خواتین کے کردار کو نئی طاقت دی ہے۔ کسی بھی سماج کی حقیقی ترقی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک خواتین کو صرف شریکِ سفر نہیں بلکہ سماجی تبدیلی کی مؤثر رہنما اور فیصلہ ساز قوت کے طور پر تسلیم نہ کیا جائے۔

(جاری)

7065184156

رہبرِ شہید کی صدا: آسان شادی؛ سادگی کا انقلابی منشور

مولانا سید علی ہاشم عابدی

جب تہذیبیں اپنی اصل روح سے دور ہو جاتی ہیں تو سب سے پہلے ان کے مقدس ادارے متاثر ہوتے ہیں، اور ان میں سب سے نمایاں ادارہ "خاندان" ہے۔ خاندان، جو محبت، سکون اور تربیت کا گہوارہ ہوتا ہے، اس کی بنیاد نکاح پر استوار ہے۔ مگر جب نکاح اپنی سادگی کھو دے، تو خاندان بھی اپنی روح کھو بیٹھتا ہے۔

ایسے ہی نازک موڑ پر رہبرِ انقلاب اسلامی آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی خامنہ ای رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز ایک بیدار کن صدا بن کر ابھرتی ہے، ایک ایسی صدا جو ہمیں یاد دلاتی ہے کہ آسان شادی محض ایک سماجی مسئلہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی اور اخلاقی جہاد ہے۔

تاریخِ اسلام کا وہ سنہرا لمحہ جب امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے درمیان عقدِ نکاح قائم ہوا، دراصل ایک نظریۂ حیات کا اعلان تھا۔

یہ اعلان تھا کہ محبت، دولت کی محتاج نہیں۔ اخلاص، رسم و رواج سے بلند ہے۔ سادگی، عظمت کی ضد نہیں بلکہ اس کی بنیاد ہے۔

رہبرِ شہید اسی نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اسلامی شادی کا حسن اس کی سادگی میں ہے، نہ کہ اس کی چمک دمک میں۔"

آج انسان بظاہر ترقی یافتہ ہے، مگر اندر سے الجھا ہوا ہے۔ اس کی ترجیحات بدل چکی ہیں، اس کے معیار بگڑ چکے ہیں۔ شادی، جو کبھی سکون کا ذریعہ تھی، اب ایک معاشی اور نفسیاتی دباؤ بن چکی ہے۔

رہبرِ شہید اس صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ازدواج میں رکاوٹوں کا بڑا حصہ اقتصادی نہیں بلکہ ثقافتی ہے؛ عادات، تفاخر، اور تجمل طلبی اصل مسئلہ ہیں۔"

یہ جملہ دراصل ایک آئینہ ہے، جس میں ہم اپنی اجتماعی کمزوریوں کو واضح دیکھ سکتے ہیں۔

اور اس سلسلہ میں اہم ذمہ داری گھر اور خاندان کے بزرگوں خاص طور سے والدین کی ہے کیونکہ ایک معاشرہ تبھی سنورتا ہے جب اس کے بزرگ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ رہبرِ شہید والدین کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت دردمندی سے فرماتے ہیں:

"والدین شادی کو آسان بنائیں، سختی نہ کریں، نوجوانوں کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں۔"

یہ الفاظ صرف نصیحت نہیں بلکہ ایک سماجی حکم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ جب والدین اپنی انا، اپنی خواہشات اور اپنی سماجی حیثیت کو اولیت دیتے ہیں، تو وہ دراصل اپنے ہی بچوں کے مستقبل کو پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔

شادی کا ایک واجب خرچ مہر ہے۔ اگرچہ ہمارے سماج میں اکثر مہر کی مقدار "مرد کی زبان" جیسی ہے۔ یعنی ہر چیز میں مہنگائی ہوئی لیکن مہر وہی 14000 روپے ہیں۔ لہٰذا بعض اوقات مشاہدے میں آتا ہے کہ لڑکی کے تحفظ کی غرض سے اس کے گھر والے زیادہ مہر رکھواتے ہیں۔ لیکن مہر کا زیادہ ہونا لڑکی کی سعادت مندی کی دلیل نہیں ہے۔ اسی سلسلہ میں رہبرِ شہید نے فرمایا: "کوئی بھی مہر کی زیادتی سے خوشبخت نہیں ہوا۔"

یہ ایک سادہ مگر گہرا جملہ ہے، جو ہماری غلط فہمی کو چیلنج کرتا ہے۔

اسی طرح جہیز کے بارے میں بھی وہ خبردار کرتے ہیں کہ "اگر آپ اپنی بیٹی کے لئے بازار خالی کر دیں گے، تو دوسرے کے لئے دروازہ بند کر دیں گے۔"

یہ الفاظ دراصل ایک اجتماعی انصاف کا درس ہیں بی کہ ہماری خوشی دوسروں کی محرومی کا سبب نہ بنے۔

دورِ حاضر میں شادیوں کی سب سے بڑی مشکل اسراف اور فضول خرچی ہے اور اس خطرناک بیماری میں نہ صرف عوام مبتلا ہیں بلکہ خواص بھی مبتلا ہیں۔ بلکہ خواص بعض اوقات عوام پر سبقت کرتے نظر آتے ہیں۔ یعنی کہنے کو تو سب فضول خرچی کی مخالفت کرتے ہیں لیکن عمل میں کوئی کسی سے پیچھے نظر نہیں آتا۔ جبکہ اسلام نے اسراف کو حرام قرار دیا ہے، مگر ہم نے اسے باعثِ افتخار بنا لیا ہے۔

رہبرِ شہید فرماتے ہیں: "شادی میں اسراف، دلوں کی تکلیف کا سبب بنتا ہے، اور یہ ایک اخلاقی گناہ ہے۔"

یہ بات ہمیں جھنجھوڑتی ہے کہ ہم اپنی خوشیوں کو دوسروں کے دکھ کا ذریعہ نہ بنائیں۔

البتہ اس سلسلہ میں اہم کردار نوجوان ہی ادا کر سکتے ہیں کیوں کہ ہر انقلاب کی بنیاد نوجوان ہوتے ہیں، اور آسان شادی کا انقلاب بھی نوجوانوں کے بغیر ممکن نہیں۔

رہبرِ شہید نوجوانوں کو حوصلہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ ضروری نہیں کہ پہلے مکمل وسائل ہوں؛ توکل کریں، اللہ راستے کھولے گا۔"

یہ پیغام دراصل ایک فکری آزادی کا اعلان ہے، ایک دعوت کہ نوجوان خود کو معاشرتی زنجیروں سے آزاد کریں اور سادگی کو اپنا شعار بنائیں۔

اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو آسان شادی ایک انقلابی عمل ہے۔ یہ سرمایہ دارانہ ذہنیت کے خلاف بغاوت ہے۔ طبقاتی فرق کے خلاف اعلانِ مساوات ہے۔ اخلاقی زوال کے خلاف ایک اصلاحی تحریک ہے۔ یہ انقلاب بندوقوں سے نہیں، بلکہ شعور سے آتا ہے؛ نعروں سے نہیں، بلکہ عمل سے آتا ہے۔

یاد رہے کہ ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار اس کے خاندانی نظام پر ہوتا ہے۔ آسان شادی مضبوط خاندان، مضبوط خاندان مستحکم معاشرہ، مستحکم معاشرہ ترقی یافتہ قوم کی علامت ہے۔

اس کے برعکس، مشکل شادی ایک ایسا زہر ہے جو آہستہ آہستہ پوری قوم کو کمزور کر دیتا ہے۔

لہٰذا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خود سے سوال کریں کہ کیا ہم شادی کو آسان بنا رہے ہیں یا مشکل؟ کیا ہم سنت کو زندہ کر رہے ہیں یا رسم کو؟ کیا ہم محبت کو ترجیح دے رہے ہیں یا دکھاوے کو؟

یہ سوالات ہی وہ نقطۂ آغاز ہیں جہاں سے تبدیلی کا سفر شروع ہوتا ہے۔

آخرکار ہمیں اسی نتیجے پر پہنچنا پڑتا ہے کہ آسان شادی کوئی ثانوی مسئلہ نہیں بلکہ ایک بنیادی سماجی ضرورت ہے۔

رہبرِ شہید آیۃ اللہ سید علی حسینی خامنہ ای رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ سادگی اختیار کرنا دراصل ایک انقلابی قدم ہے، ایک ایسا قدم جو نہ صرف فرد کی زندگی بدلتا ہے بلکہ پورے معاشرے کی سمت متعین کرتا ہے۔

اور جب ہم امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی پیروی کرتے ہیں تو ہم دراصل ایک ایسے راستے پر گامزن ہو جاتے ہیں جو ہمیں سکون، برکت اور حقیقی کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ سادگی کو شعار بنائیں، آسانی کو فروغ دیں، اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں جہاں شادی بوجھ نہیں بلکہ رحمت ہو، جہاں محبت غالب ہو، اور نمود مغلوب۔ یہی اصل انقلاب ہے، یہی اصل نجات ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ہجرتوں کی راہوں پر دبستان سرسی کا روشن چراغ

عارف امام سرسوی

بلا کا ہے سخن سرا، عظیم شاعرِ حسینؑ
ادب کی بارگاہ میں تبھی تو اس کا نام ہے
بجھا چکا وہ پیاس کو فراتِ فکر سے نسیم
صلہ ہے معرفت کا یہ، وہ عارف امام ہے

(نسیم کاظمی)

مغربی اتر پردیش کے روہیلکھنڈ کے ضلع سنبھل کی تقریباً ۸۰۰ سالہ قدیم بستی سرسی کے دبستان سے تعلق رکھنے والا ایک ایسا روشن چراغ عارف امام جس کے قدم اپنے اجدادی کی سرزمین پر تو کبھی نہ پڑے مگر اس کی لو کا دائرہ اس کو اپنے اجدادی کی سرزمین تک ضرور لے آیا۔

منظر عباس نقوی سرسوی

محترم عارف امام اپنے غزل کے پہلے مجموعہ "کشکول" میں حرفِ سپاس کے طور پر قمطراز ہیں:

"سب سے پہلے تو میں اس بارگاہِ ابدیت میں سجدہ گزار ہوں کہ اس نے مجھے سید محمد نقوی سرسوی (اعلی اللہ مقامہ) کے خانوادہ میں پیدا کیا اور سید احمد نقوی مرحوم کی صورت میں ایک ایسا پدرِ مشفق عطا فرمایا جو معاملاتِ دنیا سے کسی قدر بے نیازی کے باوجود میرے لکھے ہوئے اک اک حرف کو سینت سینت کر رکھنا کارِ دینوی سے افضل سمجھتے تھے۔ میری مادرِ مہرباں، سیدہ لئیق النساء جعفری، پہرسر کے علمی خانوادے سے تعلق کی بنا پر ہمیشہ میری ہمت افزائی فرماتی رہیں اور میری لغزشوں کی پردہ پوشی فرماتی رہیں، انہی کی دعائیں اب تک میرے شاملِ حال ہیں"۔

کشورِ ادب ڈاکٹر کشور جہاں زیدی صاحبہ سنبھلی اپنے تحقیقی مقالے "سید سرسوی حیات اور شاعری" میں تحریر کرتی ہیں:

"جوش ملیح آبادی بھی ان کے کلام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سید تحی احمد قمر سرسوی اور سروش سرسوی راوی ہیں کہ پاکستان میں ایک مشاعرہ میں جوش ملیح آبادی صدارت فرما رہے تھے۔ سید سرسوی نے بھی اس مشاعرہ میں شرکت کی۔ جوش نے سید کو دیکھ کر خود صدارت کرنے کی بجائے سید کو صدارت کے لئے آمادہ کیا"۔

فیلسوف الشعراء سید محمد نقوی سید سرسوی ایک عہد ساز شخصیت تھے۔ حیدرآباد دکن میں رجسٹرار کے عہدہ پر فائز تھے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد یہیں قیام فرمایا۔ وطن سے بندھن اٹوٹ تھا لہٰذا آنا جانا بھی لگا رہتا تھا۔ ان کے دو فرزند سید احمد نقوی، سید علی نقوی اور چار دختران تھیں۔ تقسیم ملک کے بعد دونوں فرزند اور ایک دختر نے پاکستان ہجرت فرمائی اور کراچی میں سکونت پذیر ہوئے اور پھر سید احمد نقوی نے پاکستان ائیر فورس میں ملازمت اختیار کی۔

اسی خانوادہ میں ۱۹ اپریل ۱۹۵۶ء کو پاکستان کے کراچی شہر میں ایک چراغ سید احمد نقوی سرسوی کے گھر سید عارف حسین نقوی کی شکل میں روشن ہوا۔ قد دراز، زلفیں دراز، چشم پر عینک، گھنی مونچھیں، اعلیٰ افکار سے بھرپور شخصیت سید عارف حسین نقوی نے بھی اپنے اجداد کے مثل اپنی کامیابی کی منزلوں کو ہجرتوں کی شاہراہوں میں تلاش کرتے ہوئے کراچی سے لاہور، اسلام آباد اور پھر وہاں سے (امریکہ) کا رخ کیا۔

عارف امام صاحب کی فنکارانہ شخصیت کو سمجھنے کے لئے میرے نزدیک صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ کوئی درویشانہ مزاج رکھنے والا انسان ایک ہی وقت میں میکنک، انجینئر، کوزہ گر، شاعر، ادیب، سیاستداں اور صحافی سکے کردار میں نظر آئے تو قسمت کے دھنی اس شخص کو عارف امام سرسوی کہا جاتا ہے۔

یہاں 'کوزہ گر' کے حوالے سے یہ وضاحت ضروری ہے کہ سرسی میں عارف امام صاحب کا آبائی گھر محلہ بازار میں تھا۔ سرسی بس اسٹیشن سے جو راستہ ان کے گھر کی طرف جایا کرتا تھا اس راستے میں کئی مکان کمہاروں کے بھی تھے۔ ایک مرتبہ سوشل میڈیا پر راقم السطور نے ایک ویڈیو دیکھا کہ جس میں عارف صاحب چاک پر کوزہ گری فرما رہے تھے۔ ہم نے کمینٹ باکس میں لکھا کہ حضور آپ کے گھر کا راستہ بھی 'کوزہ گروں' کے درمیان سے ہو کر جاتا ہے۔

۱۹۷۳ء میں محض ۱۷ برس کی عمر میں انھوں حبیب گروپ کی ایک کمپنی میں ملازمت اختیار کی۔ ۱۹۹۰ء میں 'دی نیوز' میں بھی ملازمت کی۔ عارف امام صاحب نے ۱۹۹۵ء میں کراچی سے اسلام آباد ہجرت کی۔ وہیں انھوں نے 'گرافک ڈیزائننگ' میں اپنے مستقبل کو تلاشا جس کے سبب ایک معروف میگزین میں بطور 'آرٹ ایڈیٹر' ملازمت کا آغاز کیا۔

والد سید احمد نقوی کو شاعری سے کوئی سروکار نہ تھا۔ لیکن عارف امام صاحب دادا فیلسوف الشعراء سید محمد نقوی سید سرسوی کی وراثت کو آگے بڑھایا۔ ان کے کلام کی افادیت و معنویت، پڑھنے کا انداز جداگانہ تھا۔ ان کی شاعری کا آغاز رثائی ادب سے اس وقت ہوا جب ان کی عمر بچپنے کی حدود میں تھی۔ شاعری ان کے خون میں رچی بسی تھی۔

عارف امام صاحب کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب اظہر عزمی لکھتے ہیں:

"عارف امام کی شخصیت اور آواز ایک دوسرے سے میل کھاتے ہیں اور اس پر پڑھت بھی کمال کی ہے جس میں بیک وقت دو خوبیاں نمایاں ہیں۔ مصرعہ اولیٰ پہلی بار پڑھتے ہوئے ادائیگی میں الفاظ کے درمیان مختصر وقفہ اور اس کے تاثر سے سامع کو متوجہ کرتے ہوئے مصرعے کو خود اٹھا دیتے ہیں۔ دوسری بار مصرعہ اولیٰ کو ادا کرتے ہوئے لفظوں میں کوئی وقفہ نہیں دیتے بلکہ ایک لفظ سے ایک ماہر صداکار کی طرح کھینچ کر جوڑتے چلے جاتے ہیں اور مصرعہ ثانی کو اسی انداز سے ادا کر کے اس کے تاثر میں بھرپور جان پیدا کر دیتے ہیں۔ دورانِ داد بھی عارف امام شعر کو پڑھتے رہتے ہیں اور شعر کی کیفیت کو زائل نہیں ہونے دیتے۔

"عارف امام کا پڑھت میں یہ فن ان کے کلام کو دوآتشہ کر دیتا ہے اور سامع تادیر اس کے اثر میں رہتا ہے اور مزید سے مزید شعر سننے پر آمادہ رہتا ہے۔ عارف امام کو یہ بات پتہ ہے کہ کھانا بھوک سے کم کھانا فائدہ مند ہے اور وہ یہی فارمولہ سامع کی بصری بھوک کے لئے استعمال کرتے ہیں تاکہ طبیعت سیر نہ ہو اور آئندہ کے لئے طلب برقرار رہے"۔

(جاری)

یومِ وفات پر خراجِ عقیدت

ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی: ایک عہد ساز شخصیت

معراج احمد انصاری

19 مئی اردو دنیا، ملتِ اسلامیہ اور خدمتِ انسانیت سے محبت رکھنے والوں کے لیے ایک افسوس ناک دن ہے۔ اسی دن ایک ایسی عظیم شخصیت ہم سے جدا ہوئی جس نے اپنی پوری زندگی انسانوں کی خدمت، مظلوموں کی حمایت اور اردو زبان کے تحفظ کے لیے وقف کر دی۔ یہ شخصیت قائدِ ملت ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کی تھی۔ ڈاکٹر عبدالجلیل فریدیؒ صرف ایک ماہر ڈاکٹر ہی نہیں تھے بلکہ ایک دردمند انسان، سچے رہنما اور بے لوث سماجی خدمتگار بھی تھے۔ وہ ہندوستان کے گنے چنے ممتاز ڈاکٹروں میں شمار ہوتے تھے اور خاص طور پر سینے اور دل کے امراض کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔

لکھنؤ کے طبی حلقوں میں ان کا نام بڑی عزت و احترام سے لیا جاتا تھا۔ انہوں نے طب کے میدان میں غیر معمولی مہارت حاصل کی۔ مگر دولت کمانے کے بے شمار مواقع ہونے کے باوجود انسانیت کی خدمت کو ترجیح دی۔ وہ روزانہ درجنوں مریضوں کا مفت علاج کرتے تھے۔ ان کا نرم لہجہ، شفقت بھرا انداز اور ہمدردانہ رویہ مریضوں کے لیے آدھا علاج ثابت ہوتا تھا۔ وہ مریضوں کو صرف دوا نہیں دیتے تھے بلکہ حوصلہ اور امید بھی دیتے تھے۔ آزادی کے بعد جب مسلمانوں پر خوف، بےیقینی اور محرومی کے سائے منڈلا رہے تھے۔ ڈاکٹر فریدیؒ نے خاموش تماشائی بننے کے بجائے ملت کی رہنمائی کا بیڑا اٹھایا۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ

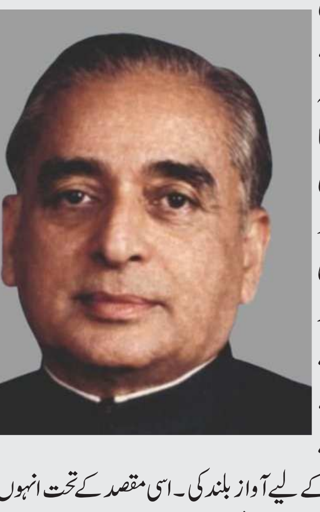

ہر کمزور اور پسماندہ طبقے کے لیے آواز بلند کی۔ اسی مقصد کے تحت انہوں نے اردو روزنامہ قائد جاری کیا تاکہ مظلوموں کی آواز ایوانوں تک پہنچ سکے۔ مالی نقصان کے باوجود وہ اسے اپنی ذاتی آمدنی سے چلاتے رہے، کیونکہ ان کے نزدیک صحافت تجارت نہیں بلکہ ایک مشن تھی۔ ڈاکٹر فریدی اردو زبان کے سچے عاشق تھے۔ انہوں نے اردو کو اس کا جائز مقام دلانے کے لیے قانون ساز کونسل میں بھرپور جدوجہد کی۔ اصولوں پر سمجھوتہ نہ کرتے ہوئے اپنی رکنیت تک قربان کر دی، مگر اپنے مؤقف سے پیچھے نہ ہٹے۔ انہوں نے 1968ء میں مسلم مجلس قائم کی تاکہ مسلمانوں اور دیگر محروم طبقات کو سیاسی شعور اور عزتِ نفس مل سکے۔ ان کی سیاست اقتدار کے لیے نہیں بلکہ خدمتِ خلق کے لیے تھی۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ قربانی، خلوص اور جدوجہد کی مثال تھا۔ 1974ء کے اسمبلی انتخابات میں مسلسل دوروں اور سخت محنت نے ان کی صحت کو متاثر کیا۔ بالآخر 19 مئی 1974ء کو دل کا دورہ پڑنے سے وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ ایک عجیب اتفاق تھا کہ دل کے مریضوں کا علاج کرنے والا یہ عظیم ڈاکٹر خود دل کی بیماری کا شکار ہو کر دنیا سے رخصت ہوا۔ آج ان کی یومِ وفات پر ہم انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ عہد کریں کہ ان کے مشن، خدمتِ خلق، انصاف، اردو کی بقا اور مظلوموں کی حمایت کو زندہ رکھیں گے۔ قائدِ ملت ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی بظاہر ہم میں نہیں۔ مگر ان کی جدوجہد، ان کے اصول اور ان کی قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔

☆☆☆☆☆☆

مغربی بنگال میں ریزرویشن سیاست پھر گرم، نئی جانچ کا اعلان

ممتا حکومت کے دور کے فیصلوں پر بی جے پی کا سخت موقف، او بی سی فہرست پر دوبارہ نظرِ ثانی ہوگی، ذیلی زمرہ بندی ختم

کولکاتہ، (یو این آئی) مغربی بنگال کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت نے پیر کے روز ریاست کی دیگر پسماندہ طبقات کی فہرست پر نئے سرے سے نظرِ ثانی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے ملازمتوں اور عہدوں پر ریزرویشن میں موجودہ ذیلی زمرہ بندی کے ڈھانچے کو بھی ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ نبنا میں وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری کی صدارت میں منعقدہ نئی حکومت کی کابینہ کی دوسری میٹنگ میں لیا گیا۔ میٹنگ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں ریاستی وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ ''کابینہ نے او بی سی زمرے کے اندر موجودہ ذیلی زمرہ بندی کے نظام کو ختم کرنے، مغربی بنگال حکومت کے تحت او بی سی برادریوں کے لیے ریزرویشن کے فیصد پر دوبارہ غور کرنے اور ریاست کی او بی سی فہرست پر نئے سرے سے نظرِ ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محترمہ پال نے مزید کہا کہ ''اس معاملے میں ایک نئی جانچ کی جائے گی۔ ریاستی حکومت ہائی کورٹ کی ہدایات کے مطابق ہی مختلف گروپوں کو فہرست میں شامل کرنے کے سلسلے میں فیصلہ کرے گی۔''

مغربی بنگال میں او بی سی ریزرویشن اور اس کی ذیلی زمرہ بندی طویل عرصے سے تنازعات کا مرکز رہی ہے، جب سابقہ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی قیادت والی ترنمول کانگریس حکومت نے 2012 کے بعد جاری کردہ کئی انتظامی احکامات کے ذریعے بڑی تعداد میں مسلم برادریوں کو او بی سی فہرست میں شامل کیا تھا۔ سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق، اس عرصے کے دوران فہرست میں کل 77 نئی برادریاں شامل کی گئی تھیں، جن میں سے 75 مسلم ذیلی گروہ تھے۔ اس وقت اپوزیشن میں موجود بی جے پی نے ترنمول حکومت پر بارہا الزام لگایا تھا کہ وہ اقلیتی خوشامد کے ہتھیار کے طور پر مذہب پر مبنی ریزرویشن کا استعمال کر رہی ہے۔ بالآخر اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج کیا گیا۔ عدالت میں اس پالیسی کو چیلنج کرنے والے درخواست گزاروں نے یہ دلیل بھی دی تھی کہ ریاستی حکومت نے مغربی بنگال پس ماندہ طبقہ کمیشن کے آئینی کردار کو نظر انداز کیا اور ریزرویشن کا فائدہ دینے سے پہلے کوئی مناسب سماجی و اقتصادی سروے نہیں کرایا۔ اس کے بعد، مئی 2024 میں کلکتہ ہائی کورٹ نے ترمیمی زمرہ بندی کے نظام کے تحت 2010 کے بعد مغربی بنگال میں جاری کیے گئے تمام او بی سی سرٹیفکیٹس کو منسوخ کر دیا تھا۔ عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا تھا کہ او بی سی کا درجہ دینے کے لیے مذہب عملی طور پر واحد معیار بن گیا تھا اور اس عمل کو غیر آئینی قرار دیا۔ اس فیصلے نے 2010 کے بعد جاری کیے گئے لاکھوں او بی سی سرٹیفکیٹس کو کالعدم قرار دے دیا، حالانکہ اس مدت سے پہلے جاری کیے گئے سرٹیفکیٹس محفوظ رہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ جن لوگوں نے ریزرویشن سسٹم کے تحت پہلے ہی ملازمتیں حاصل کر لی ہیں، ان کے روزگار کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ اس فیصلے نے ریاست کے ریزرویشن کے ڈھانچے کو بڑے پیمانے پر متاثر کیا اور اس کے بعد ترنمول کانگریس اور بی جے پی کے درمیان ایک نیا سیاسی ٹکراؤ شروع ہو گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کے باوجود، پچھلی ریاستی حکومت نے ذیلی گروپوں کی ایک نئی فہرست تیار کرتے ہوئے ایک ترمیمی نوٹیفکیشن جاری کیا تھا اور او بی سی ڈھانچے کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کی تھی۔ تاہم، کلکتہ ہائی کورٹ نے اس پر دوبارہ مداخلت کی اور اس ترمیمی نوٹیفکیشن پر روک لگا دی۔ عدالت نے مانا کہ ریاست نے غیر مناسب جلد بازی میں کام کیا تھا اور مناسب قانونی طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا۔ بعد میں یہ معاملہ سپریم کورٹ پہنچا، جس نے او بی سی زمرے میں برادریوں کو شامل کرنے کا جواز پیش کرنے کے لیے ریاستی حکومت سے ٹھوس اعداد و شمار مانگے تھے۔

مغربی بنگال 2021 انتخابات کے بعد ہوئے تشدد کی جانچ شروع، دوبارہ کھولے گئے 59 معاملے، 181 نئی ایف آئی آر درج

کولکاتہ مغربی بنگال میں اسمبلی انتخابات 2021 کے بعد ہوئے تشدد کے معاملوں کی جانچ ایک بار پھر شروع ہو گئی ہے۔ تازہ معلومات کے مطابق جانچ ایجنسیوں نے اب تک 458 نئی تحقیقات شروع کی ہیں، 181 نئی ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور 59 ایسے معاملوں کو دوبارہ کھول دیا گیا ہے جن میں پہلے حتمی رپورٹ داخل کی جا چکی تھی۔ انتظامیہ کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ ان معاملوں میں جانچ کی کارروائی اب بھی جاری ہے اور کئی سطحوں پر ثبوت حاصل کرنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس دوران ریاستی انتظامیہ کی جانب سے یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ پولیس کو ہدایات دی گئی ہیں کہ سبھی زیر التوا قتل اور حملے سے متعلق معاملوں میں بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کے تحت ایف آئی آر درج کی جائیں۔ متاثرہ خاندانوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ آگے آئیں اور اپنی شکایت درج کرائیں، خواہ ان کے پاس ٹھوس ثبوت نہ ہوں۔ حکومت نے یقین دلایا ہے کہ ہر شکایت کی غیر جانبدارانہ جانچ کی جائے گی۔ اس پورے معاملے پر ریاست کی سیاست گرم ہو گئی ہے۔ ترنمول کانگریس کے سینئر لیڈر ابھشیک بنرجی نے مرکزی حکومت پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ انتخابات کے دوران تشدد کو روکنے میں مرکزی فورس ناکام رہیں۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ کئی مقامات پر ٹی ایم سی امیدواروں اور ایجنٹوں کو ووٹوں کے گنتی مراکز سے باہر کر دیا گیا تھا۔ سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بھی اس معاملے میں اپنے ردعمل کا اظہار کیا اور تشدد متاثرہ لوگوں کو فوری سیکورٹی دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں کئی مقامات پر آگ زنی اور توڑ پھوڑ کی وارداتیں ہوئیں جس میں خواتین اور بچوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ غور طلب ہے کہ حال ہی میں اختتام پذیر اسمبلی انتخابات 2026 کے نتائج میں بی جے پی نے 207 سیٹوں کے ساتھ اکثریت حاصل کر کے پہلی بار بنگال میں حکومت بنائی ہے جبکہ ترنمول کانگریس کو 80 سیٹوں پر اکتفا کرنا پڑا۔

'بنگال میں طاقت کا غلط استعمال کر رہی ہے بی جے پی'

بلڈوزر کارروائی پر سی پی آئی کا سخت ردعمل، ہم نے دیکھا ہے انتخاب کے بعد کیسے تشدد ہوا

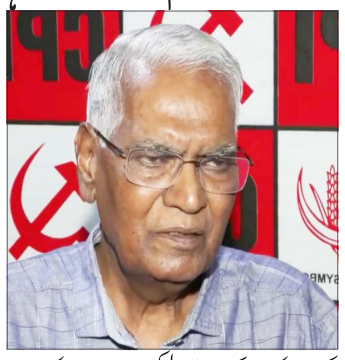

کولکاتہ (ایجنسی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے جنرل سکریٹری ڈی راجہ نے تجاوزات ہٹانے کے لیے بلڈوزر کے استعمال کی سخت مذمت کی ہے۔ یہ تجاوزات ہٹاؤ مہم مغربی بنگال کے ہاوڑہ میں چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو اپنے اقتدار کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے آئین کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومتوں کو آئین کے مطابق کام کرنا چاہیے اور آئینی اخلاقیات کو برقرار رکھنا چاہیے۔

ڈی راجہ نے بتایا کہ بنگال میں بہت کچھ ہو رہا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے انتخاب کے بعد کیسے تشدد ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ بلڈوزر کا استعمال کیسے کیا گیا۔ اب انتخاب ختم ہو چکے ہیں۔ ہمیں پسند ہو یا نہ ہو، لوگوں نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ اسی کے مطابق حکومت کو کام کرنا ہوگا۔ لیکن بی جے پی کو اپنے اقتدار کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ بنگال میں بی جے پی حکومت جو کچھ بھی کرے وہ آئین کے مطابق ہی ہونا چاہیے اور اس میں آئینی اخلاقیات ضرور ہونی چاہیے۔ دوسری جانب سوبیندو حکومت نے ممتا بنرجی کی شناخت مانے جانے والے 'وشو بانگلا' لوگو کو اب ہٹا دیا ہے۔ اس کی جگہ اب ہندوستان کے قومی نشان 'اشوک استمبھ' کو ریاست کی اہم شناخت کے طور پر قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کا سب سے بڑا اثر کولکاتہ کے 'سالٹ لیک اسٹیڈیم' میں دیکھنے کو ملا، جہاں سے 'وشو بانگلا' کا سائن بورڈ ہٹا کر قومی نشان لگا دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کا مرکزی پورٹل 'ایگیے بانگلا' بھی اب پوری طرح بدل گیا ہے۔ یہاں سے 'وشو بانگلا' کا لوگو ہٹا کر 'اشوک استمبھ' لگا دیا گیا ہے۔ پورٹل کا پرانا سفید اور نیلا تھیم اب بدل کر زعفرانی رنگ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ سفید اور نیلا رنگ ٹی ایم سی کی پہچان تھی۔ پورٹل پر اب سفید بیک گراؤنڈ کے ساتھ 'اشوک استمبھ' اور وزیر اعلیٰ سوبیندو ادھیکاری کی تصویر دکھائی دیتی ہے۔ اس کے علاوہ سیاحت، صنعت اور زراعت کے محکموں کے آئیکنز بھی زعفرانی گرافکس کے ساتھ دوبارہ ڈیزائن کیے گئے۔

فالتا سے ترنمول امیدوار نے گرفتاری کے اندیشے کے تحت عدالت سے رجوع کیا

کولکاتہ، (یو این آئی) مغربی بنگال کی فالتا اسمبلی سیٹ سے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے امیدوار جہانگیر خان نے 21 مئی کو ہونے والی دوبارہ پولنگ سے پہلے گرفتاری کے خوف سے کلکتہ ہائی کورٹ کا رخ کیا ہے۔ انہوں نے عدالت میں درخواست دائر کر کے جھوٹے مقدمات میں گرفتاری سے تحفظ کی مانگ کی ہے۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ نے مسٹر خان کو درخواست دائر کرنے کی اجازت دی اور معاملے کی سماعت پیر کی دوپہر 2 بجے مقرر کی۔ مسٹر جہانگیر کا عدالت جانا سیاسی طور پر انتہائی اہم مانا جا رہا ہے، کیونکہ ڈائمنڈ ہاربر پارلیمانی حلقے کے تحت آنے والے اس اسمبلی حلقے میں حال ہی میں ہوئے اسمبلی انتخابات کے دوران بڑے پیمانے پر دھاندلی کے بعد 21 مئی کو دوبارہ انتخابات ہونے جا رہے ہیں۔ مسٹر خان نے اپنی درخواست میں الزام لگایا ہے کہ ان کے خلاف کئی جھوٹے مقدمات اور ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ ترنمول امیدوار نے ریاستی حکومت سے اپنے نام پر درج مقدمات اور ایف آئی آر کی تعداد کے بارے میں بھی معلومات مانگی ہیں۔ انہوں نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا ہے کہ دوبارہ پولنگ سے پہلے انہیں گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ یہ واقعہ وزیر اعلیٰ ادھیکاری کی جانب سے ہفتہ کے روز فالتا میں ایک عوامی میٹنگ کے دوران مسٹر خان پر شدید حملہ کرنے کے دو دن بعد سامنے آیا ہے۔ وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے فالتا کے باہوبلی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ''ووٹنگ ختم ہونے دو۔ میں اس سے نمٹ لوں گا۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔'' مسٹر ابھشیک بنرجی کے قریبی مانے جانے والے مسٹر خان حالیہ برسوں میں جنوبی 24 پرگنہ کی سیاست میں سب سے زیادہ بااثر افراد میں سے ایک بن کر ابھرے ہیں۔ اسمبلی انتخابات کے دوران اجے پال شرما اور مسٹر خان کے درمیان کشیدگی بھی نمایاں رہی تھی۔

گوا میں دیپک سنگلا کی گرفتاری پر کیجریوال کا ردعمل

'بی جے پی میں شامل ہونے سے انکار کرنے پر دیپک کو سزا دی گئی'

نئی دہلی: گوا میں عام آدمی پارٹی کے شریک انچارج دیپک سنگلا کی گرفتاری اور ان کے ٹھکانوں پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ یعنی ای ڈی کی کارروائی کے بعد سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ عام آدمی پارٹی نے اس کارروائی کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہوئے مرکز کی بی جے پی حکومت پر مرکزی ایجنسیوں کے غلط استعمال کا الزام عائد کیا ہے۔ پارٹی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اپوزیشن کی آواز دبانے کے لیے جان بوجھ کر کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ دیپک سنگلا کو کسی غیر قانونی کام کی وجہ سے گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ ان کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے بی جے پی کے خلاف سیاسی سرگرمیاں جاری رکھیں اور حکمراں جماعت میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ دیپک سنگلا اور پنجاب سے راجیہ سبھا رکن سنجیو اروڑا جیسے رہنما بہادر اور وطن دوست ہیں اور عوام ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ گوا کی انچارج اور دہلی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آتشی نے کہا کہ ملک اس وقت بے روزگاری، مہنگائی، پٹرول، ڈیزل اور سی این جی کی بڑھتی قیمتوں جیسے سنگین مسائل سے دوچار ہے، لیکن مرکزی حکومت اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گوا میں عام آدمی پارٹی کی بڑھتی مقبولیت سے بی جے پی پریشان ہے اور آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر مرکزی ایجنسیوں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ آتشی نے مزید کہا کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے دوران بھی مرکزی ایجنسیوں کا استعمال اپوزیشن جماعتوں کے خلاف کیا گیا تھا۔ ان کے مطابق اس وقت انتخابی حکمت عملی اور اہم اعداد و شمار حاصل کرنے کے لیے چھاپے مارے گئے تھے اور اب گوا میں بھی اسی طرز کی کارروائیاں دہرائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صرف بڑے رہنماؤں ہی نہیں بلکہ عام کارکنان کے گھروں پر بھی چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے رہنما منیش سسودیا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ بی جے پی مرکزی ایجنسیوں کے ذریعے اپوزیشن کو انتخابی طور پر کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن اس سے ملک کی معاشی مشکلات یا روپے کی گرتی قدر نہیں رک سکتی۔ دوسری جانب سوربھ بھاردواج نے بھی الزام لگایا کہ ای ڈی، سی بی آئی اور دیگر ایجنسیوں کے ذریعے عام آدمی پارٹی کے رہنماؤں کو مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔

نیتانار میں شہید ویر گنڈا دھور سیوا ڈیرا کا افتتاح

نکسل ازم کے خاتمے کے بعد پہلی بار بستر پہنچے امت شاہ نے اسے بستر کی ترقی، روزگار اور خود انحصاری کی سمت ایک نئی شروعات قرار دیا

رائے پور/بستر، (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ و امداد باہمی امت شاہ پیر کے روز بستر ضلع کے نیتانار گاؤں پہنچے، جہاں انہوں نے سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) بی-80 کیمپ احاطے میں قائم 'شہید ویر گنڈا دھور سیوا ڈیرا' عوامی سہولت مرکز کا افتتاح کیا۔ نکسل ازم کے خاتمے کے بعد پہلی بار بستر پہنچے امت شاہ نے اسے بستر کی ترقی، روزگار اور خود انحصاری کی سمت ایک نئی شروعات قرار دیا۔ اس موقع پر وشنو دیو سائی، نائب وزیر اعلیٰ و وزیر داخلہ وجے شرما، بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریاستی صدر کرن دیو، وزیر کیدار کشیپ سمیت بڑی تعداد میں دیہی باشندے اور عوامی نمائندے بھی موجود تھے۔ امت شاہ نے اپنے خطاب کا آغاز دانتیشوری ماتا اور چھتیس گڑھ مہتاری کے نعروں سے کرتے ہوئے کہا کہ نیتانار کی سرزمین ملک کے ہر شہری کے لیے زیارت گاہ کی مانند ہے، کیونکہ یہ شہید ویر گنڈا دھور کی جائے پیدائش اور عمل کی سرزمین ہے۔ انہوں نے کہا کہ 1910 میں ویر گنڈا دھور نے بستر کے قبائلیوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کی تھی اور آج انہی کی تحریک سے سیکورٹی کیمپ عوامی خدمت کے مراکز میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب یہاں پولیس اہلکاروں کو قتل کیا جاتا تھا، اسکول تباہ کر دیے جاتے تھے اور راشن یا بینک جیسی سہولیات کا تصور بھی ممکن نہیں تھا، لیکن آج اسی نیتانار میں سیوا ڈیرا قائم کیا گیا ہے۔ امت شاہ نے کہا کہ نکسل ازم کے سبب یہاں کے بچوں کو تعلیم سے دور کر کے ہتھیار تھما دیے گئے، جبکہ اب حکومت گاؤں گاؤں ترقی پہنچانے کا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیاد نیلا نار یوجنا کے تحت دیہات میں راشن دکانیں کھل رہی ہیں، آدھار اور راشن کارڈ بن رہے ہیں، گھروں تک پینے کا پانی پہنچ رہا ہے اور آیوشمان یوجنا کے تحت پانچ لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت بھی دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب اس لیے ممکن ہوا کیونکہ سیکورٹی فورسز نے دہشت پھیلانے والوں کا خاتمہ کیا اور حکومت نے باز آبادکاری اسکیموں کے ذریعے لوگوں کو مرکزی دھارے سے جوڑا۔ امت شاہ نے اعلان کیا کہ بستر کے 196 سیکورٹی کیمپوں میں سے 70 کیمپوں کو اسی طرز پر 'سیوا ڈیرا' کے طور پر ترقی دی جائے گی۔ ان مراکز میں بینکنگ، آدھار کارڈ، سرکاری اسکیموں، ڈیجیٹل خدمات اور خود روزگار سے متعلق سہولیات ایک ہی چھت کے نیچے فراہم کی جائیں گی۔

پیاز کی قیمتوں کے خلاف شیوسینا یو بی ٹی کا احتجاج

اورنگ آباد، (یو این آئی) شیوسینا (یو بی ٹی) کارکنوں نے پیر کو اورنگ آباد ضلع کے وائجاپور کے پاس سمرتھی ایکسپریس وے کو جام کرتے ہوئے پیاز کو مناسب قیمت دینے کا مطالبہ کیا اور حکومت پر کسانوں کے مسائل کو نظر انداز کرنے کا الزام عائد کیا۔ یہ احتجاج امباداس دانوے کی قیادت میں کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں شیوسینک ایکسپریس وے پر جمع ہوئے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ احتجاج کے دوران مظاہرین نے سمرتھی ایکسپریس وے پر ٹائروں کو آگ لگا دی، جس کے باعث کچھ وقت کے لیے ٹریفک متاثر ہوئی۔ کئی احتجاجیوں نے گلے میں پیاز کی مالائیں بھی پہن رکھی تھیں تاکہ گرتی ہوئی قیمتوں کے خلاف اپنا احتجاج درج کرا سکیں۔ مظاہرین کا الزام تھا کہ کسانوں کو ان کی پیداوار کا مناسب معاوضہ نہیں مل رہا اور پیاز کی قیمتیں اس حد تک گر چکی ہیں کہ منڈی تک لے جانے کا خرچ بھی پورا نہیں ہو پا رہا۔

مہنگائی، بے روزگاری اور پیپر لیک پر مودی حکومت وائٹ پیپر جاری کرے: تیواری

پیپر لیک پر سرجیوالا کا مرکزی حکومت پر الزام، کہا۔ نوجوانوں کے مستقبل سے کیا کھلواڑ

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کے راجیہ سبھا ایم پی اور ڈپٹی لیڈر آف اپوزیشن پرمود تیواری نے پیر کو مرکزی حکومت سے مہنگائی، بے روزگاری، پٹرول و ڈیزل کی بڑھتی قیمتوں اور نیٹ پیپر لیک سمیت مختلف امتحانات میں پیپر لیک کے معاملات پر ''وائٹ پیپر'' جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر تیواری نے یہاں اپنے بیان میں کہا کہ سال 2014 میں لوک سبھا انتخابات کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے عوام سے کئی بڑے وعدے کیے تھے، لیکن آج ان وعدوں کی صورتحال عوام کے سامنے ہے۔ جس پٹرول کی قیمت 35 روپے فی لیٹر کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا، وہ آج تقریباً 100 روپے فی لیٹر تک پہنچ چکی ہے۔ وہیں گھریلو گیس سلنڈر، جو تقریباً 400 روپے کا تھا، اب تقریباً 1000 روپے تک پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہر سال دو کروڑ نوکریاں دینے، لوگوں کے کھاتوں میں 15-15 لاکھ روپے آنے، بیرون ملک سے کالا دھن واپس لانے اور کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے جیسے وعدے پورے نہیں ہوئے۔ مسٹر تیواری نے کہا کہ حکومت بتائے کہ ان وعدوں پر کتنا کام ہوا اور کتنا باقی ہے۔ نیٹ سمیت تقریباً 80 امتحانات کے پیپر لیک ہونے کا معاملہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ صرف لاپرواہی نہیں بلکہ ایک منظم جرم کا معاملہ ہے۔ انہوں نے مرکزی وزیر تعلیم سے اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور مستقبل میں منصفانہ اور محفوظ امتحانات کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

وہیں دوسری جانب کانگریس جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا ایم پی رندیپ سنگھ سرجیوالا نے نیٹ 2026 پیپر لیک معاملے میں مرکزی حکومت کی سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کا امتحان کا نظام پوری طرح سے تعلیمی مافیا کے سامنے گھٹنے ٹیک چکا ہے اور ہونہار طلباء کے مستقبل کی ''سرِ عام نیلامی'' ہو رہی ہے۔ مسٹر سرجیوالا نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ گزشتہ ایک دہائی میں کئی بڑے امتحانی گھوٹالے سامنے آئے ہیں، جن میں 2013 کا ویاپم گھوٹالہ، 2018 ایس ایس سی گھوٹالہ، 2021 یو پی۔ ٹیٹ گھوٹالہ، ریٹ گھوٹالہ، 2022 بی پی ایس سی گھوٹالہ اور 2024 یو جی سی۔ نیٹ گھوٹالہ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ پیپر لیک اب صرف انتظامی چوک نہیں، بلکہ نظام کا ''نیا معمول'' بن چکا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 2024 کے نیٹ گھوٹالے سے کوئی سبق نہیں لیا گیا اور 2026 میں بھی وہی صورتحال دہرائی گئی۔ مسٹر سرجیوالا نے کہا کہ لاکھوں طلباء آج انصاف کے مطالبے کے حق میں سڑکوں پر اترنے پر مجبور ہیں۔

نیٹ پیپر لیک معاملہ: شیوسینا (ادھو ٹھاکرے) نے مرکز کو گھیرا

ممبئی، 17 مئی (یو این آئی) شیوسینا (ادھو ٹھاکرے) نے نیٹ- یو جی 2026 پیپر لیک گھپلے کے تعلق سے مرکزی حکومت پر تنقید کی اور الزام لگایا ہے کہ تین طلباء کی خودکشی ایک ''بدعنوان نظام'' کا نتیجہ ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں ٹھاکرے کی شیوسینا نے الزام لگایا کہ یہ گھپلہ اور اس کے نتیجے میں طلباء کی خودکشیاں موجودہ نظام کی ناکامیوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ واضح رہے کہ نیٹ- یو جی 2026 کا امتحان تین مئی کو 22 لاکھ سے زیادہ امیدواروں کے لیے منعقد کیا گیا تھا، جسے بعد میں پیپر لیک کے سنگین الزامات کی وجہ سے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے منسوخ کر دیا تھا۔ امتحان کے تناؤ اور دوبارہ امتحان سے متعلق غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے کئی ریاستوں میں طلباء کی خودکشی کی رپورٹوں نے اس تنازعہ کو اور بڑھا دیا ہے۔ اب یہ دوبارہ امتحان 21 جون کو منعقد ہونے والا ہے۔

'بی جے پی - جے ڈی یو میں سب کچھ ٹھیک نہیں'، آر جے ڈی کا بڑا دعویٰ

پٹنہ (ایجنسی) بہار میں اہم اپوزیشن پارٹی راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی اور جے ڈی یو میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ پیر (18 مئی) کو جب آر جے ڈی کے ترجمان مرتیونجے تیواری سے پوچھا گیا کہ آنند موہن نے کہا ہے کہ جے ڈی یو میں کچھ لوگ پیسہ لے کر وزیر بنے ہیں یا انہی کو آگے بڑھایا جا رہا ہے جو پیسے دے رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اب ساری پول تو جے ڈی یو کے لیڈر ہی کھول رہے ہیں۔ ابھی تو ایک سامنے آئے ہیں، فہرست کافی لمبی ہے۔ بہت سارے لوگ بغاوت کرنے والے ہیں، جے ڈی یو خاتمے کے دہانے پر ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جے ڈی یو جلد ہی 2 حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ آر جے ڈی لیڈر مرتیونجے تیواری کے مطابق بی جے پی- جے ڈی یو میں اندرونی طور پر کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ تیجسوی یادو نے پیش گوئی کر دی ہے کہ یہ حکومت زیادہ دنوں تک چلنے والی نہیں ہے۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ مرکزی وزیر اور جے ڈی یو کے سینئر لیڈر للن سنگھ کے بیان 'سمراٹ چودھری نتیش کمار کے جانشین ہیں' پر آر جے ڈی لیڈر نے کہا کہ ''یہ بات تو ہم مسلسل کہہ رہے ہیں کہ جے ڈی یو کا بی جے پی میں انضمام ہو گیا ہے۔ کچھ لوگ جو جے ڈی یو میں ہیں ان کی روح بی جے پی میں بستی ہے۔'' دوسری جانب وزیر اعظم مودی کی اپیل پر مرتیونجے تیواری نے کہا کہ ''تمام اپوزیشن پارٹیاں اور ملک کی عوام دیکھ رہی ہے کہ وزیر اعظم کس طرح اپیل کرتے ہیں کہ ایندھن بچائیے، پٹرول- ڈیزل بچائیے، سونا مت خریدیے، بیرون ممالک سفر مت کریے اور خود گھوم رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''وزیر اعظم اچھے دن کا کہہ رہے تھے، آپ کے اچھے دن تو آ گئے بیرون ممالک گھومنے کے لیکن ملک کی عوام بیرون ممالک نہیں جا سکتی، سونا نہیں خرید سکتی، گاڑیوں پر نہیں گھوم سکتی، یہی ان کے اچھے دن ہیں۔

'رموزِ تحقیق و تنقید' اور 'جدید تنقیدی نظریات' کے اجرا کے موقع پر مقررین کا اظہار خیال

تحقیق و تنقید کے عصری مباحث و مسائل کے حوالے سے یہ دونوں کتابیں نہایت جامع اور وقیع ہیں

نئی دہلی (پریس ریلیز) اردو کے معروف محقق و ناقد پروفیسر شیخ عقیل احمد کی دو کتابوں ''رموزِ تحقیق و تنقید'' اور ''جدید تنقیدی نظریات'' کا اجرا غالب اکیڈمی نئی دہلی میں کیا گیا۔ اجرا کی تقریب کا اہتمام عبارت پبلی کیشن نے غالب اکیڈمی کے اشتراک سے کیا تھا۔ تقریبِ اجرا کی صدارت پروفیسر خالد محمود نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر شہپر رسول اور مہمان اعزازی کے طور پر ڈاکٹر اطہر فاروقی نے شرکت کی۔ ان دونوں کتابوں پر گفتگو کرتے ہوئے مقررین نے شیخ عقیل احمد کے علمی و ادبی اکتسابات اور حاصلات کے حوالے سے پرمغز گفتگو کی اور تحقیق و تنقید کے عصری مباحث و مسائل کے حوالے سے دونوں کتابوں کو نہایت وقیع اور دستاویزی اہمیت کا حامل قرار دیا۔ شرکائے مذاکرہ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آج کے عہد میں تحقیق و تنقید سے وابستگان علم و ادب کو ان دونوں کتابوں کی شدید ضرورت تھی۔ مقررین نے کہا کہ تحقیق و تنقید کا منظر نامہ تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور جدید تحقیقی و تنقیدی مباحث پر اردو میں کم کتابیں دستیاب ہیں۔ پروفیسر خالد محمود نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ پروفیسر شیخ عقیل احمد کی یہ دونوں کتابیں نہ صرف جامعات کے اردو طلبا کے لیے مفید ہیں بلکہ اساتذہ کے لیے بھی کارآمد ہیں۔ پروفیسر شہپر رسول نے شیخ عقیل احمد کی تنقیدی بصیرت کے حوالے سے معنی خیز گفتگو کی۔ ڈاکٹر اطہر فاروقی نے ان دونوں کتابوں کو شیخ عقیل احمد کی تنقیدی اور انتقادی شعور کا بہترین نمونہ قرار دیا۔ ''رموزِ تحقیق و تنقید'' اور ''جدید تنقیدی نظریات'' پر پروفیسر فاروق بخشی، ڈاکٹر واحد نظیر، پروفیسر امتیاز احمد، حقانی القاسمی اور ڈاکٹر ندیم احمد نے بھی اظہار خیال کیا۔ ان حضرات کی متفقہ رائے یہ تھی کہ شیخ عقیل احمد نے نہایت خوش سلیقگی کے ساتھ تحقیق و تنقید کے تمام تر زاویوں اور جہات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ شرکائے مذاکرہ نے دونوں کتابوں کی دیدہ زیب طباعت کے لیے عبارت پبلی کیشن کے روحِ رواں سلام الدین خان کی بھی ستائش کی کہ مختصر عرصے میں اشاعتی دنیا میں عبارت پبلی کیشن نے اپنا ایک الگ اعتبار اور وقار قائم کیا ہے۔ تقریب کی نظامت کے فرائض آسیہ خان اور ڈاکٹر ندیم احمد نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ آخر میں سلام الدین خان نے تمام شرکا اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ ازیں قبل پروفیسر شیخ عقیل احمد کی شال پوشی بھی کی گئی اور انھوں نے اظہار ممنونیت کرتے ہوئے عبارت پبلی کیشن کی طباعت اور مقررین کے کلماتِ محبت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے اردو کے اساتذہ اور احباب کے جملوں ہمیشہ نہ صرف تقویت ملتی رہی ہے بلکہ روشنی اور رہنمائی بھی ملی ہے۔

ای ڈی نے گینگسٹر اقبال مرچی کی تقریباً 700 کروڑ کی جائداد قرق کی

نئی دہلی، (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے گینگسٹر اقبال مرچی اور اس کے خاندان کے افراد سے جڑی 700.27 کروڑ روپے کی غیر منقولہ جائدادوں کو قرق کیا ہے۔ ای ڈی کے ممبئی علاقائی دفتر نے پیر کو بتایا کہ قرق کی گئی ان جائدادوں میں ممبئی کے ورلی علاقے میں واقع تین بے حد قیمتی جائدادیں رابعہ مینشن، مریم لاج اور سی ویو شامل ہیں، جن کی قیمت تقریباً 497 کروڑ روپے ہے۔ اس کے ساتھ ہی دبئی میں موجود قریب 203.27 کروڑ روپے کی غیر ملکی جائدادوں کو بھی قرق کیا گیا ہے۔ ای ڈی نے اس معاملے کی جانچ ممبئی پولیس کی جانب سے اقبال محمد میمن عرف اقبال مرچی کے خلاف ایم آر اے مارگ پولیس اسٹیشن سمیت دیگر تھانوں میں درج کئی ایف آئی آر کی بنیاد پر شروع کی تھی۔ مرچی کے خلاف تعزیراتِ ہند (آئی پی سی)، آرمز ایکٹ، ٹاڈا اور این ڈی پی ایس ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمات درج تھے۔ پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت کی گئی جانچ سے پتہ چلا ہے کہ اقبال مرچی مبینہ طور پر منشیات کی اسمگلنگ، زبردستی وصولی، غیر قانونی ہتھیاروں کی خرید و فروخت اور دیگر منظم مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث تھا۔ ان جرائم کے ذریعے اس نے بھاری مقدار میں غیر قانونی رقم کمائی اور اسے اپنے خاندان کے افراد، ساتھیوں اور اپنے کنٹرول والی کمپنیوں کے نام پر ہندوستان اور بیرونِ ملک میں جائدادیں خرید کر ٹھکانے لگایا۔

مسلمان طاقتور ہوگا تو ملک طاقتور ہوگا

آپ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی، خلوص نیت، جذبہ اور جہد مسلسل سے ہر منزل کا حصول ممکن: مولانا محمود اسعد مدنی

سیتاپور: 18 مئی (پی این ایس) جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر اہتمام مقامی اور ضلع اکائیوں کو عصری تقاضوں کے مطابق فعال و متحرک کرنے اور سماجی و ملی جدوجہد کے لیے ٹھوس لائحہ عمل مرتب کرنے کے مقصد سے ایک اہم 'دو روزہ تربیتی ورکشاپ و ضلع مشورہ' ڈی ٹی پیلیس، قصبہ لہرپور، ضلع سیتاپور میں صوبائی صدر مفتی سید محمد عفان منصورپوری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اہم نشست میں اتر پردیش 53 اضلاع کے 180 سے زائد صدور، نظماء، نظماء تنظیم اور مختلف شعبوں کے عہدیداران نے شرکت کی۔ اجلاس میں بطور مہمان خصوصی صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود اسعد مدنی نے بطور خاص شرکت فرمائی۔ مولانا محمود مدنی نے اپنے کلیدی خطاب میں فرمایا کہ کسی بھی سماجی و ملی جدوجہد کی کامیابی کا مکمل انحصار خلوص نیت پر ہوتا ہے۔ تنظیمی استحکام پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں افراد سازی پر بھرپور توجہ دینی چاہیے، ساتھ ہی موجودہ قیادت کو چاہیے کہ وہ ہر ضلع میں کم از کم پانچ ایسے باصلاحیت افراد تیار کرے جو تنظیمی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دے سکیں اور مستقبل میں قیادت فرائض انجام دے سکیں۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ ''مسلمان طاقتور ہوگا تو ملک طاقتور ہوگا، آپ دراصل اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں''۔ انہوں نے عہدیداران کو تلقین کی کہ وہ وقتی ناموافق حالات اور مخالفتوں سے گھبرانے کے بجائے خلوص نیت، جذبہ اور جہد مسلسل کو اپنا شعار بنائیں اور تنظیمی ڈھانچے کو نچلی سطح تک مضبوط کریں۔ صوبائی صدر مفتی سید محمد عفان منصورپوری نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ علماء اور جمعیۃ کے خدام محض مساجد کے منبر و محراب تک محدود نہیں ہیں، بلکہ وہ ملت کے مستقبل کے نگہبان اور ضامن ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ موافق حالات میں کام کرنا کوئی غیر معمولی بات نہیں، اصل کمال یہ ہے کہ حالات کی مخالفت اور سنگینی کے باوجود میدان عمل میں ثابت قدم رہا جائے اور امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا جائے۔ انہوں نے صوبائی دفتر کی تعمیر نو کا خاکہ بھی پیش کیا جس پر مختلف اضلاع کے ذمہ داران نے فراخدلانہ مالی تعاون کے عزائم کا اظہار کیا۔ ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ کی موجودہ جدوجہد دراصل انبیاء کرام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طرز عمل کا ہی تسلسل ہے، جسے اکابرین دیوبند نے اپنے خون جگر سے سینچا ہے۔ انہوں نے زمینی سطح پر عوامی رابطے کو مضبوط کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سماجی و ملی جدوجہد کے تحت ضرورت مندوں کی دادرسی اور فلاحی کاموں کو ہماری اولین ترجیحات کا حصہ ہونا چاہیے۔ صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے تنظیمی استحکام، مؤثر رپورٹنگ اور عصری تقاضوں پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ ورکشاپ میں جو بھی پراجیکٹ، منصوبے اور طریقہ کار پیش کئے گئے ہیں یہ سب جسم کی مانند ہیں، جبکہ اس کی روح تنظیم کی فکر اور نظریہ ہے۔ تنظیمی ڈھانچے کی مضبوطی کا مطلب محض عہدے داروں کا انتخاب نہیں، بلکہ تنظیم کے نظریہ کی درست واقفیت، کام کے طریقہ کار اور زمینی سطح تک کاموں کو نافذ کرنا ہے۔ انہوں نے تنظیمی واٹس ایپ گروپس اور سوشل میڈیا کے انتہائی محتاط اور ذمہ دارانہ استعمال کی تلقین کرتے ہوئے جذباتی ردعمل کے بجائے قانونی، آئینی اور اصولی جدوجہد پر زور دیا۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے ناظم تنظیم مفتی سید محمد حذیفہ قاسمی نے اپنے خطاب میں جمعیۃ کی بے مثال قربانیوں کی تاریخ بیان کی۔ انہوں نے ملک کی آزادی اور دستوری تشکیل میں اکابرین جمعیۃ کے قائدانہ کردار کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ مشکل ترین حالات اور فسادات کے ادوار میں بھی جمعیۃ نے ہمیشہ قوم کو سہارا دیا۔ انہوں نے کہا جمعیۃ علماء کمزور اور پسماندہ لوگوں کو سامنے رکھ کر اپنی پالیسیاں طے کرتی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ وقتی اور جذباتی نعرے بازی کے بجائے خاموش، سنجیدہ اور ٹھوس سماجی و ملی جدوجہد کا راستہ اختیار کریں۔ دو روزہ ورکشاپ میں تنظیمی استحکام کے لیے اہم شعبہ جات بالخصوص ماڈل ولیج، دینی تعلیمی بورڈ، اصلاح معاشرہ، مثالی مسجد، سدبھاؤنا، مردم شماری، شعبہ جیم (JEM)، تزکیہ نفس، خیر، رفیق اور جمعیۃ اسٹڈی سینٹر پر تفصیلی پریزنٹیشنز پیش کر کے ضلع وار عزائم طے کئے گئے۔ ضلع مشورہ میں آئندہ چھ ماہ کے اندر پورے صوبے میں 425 نئے مکاتب، 96 مقامات پر تعلیم بالغان، 112 مستورات مکاتب، نکاح کونسلنگ کے 225 پروگرام، 272 سیرت کورس، 277 تدریب الائمہ، 127 مثالی مسجد، جیم کی 42 کمیٹیاں، سدبھاؤنا کے 176 پروگرام، ماڈل ولیج کے تحت 263 محلوں کا جائزہ اور 30 مثالی اضلاع میں تربیتی ورکشاپس کے اہداف طے کئے گئے۔ ورکشاپ میں ریاستی نائب صدر پروفیسر سید محمد نعمان شاہجہاں پوری، جمعیۃ علماء مغربی زون کے صدر مولانا محمد عاقل قاسمی، وسطی زون کے صدر مولانا اسلام الحق اسجد قاسمی، مشرقی زون کے صدر مولانا حافظ عبدالحئی قاسمی، جنوبی ہند کے مرکزی ناظم تنظیم مولانا محمد عمر قاسمی، ریاستی ناظم تنظیم مفتی ظفر احمد قاسمی، موٹیویشنل اسپیکر ڈاکٹر ساجد فلاحی، سدبھاؤنا منچ کے کنوینر مولانا مہدی حسن عینی قاسمی، مرکزی دفتر کے مفتی ذاکر حسین قاسمی، مولانا محمد معظم عارفی ناظم اصلاح معاشرہ جمعیۃ علماء ہند، مولانا عبد الواجد کو آرڈینیٹر سدبھاؤنا منچ، مفتی محمد سلمان تمبور نے بھی پریزنٹیشنز کے ذریعہ شرکاء کی تربیت اور رہنمائی فرمائی۔ طے شدہ عزائم و اہداف کا جائزہ لینے اور نئے عزائم طے کرنے کیلئے تین ماہ کے بعد زونل سطح پر ضلعی ذمہ داران کا مشورہ منعقد کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔

ائمہؑ کی پاکیزہ زندگی پوری انسانیت کے لیے سچائی اور ہدایت کا راستہ ہے: مولانا احمد علی عابدی

امروہہ میں مرحوم سید ابنِ حیدر نقوی کے چہلم پر مجلس کا انعقاد

امروہہ۔ انجمن تحفظِ عزاداری کے سابق صدر، سابق قائدِ رضا کارانِ حسینی اور سینئر ایڈوکیٹ مرحوم سید ابنِ حیدر نقوی کے چہلم کی مجلس عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد کی گئی۔ اس موقع پر ممبئی سے تشریف لائے مشہور عالمِ دین حضرت مولانا احمد علی عابدی نے مجلس کو خطاب کرتے ہوئے شہدائے کربلا بالخصوص امام حسین علیہ السلام کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ مجلس کا آغاز سبطِ سجاد نقوی نے سوز و سلام اور مرثیہ پیش کر کے کیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا احمد علی عابدی (ممبئی) نے فرمایا کہ ہمارے اماموں کی پاکیزہ زندگی پوری انسانیت کے لیے سچائی اور ہدایت کا راستہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے محبت کا محض زبانی دعویٰ کافی نہیں ہے، بلکہ یہ ہمارے عملی کردار اور روزمرہ کے رویے میں نظر آنا چاہیے۔ امام حسینؑ نے حق اور انسانیت کو بچانے کے لیے جو عظیم الشان قربانی پیش کی، وہ ہمیں ظلم کے خلاف سینہ سپر ہونے اور ہمیشہ سچائی کی راہ پر چلنے کا سبق دیتی ہے۔ ہمارا ہر عمل ایسا ہونا چاہیے جو حسینی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ مجلس کے دوران ایک خصوصی تعزیتی سیشن بھی رکھا گیا، جس میں مرحوم سید ابنِ حیدر نقوی کی سماجی، دینی اور قانونی خدمات کو شدید لگاؤ کے ساتھ یاد کیا گیا۔ اس دوران محبوب زیدی، خورشید زیدی اور جمشید کمال نے مرحوم کی تنظیمی صلاحیتوں اور قوم کے تئیں ان کے جذبہ قربانی کو سراہا۔ ڈاکٹر چندن نقوی اور ضیاء حیدر نے ان کی قانونی زندگی اور معاشرے کو متحد رکھنے میں ان کے نمایاں کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس پوری مجلس اور تعزیتی محفل کی نظامت کے فرائض مشہور شاعر رضوان امروہوی نے اپنے مخصوص اور بہترین انداز میں انجام دیے۔

پیلی بھیت: دریا میں ٹریکٹر کے ساتھ اسٹنٹ کرتے ہوئے نوجوان ڈوب کر ہلاک

پیلی بھیت، 18 مئی (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع پیلی بھیت میں سوشل میڈیا کے لیے ریل بنانے کے چکر میں ایک نوجوان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ دریا کے اندر ٹریکٹر سے کرتب دکھانے کے دوران ٹریکٹر الٹ گیا، جس کے نیچے دب کر نوجوان گہرے پانی میں ڈوب گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق یہ واقعہ دیوریا کوتوالی علاقے میں ضلعی ہیڈکوارٹر سے تقریباً 50 کلومیٹر دور کام گھاٹ پل کے قریب پیش آیا۔: ہلاک ہونے والے نوجوان کی شناخت 28 سالہ راجیش کے نام سے ہوئی ہے، جو بلسنڈا تھانہ علاقے کے گاؤں مڑیا بلہرا کا رہائشی تھا۔ راجیش ٹریکٹر لے کر کسی کام سے جا رہا تھا کہ راستے میں اس نے ٹریکٹر دیوہا دریا میں اتار دیا اور پانی کے اندر ٹریکٹر کو گول گول گھما کر اسٹنٹ کرنے لگا۔

2 روزہ دورے پر رائے بریلی آج پہنچیں گے راہل گاندھی

'جنتا درشن' اور ملاقاتوں کے ساتھ تیز ہوگا 'یوپی مشن 2027'

رائے بریلی: 18 مئی (پی این ایس) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی منگل (19 مئی) کو رائے بریلی پہنچ رہے ہیں۔ ریاست میں اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات 2027 کے پیش نظر راہل کے اس دورے کو کافی اہم مانا جا رہا ہے۔ کانگریس کے ضلع صدر پنکج تیواری کے مطابق راہل گاندھی اپنے دورے کے پہلے دن بچھراواں کے ٹھاکورین کھیڑا میں ایک بارات گھر کا افتتاح کریں گے اور اس کے بعد کھیروں میں جلسہ عام میں حصہ لیں گے۔ اس کے علاوہ وہ لال گنج میں خواتین کے ساتھ براہ راست بات چیت (مہیلا سمواد) پروگرام میں بھی شامل ہوں گے۔ مقامی کانگریس ذرائع سے موصولہ اطلاعات کے مطابق پارٹی کے سینئر لیڈر راہل گاندھی 19 مئی کو سڑک کے راستے بچھراواں ڈیولپمنٹ بلاک کے مہیری ٹھاکورین کھیڑا پہنچیں گے۔ وہاں پر ایم پی فنڈز سے بنائے گئے بارات گھر کا افتتاح کریں گے۔ اس کے بعد وہ کھیروں میں منعقد جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ وہاں سے وہ لال گنج جائیں گے، جہاں ان کا خواتین سے ملاقات اور بات چیت کرنے کا پروگرام ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی اپنے 2 روزہ دورے کے آخری روز 20 مئی کو بھوئے مئو گیسٹ ہاؤس میں ''جنتا درشن'' کے ذریعے عوام سے ملاقات کریں گے، جس کے بعد وہ لودھ واری میں ویرا پاسی کے مجسمے کی نقاب کشائی اور جلسہ عام کو خطاب کریں گے۔ ذرائع کے مطابق رائے بریلی کے پروگراموں کے بعد راہل گاندھی امیٹھی کے لئے روانہ ہوں گے۔ ضلع صدر پردیپ سنگھل کے مطابق راہل گاندھی امیٹھی میں ضلع ہیڈکوارٹر پر پارٹی عہدیداران، کارکنان اور سینئر لیڈروں کے ساتھ میٹنگیں کریں گے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ یہ میٹنگ تنظیم کے جائزہ کے ساتھ ساتھ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے متعلق حکمت عملی کی تیاریوں کا حصہ ہے۔ اس میٹنگ میں بوتھ لیول تک تنظیم کو مضبوط کرنے اور نوجوانوں اور خواتین کی شراکت داری بڑھانے پر بات کی جائے گی۔ اپنے اس دورے کے دوران کانگریس لیڈر پورے رام دین پنڈت گاؤں بھی جائیں گے۔ یہ گاؤں پارٹی کے آنجہانی ضلع صدر یوگیندر مشرا کا آبائی گاؤں ہے جن کا کیم مارچ کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا تھا۔ گاندھی خاندان کے قریبی رہے مشرا کے اہل خانہ سے راہل گاندھی ملاقات کریں گے۔ اس دورے کو لے کر کانگریس کا گڑھ مانے جانے والے دونوں اضلاع میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں اور امیٹھی کے رکن پارلیمنٹ کشوری لال شرما بھی تیاریوں کا لگاتار جائزہ لے رہے ہیں۔

بی جے پی تنظیمی بنیادوں پر قائم جماعت

جہاں کارکن اور نظریہ سب سے اہم: ڈاکٹر دنیش شرما

لکھیم پور کھیری: 18 مئی (پی این ایس) راجیہ سبھا رکن اور سابق نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر دنیش شرما نے لکھیم پور ضلع میں منعقدہ پنڈت دین دیال اپادھیائے کارکن تربیتی مہم پروگرام کے تحت تربیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی ایک تنظیم پر مبنی جماعت ہے، جس میں کارکن اور اس کی نظریاتی وابستگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اسی لیے بی جے پی سماجوادی پارٹی، بہوجن سماج پارٹی اور کانگریس سے مختلف ہے۔ پارٹی جو بھی کام کرتی ہے، وہ اپنی پالیسی، اصول اور نظریے کی بنیاد پر ڈنکے کی چوٹ پر کرتی ہے۔ رام مندر کی تعمیر، تین طلاق قانون اور دفعہ 370 کا خاتمہ اس کی بڑی مثالیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی ہمیشہ کہتی تھی ''جہاں ہوئے بلیدان مکھرجی، وہ کشمیر ہمارا ہے'' اور آج کشمیر کے لال چوک پر ترنگا شان سے لہرا رہا ہے اور وندے ماترم گایا جاتا ہے۔ اسی طرح شیاما پرساد مکھرجی کا بنگال بھی آج بی جے پی والا ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ بی جے پی میں کارکن کی تخلیق ہوتی ہے، تبھی وہ چھوٹے عہدے سے بڑے مقام تک پہنچتا ہے۔ بی جے پی کا کارکن ایک بار پارٹی کا جھنڈا اٹھا لے تو زندگی بھر اسے نہیں چھوڑتا۔ انہوں نے کہا کہ وقت کے ساتھ ترجیحات بدل رہی ہیں، اس لیے تربیت بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 21 اکتوبر 1951 کو جن سنگھ کے طور پر پارٹی کا قیام عمل میں آیا تھا۔ پارٹی کا ابتدائی سفر انتہائی دشوار تھا اور ابتدا میں پارٹی کے صرف تین اراکینِ پارلیمنٹ تھے۔ جن سنگھ نے اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے ''نون معاہدہ'' کی مخالفت کی تھی اور تبت کی آزادی کی حمایت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جن سنگھ نے 1964 میں ہی بھارت کو جوہری طاقت بنانے کا عزم کر لیا تھا۔ جو ننھا پودا جن سنگھ کی صورت میں لگایا گیا تھا، وہ آج ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے کی قیادت میں جب جن سنگھ اقتدار کے قریب پہنچی تو ان کی پراسرار موت ہوگئی۔ راجیہ سبھا رکن نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک سرپرست کی طرح ملک کے تئیں اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔ عالمی توانائی بحران کے دور میں پیٹرولیم مصنوعات کے کم استعمال اور سونا کم خریدنے کی اپیل کے پیچھے بھی ایک بڑی سوچ یہ تھی کہ ملک کی ترقی کی رفتار متاثر نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ آج بھارت میں جہاں پیٹرولیم مصنوعات کا کوئی بحران نہیں ہے، وہیں آسٹریلیا، برطانیہ، پاکستان سمیت کئی ممالک میں ہاہا کار مچا ہوا ہے۔ مشکل وقت میں ملک کے مفاد میں بہتر فیصلے لینے کی صلاحیت وزیر اعظم مودی سے بہتر کسی میں نہیں۔ کووڈ اس کی زندہ مثال ہے، جب بھارت نے تین ویکسین تیار کر کے اپنے ساتھ دنیا کے سو سے زائد ممالک کے لوگوں کو تحفظ فراہم کیا تھا۔ ڈاکٹر شرما نے کہا کہ بھارت آج ایک عالمی لیڈر کے طور پر ابھرا ہے اور دنیا کو چیلنج دے رہا ہے۔ آج کا بھارت ایک مضبوط اور بااختیار ملک ہے۔ انہوں نے کانگریس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے آئین کی خلاف ورزی کی انتہا کرتے ہوئے 1975 میں ملک پر ایمرجنسی نافذ کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کئی سیاسی جماعتیں ہیں اور ان میں تقسیم بھی ہوئی ہے، لیکن بی جے پی میں آج تک کبھی تقسیم نہیں ہوئی، کیونکہ یہ شخصیت پر مبنی نہیں بلکہ نظریے پر مبنی جماعت ہے۔ ڈاکٹر دنیش شرما نے ضلع لکھیم پور میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے منعقدہ ''پنڈت دین دیال اپادھیائے تربیتی مہا ابھیان 2026'' میں شرکت کر کے کارکنوں کو تنظیمی اور نظریاتی تربیت فراہم کی۔ اس کے ساتھ ہی بی جے پی کی ترقی، خدمت، بہتر حکمرانی اور شاندار تاریخ پر مبنی نمائش کا مشاہدہ کر کارکنوں کا حوصلہ بھی بڑھایا۔ اس موقع پر سابق مرکزی وزیر اجے مشرا ٹینی، علاقائی صدر کملیش مشرا، ضلعی صدر اروند گپتا، سابق ریاستی وزیر وریندر تیواری، اراکینِ اسمبلی امن گری، لوکیندر پرتاپ سنگھ، ششانک ورما، منجو تیاگی، سوربھ سنگھ سونو، یوگیش ورما، ونود شنکر اوستھی دھوراہرا، علاقائی وزیر راج کشور موریہ، سابق ضلعی صدر شرد باجپئی، نگر پنچایت صدر رنکو شکلا، بی جے پی لیڈر منیش ساہنی، پلیا کی چیئرپرسن گپتا، سینئر بی جے پی لیڈر اوما شنکر مشرا، راجیش مشرا سمیت بڑی تعداد میں کارکنان اور لیڈران موجود تھے۔

اردو ادب سوسائٹی کی جانب سے مسلم کمیٹی کے صدر اور ایڈوکیٹ عارف ملک کا استقبال

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) مسلم کمیٹی کیس میں ہائی کورٹ کے تازہ فیصلے کے بعد سماجی اور ادبی تنظیم یوپی اردو ادب سوسائٹی نے کمیٹی کے چیئرمین اقبال احمد خان اور ان کے قانونی مشیر سینئر ایڈوکیٹ عارف ملک کا شاندار استقبال کیا۔ پروقار تقریب چیئرمین اقبال احمد خان کی رہائش گاہ محلہ لکڑہ میں منعقد ہوئی جہاں اردو ادب سوسائٹی کے صدر کوثر علی عباسی کی قیادت میں ایک وفد پہنچا۔ دونوں معززین کی گل پوشی کی اور مبارکباد دی سب نے مٹھائیاں تقسیم کر کے جشن منایا۔ تقریب میں موجود دانشوروں نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو انصاف اور قانون کی ایک بڑی فتح قرار دیا۔ مقررین نے ایڈووکیٹ عارف ملک کی قانونی مہارت، باریک بینی سے تیاری اور کیس میں بہترین وکالت کی تعریف کی۔ یاد رہے کہ ہائی کورٹ نے لمبی قانونی لڑائی کے بعد اقبال احمد خان کی صدارت والی مسلم کمیٹی امروہہ کے انتخاب کو قانونی طور پر بحال کرتے ہوئے کمیٹی کو رد کرنے والے ایس ڈی ایم کو ہائی کورٹ بلا کر سخت سرزنش کرتے ہوئے متنبہ کیا تھا کہ آئندہ اس طرح کے فیصلے نہ کریں ورنہ انکے خلاف سخت رویہ اپنایا جائے گا اس موقعے پر یوپی اردو ادب سوسائٹی کے صدر کوثر علی عباسی نے کہا کہ ایڈوکیٹ عارف ملک نے جس دانشمندی، لگن اور قانونی ذہانت کے ساتھ اپنا مقدمہ عدالت میں پیش کیا وہ انتہائی قابل تعریف ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ کوئی بھی مقدمہ پوری ایمانداری اور طاقت سے لڑا جائے تو انصاف ضرور ملتا ہے۔ کوثر عباسی نے مزید کہا کہ اس پورے معاملے میں علاقائی ایم ایل اے محبوب علی سابق ایم ایل سی پرویز علی اور مسلم کمیٹی کے سرپرست محمد آصف قریشی کا کردار بھی انتہائی اہم اور مثبت تھا جو ہر موڑ پر کمیٹی کی رہنمائی کرتے رہے۔ مزید برآں، صدر اقبال احمد خان نے بھی انتہائی صبر اور تنظیم کے ساتھ کمیٹی کی قیادت کرتے ہوئے ہر ایک کے حوصلے کو مؤثر طریقے سے مضبوط کیا۔ پروگرام کے اختتام پر حاضرین نے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس موقعے پر مسلم کمیٹی کے سابق صدر حاجی نسیم خان، سلام خان، انجینئر فرقان احمد، مدثر خان، خالد صدیقی، ظفر خان، مزمل صدیقی، قدیر احمد صدیقی، انس عباسی، وسیم بھارتی، ڈاکٹر چندن نقوی، علی عابدی، محفوظ خان، نعیم انصاری، حماد عباسی، منصف خان، منیر خان، منیر خان اور دیگر کئی شخصیات موجود تھیں۔

یوریا (کھاد) گھوٹالے معاملے میں کوآپریٹیو بینک ڈائریکٹر کے بیٹے پر شکنجہ

بلندشہر میں کروڑوں کی جائیداد کی تحقیقات جاری، ایف آئی آر کے بعد سے ملزم فرار

بلندشہر 18 مئی (پریس ریلیز) ایک کوآپریٹیو سوسائٹی کے ڈائریکٹر اور اس کے ملزم بیٹے نے کسانوں کے لیے یوریا کی بلیک مارکیٹنگ کر کے کروڑوں روپے کی دولت اکٹھی کی۔ کروڑوں روپے کے یوریا گھوٹالے کا ماسٹر مائنڈ بیٹا ایف آئی آر درج ہونے کے بعد سے مفرور ہے۔ پولیس کی کئی ٹیمیں اس کی گرفتاری کے لیے ممکنہ مقامات پر دبش دے رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر نے ڈی جی پی کو خط لکھ کر ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ کسان لیڈروں نے بھی گھوٹالے بازوں کے خلاف مورچہ کھول دیا ہے۔ محکمہ زراعت کے افسران نے حال ہی میں انوپ شہر گنگا پل سے تین ٹرکوں کو پکڑا تھا، جن میں یوریا کے 575،1 بورے ضبط کیے گئے تھے۔ ٹرک ڈرائیوروں سے پوچھ گچھ میں پتہ چلا تھا کہ یہ بوریاں سنبھل، رام پور، مرادآباد اور بدایوں لے جائی جا رہی تھیں۔ پولیس نے یوریا کی بوریوں کو قبضے میں لے کر ٹرک ڈرائیوروں کو حراست میں لے لیا تھا۔ اسسٹنٹ کمشنر امت کمار تیاگی نے پی سی ایف کے ضلع منیجر دیویانشو ورما، اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ لیش راگھو اور اسٹور کیپر ہریندر پرتاپ سنگھ اور راویندر کو معطل کرنے کی کمشنر اور رجسٹرار سے سفارش کی تھی جس کے بعد انہیں معطل کر دیا گیا۔ ڈی ایم کی سفارش کے بعد انوپ شہر کوتوالی میں محمد ہارون ساکن ہمیر پور ٹانڈہ ضلع رامپور، اسلم ساکن سیلانی شاہ بادرامپور، شیر علی ساکن بیہٹا بدایوں، سوہن پال سنگھ ساکن بھجوئی سنبھل، ہریندر پال سنگھ پی سی ایف ملازم، لیش راگھو پی سی ایف ملازم ضلع انچارج پی سی ایف بلندشہر، راویندر اسٹور کیپر کے خلاف مقدمہ درج کرایا گیا۔ اب ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر سمن سنگھ راگھو نے بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر اور کوآپریٹیو سوسائٹی کے ڈائریکٹر ریشپال راگھو اور کوآپریٹیو میں تعینات ان کے بیٹے لیش راگھو پر یوریا کی بلیک مارکیٹنگ کے ذریعے کروڑوں روپے کی غیر قانونی دولت جمع کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اس کی شکایت ڈی جی پی سے کرتے ہوئے ملزم کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ دریں اثنا بی کے یو کے رہنما چودھری ارب سنگھ نے بھی یوریا گھوٹالے کے ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے کہا کہ ملزمین کے خلاف سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ کسانوں کے یوریا پر ڈاکہ ڈالنے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔

نوئیڈا میں دیپیکا کی موت پر تین دعوے، پولیس نے کہا خودکشی، خاندان نے لگایا قتل اور جہیز ہراسانی کا الزام

نوئیڈا: 18 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے گریٹر نوئیڈا میں ایک شادی شدہ خاتون کی مشتبہ موت نے سنسنی پھیلا دی ہے۔ ایکو ٹیک-3 تھانہ علاقے کے جلپورا گاؤں میں دیپیکا نامی خاتون کی چھت سے گرنے کے بعد موت ہوگئی، جس کے بعد معاملہ مزید پیچیدہ بن گیا ہے۔ پولیس ابتدائی طور پر اسے خودکشی قرار دے رہی ہے، جب کہ متوفیہ کے اہل خانہ نے شوہر اور سسرال والوں پر جہیز کے لیے قتل کرنے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں ایف آئی آر درج کرتے ہوئے متوفیہ کے شوہر رتک اور سسر منوج کو گرفتار کر لیا ہے۔ دیپیکا کی شادی تقریباً ڈیڑھ سال قبل جلپورا گاؤں کے رہنے والے رتک کے ساتھ ہوئی تھی۔ نوئیڈا کے ڈی سی پی سینٹرل شیلندر کمار سنگھ کے مطابق 17 مئی کی رات پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ جلپورا گاؤں میں ایک شادی شدہ خاتون نے مبینہ طور پر چھت سے کود کر جان دے دی ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور قانونی کارروائی شروع کی گئی، جس میں پنچنامہ اور پوسٹ مارٹم شامل ہے۔ ڈی سی پی نے بتایا کہ متوفیہ کے والد کی تحریری شکایت کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے اور شوہر و سسر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس دیگر شواہد جمع کرنے اور معاملے کی ہر زاویے سے تحقیقات میں مصروف ہے۔ دیپیکا کے والد سنجے نے بتایا کہ ان کی بیٹی کی شادی 11 دسمبر 2024 کو رتک کے ساتھ ہوئی تھی۔ ان کے مطابق شادی کے چند دن بعد ہی سسرال والے جہیز کے لیے بیٹی کو ہراساں کرنے لگے تھے۔ انہوں نے کہا کہ واقعے سے ایک دن پہلے وہ خود اپنی بیٹی کے سسرال گئے تھے اور بات چیت کے بعد واپس لوٹے تھے۔ گھر پہنچنے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد سسر منوج کا فون آیا کہ دیپیکا گر گئی ہے۔ جب انہوں نے پوچھا کہ وہ سیڑھیوں سے گری ہے یا باتھ روم میں، تو بتایا گیا کہ وہ چھت سے گری ہے اور اسے شاردہ اسپتال لے جایا جا رہا ہے۔ سنجے کے مطابق جب وہ اسپتال پہنچے تو ان کی بیٹی کی موت ہو چکی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دیپیکا کو مسلسل جہیز کے لیے ذہنی اور جسمانی طور پر پریشان کیا جاتا تھا۔ متوفیہ کے چچا وشیش ناگر نے کہا کہ خاندان نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دیپیکا کے جسم پر تشدد کے واضح نشانات موجود تھے اور ایک گہرا زخم بھی تھا، جو کسی نوکیلی چیز یا پیچ کس سے لگایا گیا محسوس ہوتا تھا۔ ان کا الزام ہے کہ پہلے دیپیکا کے ساتھ مار پیٹ کی گئی اور پھر واقعے کو حادثہ یا خودکشی ظاہر کرنے کے لیے اسے چھت سے نیچے پھینک دیا گیا۔

کامیابی کا مطلب ہے ایمانداری کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہے: آصف محمود

طلبا و اساتذہ تعطیل گرما کا صحیح استعمال کریں: قاری محمد انس ☆ جامعہ الاصلاح اکیڈمی میں اسپیشل سمر کلاسز کا آغاز

گورکھپور، پیر کے روز جامعہ الاصلاح اکیڈمی نورنگ آباد گورکھ ناتھ میں تین روزہ خصوصی سمر کلاسز کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، تقریب کی صدارت کرتے ہوئے آصف محمود نے کہا کہ کامیابی کا مطلب ہے ایمانداری کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنا اور اندرونی اطمینان کا تجربہ کرنا، یہ ایک مقررہ منزل نہیں بلکہ ایک مسلسل سفر ہے، اس کا مفہوم ہر شخص کے حق میں مختلف ہوسکتا ہے، کچھ کے لیے اس کا مطلب دولت کمانا ہے تو کچھ کے لیے اس کا معنی ذہنی سکون حاصل کرنا ہے اور یہی اصل کامیابی ہے۔ کلیدی مقرر قاری محمد انس نقشبندی نے کہا کہ موسم گرما کی تعطیلات کا صحیح استعمال کرنا ہر ایک کے لیے ضروری ہے چاہے وہ طلباء ہوں یا اساتذہ، کیونکہ یہ انہیں آرام کرنے، خود کو بہتر بنانے اور نئی چیزیں سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے، بچے توانائی سے پر ہوتے ہیں، اس لیے جب بھی وہ آزاد ہوتے ہیں، اس لامحدود توانائی کو خرچ کرنے کے لیے طرح طرح کی شرارتیں کرتے ہیں، اس لیے گرمیوں کی چھٹیوں میں بچوں کی توانائی کا صحیح استعمال کرنا ضروری ہے، بچوں کو لائبریری جانے اور کتابیں پڑھنے کی ترغیب دیں، پڑھنا ایک اچھی عادت ہے جو ہمیں زندگی بھر نئی چیزیں سیکھنے میں مدد دیتی ہے، بچے کی شخصیت کی نشوونما کے لیے، نصاب میں شامل کتابوں کو پڑھ لینا ہی کافی نہیں ہے، انہیں مذہبی، بچوں کے ادب، سائنس اور عمومی علم کی دلچسپ اور معلوماتی کتابیں بھی پڑھنی چاہیے۔ اسکول کی معلمہ نازیہ خاتون نے کہا کہ بغیر مقصد کے محنت کرنا بے مقصد بھٹکنے کے مترادف ہے، کسی بھی بڑے کام میں وقت لگتا ہے، اس لیے صبر ضروری ہے، وقت کا صحیح استعمال کامیاب لوگوں کی سب سے اہم عادت ہے، ناکامیوں سے مایوس ہونے کے بجائے ان سے سبق سیکھ کر آگے بڑھنا چاہیے۔ آخر میں ملک میں امن، ترقی اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، سمر اسپیشل کلاس میں عائشہ خاتون، شیریں آصف، بلال احمد، حافظ عارف رضا، فریدہ خاتون، ارجمند بانو، ادیبہ انصاری، گل افشاں خاتون، فرحین، ثناء پروین، فرحت، عائشہ عابد، یاسمین اختر، تانیہ اختر، صفیہ، سیدہ یاسمین، سمر کلاس میں بہت سے بچے موجود رہے۔

مظلوم کو انصاف فراہم کرنا، اہل شخص کو اسکیموں کا فائدہ پہنچانا حکومت کی ترجیح

جنتا درشن عوامی اعتماد کا ایک طاقتور ذریعہ بن گیا، نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے مسائل سنے ★ادب اور ثقافت معاشرہ کو ایک نئی سمت دینے کا طاقتور ذریعہ ہیں: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 18 مئی۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اپنے کیمپ آفس، 7-کالی داس مارگ، لکھنؤ میں منعقدہ جنتا درشن پروگرام میں ریاست کے مختلف اضلاع کے شہریوں کے مسائل سنے اوران کے فوری، موثر اور تسلی بخش حل کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔عوامی سماعت میں مرد، خواتین، بزرگ، معذور اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ لوگوں نے ڈپٹی چیف منسٹر کے ساتھ زمین کے تنازعات، محصولات کے معاملات، طبی امداد، پنشن، مکان، سڑک، بجلی اور پانی، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار سے متعلق مسائل اٹھائے۔عہدیداروں کو واضح ہدایات دیتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر موریہ نے کہا کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی لاپرواہی یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ حکام کو چاہیے کہ وہ جائے وقوع کا دورہ کریں، ضرورت کے مطابق معائنہ کریں اور متاثرہ لوگوں کو بروقت امداد فراہم کریں۔انہوں نے کہا کہ جنتا درشن حکومت اور عام لوگوں کے درمیان براہ راست رابطے کا ایک موثر ذریعہ ہے، جو حقیقی مسائل کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے اوران کا فوری حل ممکن بناتا ہے۔مسٹر موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت عوامی بہبود اور اچھی حکمرانی کے عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے، اور ہر اہل فرد کو سرکاری اسکیموں اور سہولیات کا فائدہ پہنچانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔انہوں نے یقین دلایا کہ کوئی بھی شکایت کنندہ مایوس واپس نہیں جائے گا اور ہر مسئلے کا ہر ممکن حل یقینی بنایا جائے گا۔ڈپٹی چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ شکایات کا ازالہ محض رسمی طور پر نہ ہو بلکہ ایسا حل فراہم کیا جائے جس سے متاثرہ شخص مکمل طور پر مطمئن ہو اور اسے بار بار دفاتر کے دورے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت دی کہ خواتین، بزرگوں، معذوروں اور کمزور طبقوں کے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔زمینی تنازعات اور غیر قانونی تجاوزات سے متعلق معاملات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مسٹر موریہ نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ وہ ریونیو اور پولیس محکموں کی مشترکہ ٹیمیں جائے وقوع پر بھیجیں تا کہ منصفانہ اور موثر کارروائی کو یقینی بنایا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ہراساں کرنے اور ناجائز تجاوزات کے معاملے میں بھی سخت کارروائی کی جائے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عوامی مسائل کا حل بروقت، شفاف اور جوابدہ ہونا چاہیے، تا کہ حکومت اور انتظامیہ پر عام لوگوں کا اعتماد مزید مضبوط ہو سکے۔ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ ڈبل انجن حکومت کا عزم ہر ضرورت مند کے مسائل کو حل کرنا ہے۔مسٹر موریہ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ انتہائی عجلت اور حساسیت کے ساتھ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سب کو بلا امتیاز انصاف فراہم کیا جائے۔ اسکیموں سے ہر اہل فرد کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے، ضرورت مندوں کے لیے مناسب علاج کی سہولت فراہم کی جاتی ہے اور زمینوں پر قبضہ کرنے والے لینڈ مافیا اور طاقتور لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے۔ انہوں نے ریونیو اور امن و امان کے معاملات کو فوری حل کرنے کی ہدایت دی۔ بہرائچ، پریاگ راج، غازی پور، سیتاپور، بریلی، بلند شہر، ایٹا، جھانسی، سلطان پور، مہوبہ، اناؤ، اعظم گڑھ، غازی آباد، میرٹھ، جالون، علی گڑھ، پرتاپ گڑھ سمیت دو درجن سے زیادہ اضلاع کے لوگ جنتا درشن میں آئے۔سینکڑوں لوگوں نے اپنے مسائل کا اظہار کیا۔

☆اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے لکھنؤ کے گومتی نگر میں ایل پی ایس گومتی نگر (کاٹھوٹا جھیل کے قریب) میں منعقدہ بھارت کی کویتا (شاعری کنسرٹ)'' پروگرام میں شرکت کی، جذباتی شاعرانہ پرفارمنس سنتے ہوئے، اجتماع سے خطاب کیا۔ اس تقریب میں ادب، ثقافت اور ہندوستانی روایت کے بھرپور ورثے پر وسیع پیشکشیں اور مباحثے پیش کیے گئے۔نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے اپنے خطاب میں ہندی ادب اور شاعری کی دنیا کے کئی عظیم ادیبوں کو یاد کیا۔رامدھاری سنگھ دنکر نے بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی، بھارتندو ہریش چندر، اور سوریہ کانت ترپاٹھی نرالا کو عقیدت کے ساتھ یاد کیا۔ انہوں نے گوسوامی تلسی داس اور کبیر داس جیسے سنتوں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت کے تحت ملک اور ریاست مسلسل ثقافتی طور پر ترقی کر رہے ہیں۔اس اختراعی تقریب کے لیے معروف کوی کویتا تیواری کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تقریبات ہندوستانی ثقافت اور ادبی شعور کو نئی توانائی فراہم کرتی ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ تقریب ادب کی دنیا کے لیے ایک نئے انقلاب کی مانند ہے۔ ادب کا مقصد معاشرے میں مثبت تبدیلی لانا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے اپنے خطاب میں کہا کہ ریاستی حکومت اس طرح کے ثقافتی اور ادبی پروگراموں کی حوصلہ افزائی جاری رکھے گی۔اس پروگرام میں ایم پی کانپور جناب رمیش اوستھی، ایم ایل اے جناب انل سنگھ، قابل احترام مہنت راجو داس (ہنومان گڑھی ایودھیا)، مشہور کہانی کار پنڈت شیوکانت، مقبول کامیڈین انو اوستھی سمیت کئی عوامی نمائندے، ادباء اور نامور شہری موجود تھے۔

لوک بھون میں منتخب امیدواروں کو تقرری لیٹر تقسیم کرنے کے پروگرام میں نائب وزیر اعلیٰ یشو پرساد موریہ کا خطاب

☆اتر پردیش کے نائب وزیر اعلی کیشو پرساد موریہ نے پیر کو لوک بھون، لکھنؤ میں منعقدہ منتخب امیدواروں کے تقرری نامہ تقسیم پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب اسی وقت پورا ہوگا جب اتر پردیش ترقی کرے گا اور افسران کی نئی نسل ترقی یافتہ اتر پردیش کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرے گی۔مختلف محکموں میں منتخب 932 امیدواروں کو مبارکباد دیتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ یہ کامیابی ان کی انتھک محنت اور عزم کا نتیجہ ہے۔انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان اور اتر پردیش کا نام پوری دنیا میں احترام سے لیا جارہا ہے اور یہ گڈ گورننس، دیانتدار انتظامیہ اور عوامی فلاح و بہبود کی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔انہوں نے کہا کہ مستقبل میں انتظامی ذمہ داری نئی نسل کے ہاتھ میں ہوگی اس لیے منتخب افسران کو چاہیے کہ وہ پوری ایمانداری اور حساسیت کے ساتھ کام کریں تا کہ اسکیموں کے ثمرات معاشرے کے آخری فرد تک پہنچ سکیں۔انہوں نے کہا کہ چاہے شہری ہوں یا دیہی، ہر افسر کی ذمہ داری ہے کہ وہ غریبوں، کسانوں، نوجوانوں اور پسماندہ لوگوں کو قومی دھارے سے جوڑنے میں فعال کردار ادا کرے۔جناب موریہ نے کہا کہ آج ڈیجیٹل دور میں شفافیت میں اضافہ ہوا ہے اور ڈی بی ٹی سسٹم کے ذریعے سرکاری اسکیموں کے فائدے براہ راست اہل استفادہ کنندگان کے کھاتوں تک پہنچ رہے ہیں۔ڈپٹی چیف منسٹر نے منتخب امیدواروں کو حب الوطنی، لگن اور عوامی خدمت کے جذبے سے کام کرنے پر زور دیا اور کہا کہ وہ ایسے طرز عمل کا مظاہرہ کریں کہ ٹرانسفر کے وقت عوام خود انہیں جذبات سے یاد کریں۔انہوں نے کہا کہ مثالی افسر وہ ہوتا ہے جو عوام کے اعتماد اور عزت کو مقدم سمجھ کر کام کرے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مفاد کو مقدم رکھنے کا جذبہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کی بنیاد بنے گا۔تمام منتخب امیدواروں کے روشن مستقبل کی خواہش کرتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے انہیں وفاداری، ایمانداری اور حساسیت کے ساتھ فرض کی راہ پر آگے بڑھنے کا پیغام دیا۔

قنوج، گورکھپور اور کانپور میں جلد ہی دودھ پلانٹ شروع کرنے کی ہدایت: وزیر دھرم پال سنگھ

ویٹرنری طلباء کے انٹرن شپ الاؤنس میں تین گنا اضافہ وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا

لکھنؤ: 18 مئی۔اتر پردیش کے مویشی پروری اور ڈیری ڈیولپمنٹ کے وزیر دھرم پال سنگھ نے آج ودھان بھون میں اپنے دفتر میں محکمہ کے افسران کے ساتھ منعقدہ ایک اعلی سطحی جائزہ میٹنگ میں مویشی پالنے، ڈیری کی ترقی اور جانوروں کی صحت کی خدمات سے متعلق اسکیموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔اس دوران انہوں نے ویٹرنری طلباء کے انٹرن شپ الاؤنس کو 4000 روپے سے بڑھا کر 12000 روپے کرنے پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ریاستی حکومت کے اس فیصلے سے ویٹرنری تعلیم کو نئی توانائی ملے گی۔اس سے طلباء کی حوصلہ افزائی ہوگی اور ویٹرنری خدمات میں ہنر مند انسانی وسائل تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ وزیر موصوف نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ بایو گیس اور بائیو گیس پلانٹس کے ذریعے توانائی کی پیداوار اور آمدنی کو فروغ دیں تا کہ ریاست کے گائے کی پناہ گاہوں کو خود کفیل بنایا جا سکے۔انہوں نے کہا کہ بائیو گیس پلانٹس سے صاف توانائی کی پیداوار کے ساتھ ساتھ ورمی کمپوسٹ کی پیداوار پر زیادہ زور دیا جانا چاہیے جس سے گائے کی پناہ گاہوں کے لیے اضافی آمدنی کے مواقع وضع ہوں گے اور نامیاتی کاشتکاری کو فروغ ملے گا۔ریاستی حکومت گائے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ اور دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے، اور گائے کی پناہ گاہیں اس میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔فی الحال ریاست میں 131 بائیو گیس پلانٹ نصب ہیں جن کی کل گنجائش 5244.75 مکعب میٹر (کیوبک میٹر) ہے۔ان میں سے 66 پلانٹس کام کر رہے ہیں، جبکہ 28 این جی اوز چلا رہے ہیں۔میٹنگ میں وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ آئندہ بارش کے موسم کے پیش نظر ریاست بھر میں متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے خصوصی چوکسی اختیار کریں اور جانوروں کو مختلف بیماریوں سے بچانے کے لیے وسیع پیمانے پر ٹیکہ کاری مہم چلائیں۔اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی بھی ضلع میں ویکسینیشن کے کام میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔دیہی اور دور دراز علاقوں میں مویشی پالنے والوں کو آگاہ کیا جائے اور ویکسی نیشن کا کام بروقت مکمل کیا جائے۔مصنوعی حمل اور نسل کی بہتری کے پروگراموں کی پیش رفت کے بارے میں وزیر موصوف نے کہا کہ ریاست میں دودھ کی پیداوار بڑھانے اور مویشی پال کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے بہتر نسلوں کے فروغ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے میٹنگ کے دوران، مسٹر سنگھ نے کہا کہ موبائل ویٹرنری یونٹ سے متعلق شکایات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے، مویشیوں کے کسانوں کو بہتر ویٹرنری سہولیات فراہم کرنا حکومت کی ترجیح ہے۔ دودھ کے ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے ریاست میں دودھ کمیٹیوں کی توسیع پر خصوصی زور دیا۔انہوں نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ دودھ پیدا کرنے والوں کو کمیٹیوں سے جوڑ کر انہیں معاشی طور پر با اختیار بنایا جائے اور دودھ کوآپریٹو سسٹم کو مزید مضبوط کیا جائے۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے گورکھپور، قنوج اور کانپور میں نیشنل ڈیری ڈیولپمنٹ بورڈ (این ڈی ڈی بی) کے ذریعہ چلائے جانے والے دودھ پلانٹ جلد شروع کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ ان پلانٹس کے شروع ہونے سے ریاست میں دودھ کی پروسیسنگ کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا، دودھ پیدا کرنے والوں کو مارکیٹ میں بہتر رسائی ملے گی اور دیہی معیشت کو نئی طاقت ملے گی۔میٹنگ کے دوران محکمہ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب مکیش کمار میشرام نے محکمہ کی موجودہ پیش رفت کے بارے میں معزز وزیر کو بتایا۔انہوں نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ گائے کی پناہ گاہوں کو خود کفیل بنانے کے ریاستی حکومت کے بیان کردہ ہدف کے مطابق کام کو تیز کریں۔ دودھ کی کمیٹیاں ترجیحی بنیادوں پر بنائی جائیں۔کمیٹی کے اہداف میں بتدریج اضافہ کیا جائے۔تربیتی پروگرام باقاعدگی سے منعقد کیے جائیں۔کام میں غفلت یا لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی ، ضروری کارروائی کی جائے گی۔اسپیشل سکریٹری جناب دیویندر پانڈے ، پی سی ڈی ایف کے منیجنگ ڈائریکٹر جناب وبھو سریواستو، دودھ کمشنر محترمہ دھن لکشمی کے، ڈیری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے اسپیشل سکریٹری جناب رام سہائے یادو، ڈاکٹر میمپال سنگھ، ڈائرکٹر، ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، اینیمل ہسبنڈری، ڈاکٹر راجیندر پرساد، ڈائرکٹر، ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ، ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر سنگیتا تیواری، جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر پی کے۔سنگھ اور ڈاکٹر پی کے سنگھ کے علاوہ میٹنگ میں یوپی ایل ڈی ڈی بی کے افسران کے ساتھ موجود تھے۔

ہینڈ بال کی ترقی کیلئے پوری وابستگی کے ساتھ کام کریں گے: الکا داس

لکھنؤ، 17 مئی 2026، ہینڈ بال ایسوسی ایشن انڈیا (ایچ اے آئی) کی سالانہ جنرل باڈی میٹنگ (اے جی ایم) میں ہوئے انتخابات میں اتر پردیش ہینڈ بال ایسوسی ایشن کی صدر محترمہ الکا داس (چیئرمین، بی بی ڈی گروپ) کو متفقہ طور پر بلا مقابلہ صدر منتخب کر لیا گیا۔ان کے صدر کے عہدے پر متفقہ طور پر منتخب ہونے پر متعدد کھیل تنظیموں اور کھیل محبت کرنے والوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے مبارکبادوں کا تانتا لگ گیا۔بی بی ڈی یوپی بیڈمنٹن اکیڈمی میں اتوار کو منعقدہ اے جی ایم میں زوم میٹنگ کے ذریعے ایشین ہینڈ بال فیڈریشن کے مبصر کے طور پر جنرل سکریٹری محمد شفیق اور انٹرنیشنل ہینڈ بال فیڈریشن کے مبصر کے طور پر پیتامبر تیمسینا کی موجودگی میں صدر اور نائب صدر کے خالی عہدوں پر باقی ماندہ مدت (2023-27) کے لیے انتخاب ہوا۔انتخابات میں ہینڈ بال ایسوسی ایشن انڈیا کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر آنندیشور پانڈے نے صدر کے عہدے کے لیے محترمہ الکا داس اور نائب صدر کے عہدے کے لیے دہلی کی رانی تیواری کے نام کی تجویز پیش کی، جسے اجلاس نے صوتی ووٹ سے منظور کر لیا۔ اس دوران انتخابی افسر کے طور پر ریٹائرڈ ضلع جج دیپک کمار سریواستو نے ذمہ داری نبھائی۔صدر منتخب ہونے کے بعد محترمہ الکا داس نے کہا کہ ہینڈ بال کو ملک کے کونے کونے تک پہنچانے اور کھلاڑیوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے وہ پوری وابستگی کے ساتھ کام کریں گی۔انہوں نے کہا کہ کھیل کی صلاحیتوں کو آگے بڑھانے کے لیے زمینی سطح پر مضبوط ڈھانچہ تیار کرنا وقت کی ضرورت ہے۔وہیں ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر آنندیشور پانڈے نے کہا کہ محترمہ الکا داس کے صدر منتخب ہونے سے ہینڈ بال ایسوسی ایشن انڈیا کو مضبوطی ملے گی اور تنظیم کھلاڑیوں اور ہینڈ بال کھیل کی ترقی کے لیے مزید موثر انداز میں کام کر سکے گی۔اے جی ایم میں اڈیشہ ہینڈ بال ایسوسی ایشن کے سکریٹری مانس سنگھ کو ایسٹ زون اور ہماچل پردیش ہینڈ بال ایسوسی ایشن کے صدر کلدیپ سنگھ کو نارتھ زون کا چیئرمین بنایا گیا ہے۔ دوسری طرف اتر پردیش کے سچن بھاردواج کو ایچ اے آئی کے ایتھلیٹکس کمیشن کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر تیج راج سنگھ نے بتایا کہ 34 ریاستی یونٹوں میں سے 31 ریاستی یونٹوں کے دو دو نمائندوں یعنی کل 63 اراکین کی موجودگی میں منعقد اس اے جی ایم میں کئی اہم مسائل پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔اس میں سب سے پہلے حکومت ہند کے اسپورٹس بل اور انڈین اولمپک ایسوسی ایشن کی ہدایات کے مطابق ایچ آئی کے آئین میں ترمیم پر گفتگو ہوئی۔ایسوسی ایشن کے خزانچی ونئے کمار سنگھ نے بتایا کہ اس دوران 15 دسمبر 2025 کو چنسورا (مغربی بنگال) میں منعقدہ گزشتہ اے جی ایم کی کارروائی کی توثیق کے ساتھ سال 2025-2026 کے آڈٹ شدہ حسابات پر غور و منظوری دی گئی۔ اس کے ساتھ ہی سال 2026-2027 کے لیے قومی ہینڈ بال چیمپئن شپ کی میزبانی کی تقسیم بھی کی گئی۔

معروف افسانہ نگار نسرین حمزہ علی "ستارہ بیگم ایوارڈ" سے سرفراز

لکھنؤ/)پریس ریلیز(بین الاقوامی ادبی تنظیم "انگینا انٹرنیشنل آرگنائزیشن" کی جانب سے معروف افسانہ نگار اور ادبی شخصیت محترمہ نسرین حمزہ علی کو "ستارہ بیگم ایوارڈ" سے نوازا گیا۔یہ اعزاز اُن باوقار ماؤں اور خواتین کو پیش کیا جاتا ہے جو محبت، ایثار، شفقت اور سماجی خدمت کے میدان میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔محترمہ نسرین حمزہ علی نہ صرف ایک حساس قلمکار کی حیثیت سے ادبی حلقوں میں اپنی شناخت رکھتی ہیں بلکہ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے عورت کی سماجی حیثیت، اس کے مسائل، جذبات اور خدمات کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔اُن کا شعری مجموعہ "دھوپ کا نم" "ایک لمحہ" اور افسانوی مجموعہ "راکھ میں دبی چنگاری" اردو ادب میں خواتین کے احساسات اور معاشرتی حقیقتوں کی ترجمانی کے حوالے سے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ خصوصاً "راکھ میں دبی چنگاری" میں عورت کے داخلی کرب، قربانی اور سماجی جدوجہد کو جس فکری و ادبی اسلوب میں پیش کیا گیا ہے، وہ قابلِ تحسین ہے۔تنظیم کی صدر سیدہ شرمین نے کہا کہ ایسی خواتین کسی بھی معاشرے کا سرمایہ ہوتی ہیں جو خاموش خدمت اور فکری رہنمائی کے ذریعے نئی نسل کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔نسرین حمزہ علی کی شخصیت ادب، تہذیب اور سماجی شعور کا حسین امتزاج ہے۔انہوں نے اپنی تخلیقات اور عملی زندگی دونوں کے ذریعے معاشرے میں مثبت قدروں کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔سماجی، ادبی اور عوامی حلقوں نے نسرین حمزہ علی کو اس اعزاز کے حصول پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ آئندہ بھی اپنی ادبی و سماجی خدمات کے ذریعے معاشرے کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔

اعظم گڑھ: ضلع مجسٹریٹ ای-رکشہ پر سوار ہو کر کلکٹریٹ پہنچ گئے

اعظم گڑھ، 18 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ میں ضلع مجسٹریٹ رویندر کمار نے پیر کے روز ایندھن کی بچت اور ماحولیاتی تحفظ کا منفرد پیغام دیتے ہوئے اپنی سرکاری انووا گاڑی چھوڑ کر ای-رکشہ میں کلکٹریٹ پہنچ کر ایک نئی روایت کا آغاز کیا۔دو بار ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والے آئی اے ایس افسر کی اس سادگی اور ماحول دوست پہل کی پورے ضلع میں تعریف کی جارہی ہے۔یہ قدم وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے ایندھن کی بچت، عوامی ٹرانسپورٹ کے استعمال اور ماحولیات کو آلودگی سے بچانے کی اپیل کے تناظر میں اٹھایا گیا ہے۔

استاد شاعر والی آسی مرحوم، کے کلیات کی رسمِ اجراء

مشہور شاعر ڈاکٹر طارق قمر والی آسی ایوارڈ" سے سرفراز

لکھنو: گزشتہ شب علم و ادب کے تاریخی مرکز لکھنو میں جناب والی آسی کی شعری تخلیقات کلیات والی آسی" کی رسم اجراء ادا کی گئ اس موقع پر بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر ڈاکٹر طارق قمر کو ان کی گراں قدر ادبی خدمات کے اعتراف میں "والی آسی ایوارڈ" سے سرفراز کیا گیا۔تقریب کا انعقاد لکھنو کے عیش باغ واقع اسلامک سینٹر آف انڈیا میں مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی صدارت میں کیا گیا جب کہ نظامت کے فرائض جناب پرویز ملک زادہ نے بحسن وخوبی انجام دئے والی آسی ایوارڈ جناب مسعود الحسن عثمانی، مولانا عبد العلی فاروقی، جناب ابراہیم علوی اور اکیڈمی کے صدر معروف خاں کے بدست پیش کیا گیا۔۔اس موقع پر معروف قلمکار و دانشور جناب مسعود الحسن عثمانی نے والی آسی کے فن اور شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ لکھنو کے شعری ادب میں تصوف کی روح کو پیش کرنے والے شعراء میں والی آسی سر فہرست ہیں ان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ڈاکٹر طارق قمر اس اہم ایوارڈ کے مستحق ہیں اہل لکھنؤ ان کی علمی اور شعری صلاحیت کے قدردان و معترف ہیں، سینئر صحافی ابراہیم علوی، مولانا عبد العلی فاروقی، مولانا خالد رشید فرنگی محلی اور خلیل احسن نے بھی اس موقع پر والی آسی کی شخصیت اور فن پر سیر حاصل گفتگو کی واضح رہے کہ یہ کلیات والی آسی مرحوم کے لائق فرزند جناب جمالی آسی نے ترتیب دیا ہے مشہور لیڈر معروف خان کے مطابق، اس کتاب کی آمد کے ساتھ ہی جمالی آسی کو بھی حیات جاوید نصیب ہوگی ہے اجراء کے بعد ایک شاندار مشاعرہ بھی منعقد کیا گیا جس میں طارق قمر اور رحمت لکھنوی سمیت لکھنو اور دیگر شہروں سے تشریف لائے شعراء نے کلام پیش کیا پروگرام کے آخر میں غزالی آسی اور جمالی آسی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا،،،

پسماندہ سماج کو گاؤں سے حکومت تک مضبوط آواز دینے کی تیاری

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی آن لائن میٹنگ میں تنظیمی توسیع، تعلیم اور سماجی بیداری پر غور و خوض

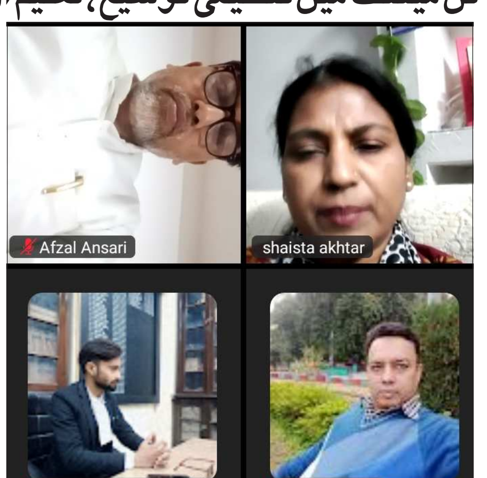

لکھنؤ۔آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی مشرقی اور وسطی اتر پردیش یونٹ کی آن لائن زوم میٹنگ سنیچر کی شام منعقد ہوئی، جس میں تنظیمی توسیع، سماجی بیداری، تعلیم، صحت اور انتظامی مسائل کے حل جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ میٹنگ کو پسماندہ سماج میں بڑھتی ہوئی سماجی بیداری اور خودداری کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا گیا۔میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے قومی صدر پرویز حنیف نے کہا کہ اتر پردیش جیسی بڑی ریاست میں مؤثر کام کے لیے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔انہوں نے بتایا کہ ریاست کو مشرقی، مغربی، وسطی اتر پردیش اور بندیل کھنڈ چار زون میں تقسیم کر کے تنظیم کو نئی رفتار دی جائے گی۔ ہر علاقے میں الگ رابطہ نظام تیار کیے جائیں گے تا کہ مقامی مسائل کے مطابق عملی منصوبہ بنایا جا سکے۔قومی عاملہ کے افسر محمد یونس نے کہا کہ محاذ کا مقصد کسی سے ٹکراؤ نہیں بلکہ پسماندہ سماج کی سماجی، تعلیمی اور معاشی ترقی کو یقینی بنانا ہے۔ تنظیمی وزیر ایڈوکیٹ سعید عزمان نے بتایا کہ جلد ہی چاروں زونوں میں زونل صدر اور عاملہ صدور کی تقرری کی جائے گی، جس کے بعد منڈل، ضلع اور بلاک سطح پر تنظیم کو وسعت دی جائے گی۔قومی نائب صدر شائستہ سلمانی نے خواتین کی شمولیت بڑھانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کو تنظیم سے جوڑنے کے لیے الگ واٹس ایپ گروپ بنایا جائے گا۔وہیں ڈاکٹر محمد اظہر انصاری نے پسماندہ مسائل کو تحقیق، میڈیا اور سماجی مہمات کے ذریعے قومی سطح تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔صوبائی نائب صدر اور لکھنؤ دفتر کے انچارج عبدال الیاس سلمانی نے 13 جون 2026 کو ہونے والی کانفرنس کی تیاریوں کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے کہا کہ کانفرنس میں پسماندہ مباحث سے متعلق لٹریچر پیش کیا جائے گا اور گاؤں گاؤں تک عوامی رابطہ مہم چلائی جائے گی۔ میٹنگ میں طبی امداد، قانونی امداد، تعلیمی معاونتی نظام اور سوشل میڈیا نیٹ ورک کو مضبوط بنانے پر بھی اتفاق کیا گیا۔

لائسنس معطل، پھر بھی ملیح آباد کے نام پر دوبگہ منڈی میں جاری کاروبار

لائسنس قوانین کی خلاف ورزی پر ہوئی تھی کارروائی، منڈی کمیٹی کے خلاف دکانداروں میں غصہ

لکھنؤ۔ملیح آباد منڈی کے معطل شدہ تمام فرموں کے لائسنس ہولڈر اب بھی منڈی کمیٹی کے ملازمین اور افسران کی ملی بھگت سے دوبگہ منڈی میں اپنی دکانیں چلا رہے ہیں۔ملیح آباد کا لائسنس لے کر دوبگہ منڈی میں کاروبار کرنے والی 25 فرموں کے لائسنس منڈی سکریٹری نے معطل کر دیے تھے۔دوبگہ منڈی میں افسران اور ملازمین کی ملی بھگت سے روزانہ غیر قانونی طور پر کاروبار کرنے والے لوگ بڑے پیمانے پر ریونیو کی چوری کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق دوبگہ لکھنؤ منڈی انچارج سے لے کر منڈی سکریٹری تک اس میں ملی بھگت بتائی جارہی ہے۔منڈی کمیٹی کے لوگ کارروائی کرنے کے بجائے منڈی کے اندر غیر قانونی تاجروں کو اپنی سرپرستی فراہم کر رہے ہیں۔ذرائع نے بتایا کہ معطل دکانداروں سمیت تقریباً 100 سے زائد چھوٹی بڑی دکانیں افسران کی سرپرستی میں غیر قانونی طور پر چل رہی ہیں۔اتر پردیش حکومت کو منڈی کمیٹی کے افسران روزانہ لاکھوں روپے کے ریونیو کا نقصان پہنچا رہے ہیں۔منڈی کمیٹی کے افسران ایک دوسرے پر الزام تراشی کر کے اپنا دامن بچانے میں لگے ہوئے ہیں۔گزشتہ کئی برسوں سے ملیح آباد منڈی کا لائسنس لے کر دوبگہ منڈی میں کاروبار کرنے والی 25 فرموں کے لائسنس منڈی سکریٹری نے معطل کر دیے ہیں۔ ان کے ذریعے لائسنس قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کاروبار کیا جارہا تھا، جس سے منڈی فیس کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔منڈی سکریٹری سبھاش سنگھ نے بتایا کہ میسرز انیل چورسیا فروٹ اینڈ ویجیٹیبل، ایس موریہ فروٹ کمپنی، ایس کے اینڈ سنس، غفران احمد اینڈ سنس، گیان سنگھ اینڈ سنس، جئے ماں لکشمی اینڈ کمپنی، جئے ماں درگے، آدرش چورسیا فروٹ اینڈ ویجیٹیبل، انوپ ٹریڈنگ کمپنی، اوم پرکاش اینڈ کمپنی، شیوشکتی فروٹ کمپنی، پرکاش اینڈ سنس، آشوتوش بابو لال اینڈ کمپنی، منیر احمد اینڈ برادرز، ببلیو اینڈ سنس، امین اینڈ برادرز، بالا جی فروٹ کمپنی، کلدیپ اینڈ سنس، ہری شنکر اینڈ کمپنی، رام بھروسے لودھی اینڈ سنس، چیت رام اینڈ سنس، لرنکو اینڈ کمپنی، شبھم فروٹ اینڈ ویجیٹیبل، آباد خان اینڈ برادرز اور گورو فروٹ کمپنی کے لائسنس معطل کر دیے گئے ہیں۔